

# سیارہ داحسب

جون ۱۹۴۷ء











# سلیقہ

## سلائی کی مشین

# SALIKA



• پائیدار • سبک رفتار • ارزاں

سلیقہ سونگ مشین کمپنی (انڈسٹری)

شوروم دافنس: پاکستان پرک، فریسٹر روڈ، کراچی، فون: ۳۳۵۶۳۰

نیپڑی: ڈی ۱۳۱/۱۱، ایس۔ آئی۔ ٹی۔ ۱۰، ای۔ سہاگ، فون: ۹۹۳۱۳۲، ۹۹۳۱۳۱

احمد

بلوچی

اسلوٹس

جام

جیلی

ٹائلو کیپ

اور

بہت سی چیزیں

معدنیات	ایمانداری	مستی
سیارہ کے کیمت	سراغ لگانی	جنگ
لکھنے کی مہارتیں		
معدنیات	سراغ لگانی	مستی
کیا سرسبز ماحول میں تبدیلی برپا ہے؟		
انسانی		
جن جن بھوت پر	سیر کرتے ہیں	فروری
بدرو کے مال	آہستہ آہستہ	مارچ
پرو دسرا	جی ایم لڈ	اپریل
تپ کی لہریں	ہجرت کی آواز	جونی
کیا پتھر شیطانی ہے؟	سمندر دہانی	جونی
کیا آپ میں کیا بات کی صداقت ہے؟	فروری	
کیا آپ اپنی توانائی ضائع کرتے ہیں؟	مارچ	
کیا آپ اپنے مہمان ہیں؟	اپریل	
آپ کی شخصیت کتنی جم ہے؟	مستی	
آپ کی کبھی گایا مال ہے؟	جونی	
دینت نامہ	آفتاب شیدائی	فروری
دینت نامہ کے لڑنے کے ڈھنگ		
یادیں		
ظہری اداس رو ہیں	جونی	
منہ زوات	جونی	
پاک لال	جونی	
فرست مضامین تیار ہوا گشت		
جونی کا دوسرا ہر		
کراچی کی لڑائی		
بہن کی طرف سے		
پاک داری		
انسانی سکھو بیٹیا		
مشین کی شکل		
مشکل راہ		
فرست مضامین سیارہ و گشت ہجرت کی آواز		
نوشہ: لکھنے کی مہارتیں		





ہر جگہ ختم  
پیاپی کی کامنائن

کار بارک  
ہر جگہ دستیاب ہے



عمدہ پینہ ہم کی نمک، بشہر کی جراثیم آلود فضا اور دن بھر  
لامی تھکن ختم کار بارک صابن سے وضو لیں

تیر روز سنٹر لیاڈریز ہسپتال سندھ شہر

### ایک مہم، ایک داستان

جاپانی ہارسس سیدہ ناز جاوید ۱۴۱

### چین کی جنگ آزادی

سرگرم کی بیگ اہی مسرا ۱۵۹

### سانس

سانس کے فن رقت علی شاہ ۱۳۱

### طنز و مزاح

تافون سیدہ قرینہ بزدلی ۱۵۵

### ختم و سزا

تائی کے بیوقوف مہارک انور ۱۴۹

### مشرق کے دھماکے

خاندن بدوش رانی بی انور ۱۵۵

### زراعت

پروشمن کی خوراک شاہد قدیر ۲۳

### طب و صحت

تندرست ہونے کا مطلب؟ سلیمہ ختمہ ۱۵۲

### منہ و فم

ہنسی علاجِ فم ہے ۷۷

### کاردان گداؤں

۱۴۷

### انسانی کچھڑا

۱۴۹

### سٹیٹس علی

۱۹۰

فہرست مضامین "سیارہ واچسٹ" جنوری تا جون ۱۹۷۰

### کتاب خانہ

سیر سفرین بیگزولی مولا برکھان ۱۶۷

### داستان آزادی

جنسی انگریز نے دہشت پسند کہا ۸۳

### ڈرامہ

انتقام ہے ہنگامہ پیش۔ عمرہ حق ۹۷

### پہلی کہانی

وہ ایک دن مجھے ضرور ملے گی رستم علی خان ۱۱۹

### خبریات

نمک کی کرکٹیں غریب سراج نقوی ۸۹

۱۱۷

۱۱۷

۱۱۷

۱۱۷

۱۱۷

### نظمیں

کونز تسلیم کوثر ۱۳۹

۱۳۹

۱۳۹

### سائنسی اضافہ

ایک خواب ایک حقیقت عمرگستان ۱۰۶

### صنعت و حرفت

برادر جوسہ عہدوم رشید ۲۸

۲۸

۲۸

۲۸

۲۸

۲۸

۲۸

۲۸

تیارہ واچسٹ میں شائع شدہ کسی بھی مضمون کو کہیں اور چھپانے کیلئے حوالہ دینا ضروری ہے اور کتابی صورت میں اجازت لازمی ہے۔

چند نیا نیا سندھی اور شہزادہ کو تیارہ واچسٹ میں کیسے جگہ دی جائے؟ اس سلسلے میں ایک تجویز دینا چاہیے۔  
پیش کی گئی ہے اس لئے تلاش کر لیجئے اور اپنی رائے دیجئے۔



blame of

احمد

on top



SQUASHES  
JAMS  
JELLIES

TOMATO  
KETCHUP

A Z D

## MANY THINGS

## وقت کی بساط

# کارا کوں

## سے مکت



بالوں کو حسین قدرتی رنگ  
 بخشنے والا۔ دماغ کی خشکی اور  
 بے خوابی سے نجات دینے والا

ਪੰਜਾਬ

UTS-2/66

Crescent

کس قیامت کے یہ نامے...

ماتا سے یہی تیری اکبر صاحب کا انور و چرا بہت پسند آیا۔ کیا معروف وہی شخصیت ہیں جو راہِ اپنی میں سارے سنی میں کی عورت تھی؟ اور تیری اکبر خان کوئی اور نام؟

میں ہر سونے پیدا نہیں ہوتا (سالنامہ ۱۹۷۶ء)۔ چڑھا ہجرت  
 کے دوروں کی کتاب کو گزب و گزری گزرا کرتے ہیں یہ سبوں کی کتاب  
 گزرا کے یہ چرچہ ہیئت الشد باب کا یہ انشور و ہارسے اور ان  
 معاشرے کے تھے انہیں ہے۔ محمد علی محمد پور ڈھاکہ  
 سالنامہ پورچہ کہیں بہت خوش بونی۔ زس کا انشور  
 چرچے ہر تھے انہیں شمس کے بھی مانی ہیں۔

عقوبات پر تیر گرائیں۔ انہوں نے  
 کسی بھی طرح کے خلاف کارروائی کے بغیر  
 کے انہوں نے خود کو کافر ایک طرح پیش کیا ہے۔ دوسرا  
 طرح انتہائی ناگوار لگتا ہے۔ دوسرے "آپ کی دعا" اس کی تلافی  
 کی بھی ضرورت ہے۔ رافعی جی۔ ایم۔ راجہ صاحب  
 اس سے پہلے تفسیر کے متعلق مغربی اچھا نہیں تھا  
 لیکن تفسیر کا انگریزی ترجمہ کر کے تفسیر بھیجے گا۔  
 عبدالقادر مسعودی روڈ کراچی۔  
 آپ جیسے تفسیر اللہ میری آواز پر درگاہ عالی ہوگی  
 اللہ تعالیٰ ذکر یا صاحب کی پیشرو کو بعد میں باب تفسیر  
 محمد رافعی جی۔ ایم۔ راجہ صاحب  
 میرے رافعی جی صاحب کے دونوں تفسیریں ہمارے لئے ایک

باعزت زندگی گزارنے کیلئے  
معزز پیشہ اختیار کیجئے

اُردو گھٹے پڑھے مراد اور قرین عرف میں وہاں گھٹے  
کورس پڑھ کر ڈائریک ڈاکٹر بن سکے ہیں۔ جرمن طریقہ  
علاج کی بارہ ادویات سے ساری بیماریوں کا علاج کر سکتے  
ہیں۔ گھٹے پڑھے ڈاکٹر بننے سے معائنات کے بے گھٹے  
کرنا بھی بالکل ایک میڈیکل کالج کی ڈی۔ آر۔ میں پڑھ کر

دین و باطن کی ایک سرگرمی ہے۔ میں نے میرے اندر کی اپا کا انہی  
دلوں کو چھو لیا اور اس سے بہت کم تر شہر میں بھی بے سامنے  
بچوں کو چھو لیا۔ دعا کے بغیر، اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا قبول  
کر لی اور وہ باطن کی خیریت ہے۔ میں۔ مسرت، سچے وطنی  
آپ حسین کی ہر کیفیت، خاندان و عزت کو میں نے آپ کے احوال  
خودہ سے لوگوں سے چھرا کر پیش دیا ہے۔ تبصرہ حاضر کا پاکستان کے  
مستقل مقناطیس۔ محترمہ کا صاحب نے ہوشیار میرے کلاس ٹیوٹر  
ایمان افروز باطن میں بھی ہے۔ مہار کی اور عروج۔ سچو شہر  
شمارہ میں ہی اور افغانی صاحب لاہور میں ساہنہ کے  
کھیت چھرا میں اپنی زمین کے ہزاروں مہربان کی طرف سے آپ کو  
افغانی صاحب کو سلام حقیقت پیش کرتا ہوں کہ قربان ہونے والوں  
کو ان کی کی حالت نازک ستارہ و فاجئت میں ہے۔ اپنے بارے میں  
بگڑی افغانی صاحب نے باطن حقیقت پیش کی ہے۔ دراصل کئی کئی  
فیروز مال میں سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے قربانوں کے حالات  
کو بگڑا کر دیا اور اسے ہماری قسمت۔ غلامی، الدین، سیکرٹری  
کو بیعت و نامزد اور دینی کو کھیل  
سالانہ مگرٹ چھوڑنے پر شہر کو بلایا، باغ و چراغ کی گین  
ایک زمانہ کے دین و باطن کی گیند کے حالات کو مانی کی گیند پر  
مگرٹ کی ڈیڑھ گیند ہوئی تھی۔ قزاقی، روسی، روڈ، کاپور



پیارے اقی، آپ ٹیپ ٹیپ کیوں نہتی ہیں؟ اچھے اچھے کپڑے کیوں نہیں پہنتیں؟ آب آپ مارا دیں غوری کام کیوں کرتی ہیں؟ کچا آبی غوری پانی کی ہیں۔ برتن اور کپڑے بھی غوری مصروفی ہیں۔ کیم کیم کیا ہے جو ہمارا کچا کچا کچا اور بیں سکول چھوڑنے جا رہا تھا؟ امانی ماں بھی آپ کپڑے دوسرے اقی ہے نہ بستی کرے۔

اچھی اقی، آپ مارا دیں اوس اوس کیوں رہتی ہیں؟ بیسیوں کے پاس کیوں نہیں جاتیں؟ آپ کی سیلیاں بھی تو اب ہمارے گھر بھی ہیں انیس۔ وہ جب نہیں جاتیں ہمارے لیے انانی اور کھلے ضرورتی ہیں۔

اان اقی کی ہیں لے آئے کچھ کپڑے کیوں تھا۔ وہی جو مجھے غیب سے کرا کر آتا تھا۔ گڑیں اٹھا کر بیٹا کرنا تھا۔ اقی، کھن کھن اس نے مجھے نہیں اٹھایا۔ پیار بھی نہیں کیا۔ مجھے کچھ کپڑے پاس سے گزرا کیا اور میں دیکھتا رہ گیا۔ آب اسے کیا ہو گیا ہے؟ مجھے بچہ یا لاکھ نہیں۔

ااقی، وہ جو میرا دوست ہے نا تو ہی میرے ساتھ جو چلتا ہے۔ کھل کھل کے آبا اس کے لیے نئے کپڑے لائے بہت ہی پیار سے اور انی کئی برتی تھی۔ آب میرے لیے اب کیوں نہیں لائیں؟ دیکھیں میرا لٹ بائٹ کچھ لیا ہے۔ کوٹ بھی پہلے مال کا ہے۔ یہ دیکھیں اس کے بازو کتنے چھوٹے ہو گئے ہیں۔

ااقی جان! اجڑا دیاں کے پاس چن چا ہے کیا دایں نہیں آکرنا کیا میرے آب کبھی ماہیں نہیں آئیں گے؟ ااقی اکی ہی گئی ہے گزرا تو شفق اور عمارتوں کا رہے تھے۔ جھڑے ہوئے تھیلے میں سے میں پاس سے گزرا تو مامدے شفق سے کہا اسے بھی دلو دے دو۔ پہلے پاؤں تم ہے۔ اور اس نے مجھے آواخ دلو دے دیا۔ ااقی خیر کچھ کہتے ہیں؟

ااقی: یہ ہمارے اٹک مکان آب سے کون جھگڑا کرتے تھے۔ انیس آب نے لے دیا وہ کپڑے میں دیا وہ وہ میں گھسنے کو لے کر آئی۔ میں نے سبے تھے اور اب اقی آب نے لے دیا وہ اسے میرے سکول کی شیں بھی نہیں دیں۔ اسٹار صاحب آج مجھے بہت شفقے ہوئے۔ کہتے تھے ہم کوٹ دوں گا۔ سکول امت آکر ہو۔

ااقی: آب کیوں کیا کروں..... ااقی: آپ رو کیوں رہی ہیں؟

میرے دل!..... میری جان، ٹھکر دکر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ کئی برسوں تک ایک رحمت کا فرشتہ ہمارے گھر آئے گا اور ہمارے لیے بہت سے روپے لے گا۔ کہتا ہے بے نئے سے کپڑے توڑا دیں گی۔ تمی ٹوٹی ہوئی گاؤں کی لڑکیوں کا اختیار لاون کی سکول کی شیں لکان کا کپڑا سب ادا کروں گی اور پھر بھی ہمارے پاس بہت روپے بنی جائیں گے۔ وہی مسٹر انشورین کہتی ہیں۔ یہی میں لگان کا ہی برسوں مجھ سے گزرتا رہا دیکھ کر اسے کیا تھا۔ وہاں تہہ نہ آتے۔ زندگی کا بھر کر اٹھا گیا۔ کپڑے لکان کی زبان کے پاس آیا۔ میری جہات کر میں لے ہر لکان کی زندگی کے بچے کی سخت مخالفت کی۔ خدا دکر اسے موت آئے۔ خدا مجھے وہ روپے فیصہ دکر دے جو ان کی زندگی کے بدلے میں..... نہ جانے انہوں نے کب مجھ سے چوری میرا لایا یہ لازموں تو پرسوں تمہارے چپالے کھرا اور پھر کون کی موت کی اطلاع دی.....

زندگی میں تو وہ ہمارا خیال رکھتے ہی تھے مرنے کے بعد بھی میں نہیں چھوڑے گئے۔ اچھے تھے ہمارے آبا! خدا سب قتل کر لایے ہی آجاتا ہے!! (دشتمبار)



لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي  
رَسُولِ اللَّهِ أَمُوسَةً حَسَنَةً  
لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ  
وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ  
كَثِيرًا ○ (الاحزاب، ۲۱)

تم میں سے اہل شمس کے لیے خدا کے  
رسول میں ایک عمدہ نمونہ موجود ہے۔ جو اللہ  
اور آخرت کے دلی امید رکھتا ہے اور اللہ  
کو بہت یاد کرتا ہے۔

یہ آیت مبارکہ جنگ عہد کے ہزاروں خدق کے ہزاروں موتے پر نازل ہوئی  
جب سرزمین عرب کی غزوات میں اسلام حضور نبی سے نالو کر کے لیے دینے  
پر چڑھ دوڑی تھیں۔ کئی کیم اور آپ کے مسودہ حسنی الاعطاس میں مسماہ کرام ایک  
سیر لاتی ہوئی دیار میں گئے۔ اور غزوات میں سرگرم کار کشاں پاش ہو گئیں۔  
حدیث نبویؐ ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے ایمان میں صادق نہیں جب تک  
وہ میری جنت کو اپنے باپ، اپنے بیٹے اور دنیا کے کام لوگوں پر ترجیح نہ دے۔  
اگرچہ زبان کاوندی اور فرود سرائ کے کاہن حضورؐ کے اسودہ مسند پر  
حدیث دل سے مل چکا رہوں تو میں ہی و دنیا کی کام دنیا حاصل ہو سکتی ہیں، ہمارے  
خداوند دین کا شریک نہیں ایک ستر پھر ہر رسالت و عہد مسماہ پٹی ہمارے ہر دین و  
سکتی ہیں اور کچھ بچاؤ کا قصد نہ ہو سکتا ہے۔

نچھانزشت خسار مصطفیٰ  
گل شوار باو بہار مصطفیٰ  
طنینت پاک مسکن گوہر لٹ (اقبال)  
آسہ وائش ازیم بغیر اسٹ



شمارے کا اتفاق مضمون شب و روز ہوئی ہے۔ رسول کریم کی ذات اقدس کا احاطہ  
اس نہ ایک فرد واحد کے لیے کی بات ہے نہ ایک دور میں کے۔ شاہ بیضا الدین صاحب  
نے مولانا ابی کی تعریف سے پر رسالت آپ کی ذات اقدس کے ایک گوشے کو محدود و محدود بنا دیا ہے نہ  
اسے بنا کیا جاسکتا ہے نہ جامع۔ تاہم یہ شاہ صاحب کی، ہماری، آپ کی عقیدت کے اہلدار کی ایک گوشش  
مزدور ہے۔ قبول ہو جائے توڑ ہے نصیب۔

محمد گمان صاحب نے بڑی محنت سے کام لے کر تجلی کو حقیقت و حقیقت کو تجلی کے رنگ  
میں پیش کرنے کی سعی کی ہے۔ ایک خواب ایک حقیقت، تو ہم نہیں اور اس میں خواب کو اسی قدر فضل  
مائل ہے کہ گرد و فضا میں، مائش کے متعلق پیش کرنے کی یہ گوشش دلچسپ بھی ہے اور کامیاب  
بھی۔

ایک تجزیہ پیش خدمت ہے۔ اس پر پوری طرح غور کر کے اپنی رائے دیجیے تاکہ ادارے کو فائدہ  
کرنے میں سہولت ہو۔ بعض قارئین کا خیال ہے کہ یہ عین سوسہ صفت چھائی، سندھی اور پشتو کے لیے  
مخصوص کئے جائیں اور ہر زبان کے علاقے میں اس زبان کے صفات تفسیر ہوں۔ علاقہ کی زبانوں کو  
تیارہ ڈائجسٹ میں جگہ دینے کی تجویز اپنی جگہ درست ہے لیکن دیکھنے کی بات ہے کہ اس کی صورت کیا ہو  
آپ کے خیال میں زیر غور تجزیہ مناسب رہے گی یا کوئی اور!

گوارا دی گذشتہ میں قارئین کی دلچسپی اخبارات کے تناظر میں محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ اس میں  
وسعت پیدا کر کے نئی اور پڑائی کتابوں تک پہنچنے کا کوشش معنوں میں خیال گیر اور دلچسپ اقتباسات  
سامنے آسکیں۔ ہاں یہ بھی لکھیں کہ اقتباسات، اس کثرت سے موصول ہوتے ہیں کہ ہمارے لیے ہر  
مکان میں کوہنہ کے بارے میں فرد و فرد آپا سکیں کہ وہ قابل اناعت ہیں یا نہیں اور پھر لکھ کے ہی  
اقتباسات تراش کر ہر کتبے ہیں۔ لہذا اپنی گوشش جاری رکھئے اور اقتباسات ہم پر بھیج کر رہیں۔

خبر رسد

مغفرت ہم ہم کی نصیر پر کہہ کہوں جہاں حضور کو آخری غسل دی جائے۔ جنت البقیع، چڑھتا جاتے۔

شب و روز کی یاد رکھو۔ رات کو ہم جہاں سے سو رہے ہیں وہاں سے صبح سویرے اٹھ کر نماز پڑھ کر کھانا کھا کر۔ ایک پمپ کی قیمت  
ہو چکے ہے۔ اور یہ ساری۔ ۵ روپے۔ علاوہ معمول کی، ایسے داسے کو کوں اور کالوں میں نہ کر سکتا جائیں، اپنی فراغتیں جلد ہی بھیجیں۔

سارہ ڈائجسٹ  
ایک دن، ایک مضمون، مستقل، اہمیت کا حامل، مختصر، مگر جامع  
=====



شب و روز

شب و روز

شب و روز







فرماتے: ابو داؤد میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ چار روایتیں پڑھ کر سو گئے



بجوں

تھے، اسی لئے کہ پیش نظر کو زیادہ گہری نیند نہ لگ جائے۔ کبھی اسی رات گزر جاتی تھی اُسی سے بھی زیادہ توفیر کا بیجا ہونا محسوس کرنا نہ ہوتی، آپؓ دانت صاف کرتے، دھو کر آتے اور عبادت الہی میں مشغول ہو جاتے۔ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں آپؓ کچھ دیر سر کاٹتے نماز میں پڑھتے اور سو جاتے پھر بیدار ہوتے اور اسی عمل کو دہراتے۔ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے آپؓ اُسی رات کے بعد اٹھتے تو روکتییں ادا کرتے۔

حضرت عائشہؓ نے ایک موقع پر فرمایا: آپؓ سب سے زیادہ نرم اور سب سے زیادہ صاحبِ کرم تھے۔ گھر میں آتے تو سولہ ڈنڈا نظر آتا دیکھتے بہتر چہرہ دکھا کر سے کھانا ہوتی دیکھ لوگوں کا خیال تھا کہ شاید نبوت کی ذمہ داریوں اور آپؓ کے جلدِ مبارک کی ہر سے آپؓ ہمیشہ ستیدار رہا کرتے تھے حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ ایسا نہیں تھا بلکہ آپؓ کو کھانا پکھانے کی ذمہ داری سے بھرتے تھے مگر کہہ کر کاج کی کھیت کرتے تھے، اپنے متعلقین کی خدمت کرتے ضرورت پڑتی تو پانی پوتا آپؓ دانتے۔ پڑنے سے کھاتے، ان میں پیوند لگایا کرتے ابنِ عباسؓ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی ہے کہ گھر کے کام کاج میں آپؓ اکثر مدد فرماتے دیکھتے تھے۔

پچھلے سو کایا پچھتے ہیں! کبھی پانی ہوتی، کبھی کمال، کبھی پادو، اندر تالی میں ہے آپؓ خالی زمین پر بھی آرام فرماتے۔ حضرت عثمانؓ کے گھریں ایک کٹا کا ٹکڑا تھا جسے دو ہر کر کے آپؓ کینے بچھا دیا جاتا تھا۔ حضرت عائشہؓ کے پاس چیلے کا ایک بڑا ٹکڑا تھا جس میں گھوڑے پتے پھیرے ہوتے تھے، یہی آرام و سکون کا سامان تھا اور اس سامان والے گھر کے بارے میں ارشاد تھا: حضرت عائشہؓ نے مجھے گھر کے بارے میں — کہ یہ بارگاہِ جنت کا ایک گوشہٴ رفعت ہے۔

آپؓ ہمیشہ سیدھے بازو پر سوتے، میدھا ہاتھ رخصا کر کے نیچے ہوتا جب گہری نیند میں ہوتے تو غصے کی خرافوں کی آواز بھی آتی تھی۔ ستریں دایاں ہاتھ اوپر کیا کر کے اس پر ٹیک لگا کر سوتے



سوسنے ایک بار حضرت علیؓ سے پوچھا کہ لوگوں کو سنو کرم سے ملنے آیا کرتے تھے اُنی حضرتؓ کے ساتھ آپؓ کے آداب و اخلاق کی ہوتے، حضرت علیؓ نے فرمایا: آپؓ ہمیشہ

خندہ پیشانی سے لوگوں کو ملتے، نرم اخلاق والے، سہولت کی زندگی بسر کرتے والے تھے۔ یعنی زندگی سادہ، عقلی تعلقات شامل نہ تھے۔ نہ زبان کے تیز تھے نہ مزاج کے کبھی ضرورت سے زیادہ گفتگو نہ فرماتے تھے۔ نہ مناسب باتوں کا بھی تذکرہ کرتے تھے نہ لوگوں کے عیب کا ذکر کرتے تھے۔ عین چیزیں آپؓ نے خود فرما دی تھیں۔ شکر کرنا، اُنی حق راہ اور باہر بائیں کرنا، عین باتوں کا آپؓ کا خیال رکھتے جب کسی سے ملے تو کسی کی برائی بھی نہیں کرتے تھے۔ نہ کسی بات پر شرمندہ کرتے نہ اس کی تعریف کرتے۔ باتوں رازوں اور کمالات کی تعریف کرتے صرف وہ کام کرتے جس سے آپؓ کو ثواب کی امید ہوتی۔

ہم مجلسِ تشریف فرما ہوتے اور گفتگو کا موقع ہوتا تو لوگوں کا یہ حال ہوتا کہ عرض میٹھے رہتے، ایسے جیسے ان کے سروں پر چڑیاں بیٹھی ہوں ہوں، فوراً بات کر دیتے تو اُڑ جائیں گی۔ ایک مرتبہ کو ذکر ہے کہ حضرت ابنِ عباسؓ نے جو ملکہ بہت برے رہے تھے آپؓ کی خدمت میں اپنے بھائی گدہ سے کچھ تھنے نیچے لکھ کر آئے تو با اجازت آپؓ کے گھر میں چلے گئے۔ ایک تو اس نے اُٹھ کر دروازہ ہی کھول دیا تھے پھر گدہ تو بہت بڑے گھرانے کے آدمی تھے۔ یہ بات ان کی غور نہیں گری ہوئی تھی کہ اجازت مانگ کر جائے۔ ابو داؤد میں ہے آپؓ نے انھیں گدھا یا غریباؤں واپس جانے اور سلام کر کے یہی اجازت لے کر نکلے۔

ایک دفعہ کا واقعہ ہے، حضرت جابرؓ بن عبد اللہؓ خدمتِ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔ حجرہٴ نبویؐ پر پہنچے تو دیکھ دی، معلوم ہوا کہ باہر کوئی ہیں تو حضرتؐ کو اُٹھنے سے روک دیا۔ گویا ہے، حضرت جابرؓ نے جواب دیا: جی نہیں — جا رہا ہوں گے۔ ارشاد ہوا: کون ہے کا جواب میں بائیں: غلام ہے، جواب میں ہمیشہ اپنا نام بتانا چاہتے۔ خود بدلتے بدلتے اس بات کا خیال رکھتے کہ کبھی کسی کے گفتگو کرتے یا نہیں تو بلا اطلاع گھر میں داخل نہ ہوں۔ عرب میں ان دنوں دروازے پر پردہ ڈالے رکھنے کا رواج نہ تھا، اس لیے آپؓ بھی دروازے کے سامنے کھڑے نہ ہوتے۔ بہت کئی باتیں یاد آئیں طرف کھڑے ہوتے اور صاحبِ خانہ کی اجازت کے منتظر رہتے۔ اجازت کی صورت یہ ہوتی کہ آپؓ ملکہ اور دانے اسلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا کرتے تھے۔

آدابِ عفل





# طریقہ طعام

**امت** مسلک کو بہت عالم بہات المؤمنین سے ملا۔ خاص طور پر حضرت عائشہؓ حضرت عتقہ اور حضرت ام سلمہؓ سے۔ آپؐ کا غذا کھانے پینے کے طریقے اور اس تعلقی سے آپؐ کی پسند یا پسند کے بارے میں بھی آفت کو بہت سی باتیں امت کی دلوں سے معلوم ہوئیں۔ اشتیاق میں خاص جاننے سے حضرت عائشہؓ کی ایک روایت بیان کی ہے۔ آپؐ فرمائی ہیں حضرت اکرمؐ نے مجھے کھا پیٹ بھر کر نہیں کھایا۔ اس میں کیا معلوم تھی اس بارے میں حضرت عتقہؓ میں مدعی کرکٹ کی ایک روایت ملتی ہے ارشاد نبویؐ ہے۔ اولاد آدمؑ نے پیٹ سے بڑھ کر کڑا کرکٹ پر کرتی نہیں بھرا حالانکہ آدمی کے لیے چلنے کے کوئی بین جو اس کی زندگی باقی رکھ سکے ہیں۔ بستر سے کہ وہ اپنی بھر کے کین جھٹکے۔ آپؐ تہائی غذا کے لیے ایک تہائی پانی کے لیے اور ایک تہائی سانس لینے کے لیے چھوڑ دے۔ زندگی کو زیادتی دراصل کھانے پینے کی زیادتی کی وجہ سے ہوتی ہے۔ اس سے عرض پڑھتی ہے اور آدمی کو غریب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

رسول اکرمؐ کو قدرت نے رسالت کی ایسی کڑی ذمہ داریاں سونپی تھیں اور آپؐ کی راہ میں ایسی ہی مشکلات آئیں کہ اگر آپؐ کی صحت ٹھیک نہ ہوتی تو نہ جانے کتنے تھکے تھکے اور جاہلی عادات کا کیا ہوتا۔۔۔ حضرت اکرمؐ کی صحت زندگی بھر خیر سولی اچھی رہی۔ سرخسہ سالانہ زندگی میں صرف دو مرتبہ آپؐ بیمار ہوئے۔ ایک بار دہریہ میں بھوک کی شدت کی وجہ سے۔ اس بیماری کے بارے میں ایک لفظ بھی یہ ہوئی تھی کہ بڑے آپؐ پر جاو کر دیکھنا یہ غلط خیال ہے۔ دوسری مرتبہ جب بھی میں آپؐ کی طبیعت نامناسب ہوئی۔ خیر کے فضل کے باوجود میری مدد پر ہی مدد فرما کر کی تھیں اور سلام پر شکر کی بولی نہ سب نے آپؐ کو دیر کے طور پر گشت بھیجا اور اس میں زہر ملا دیا اور پھر دینا سے پردہ فرماتے وقت بھی آپؐ کی صحت بخیر رہی۔

حضرت عائشہؓ کا فرمان ہے۔ آپؐ کا شانہ زعفران میں ہوتے تو حادث بھی کہیں کھا، کھانے نہ فرماتے تھے اور نہ خواہش ہی فرماتے۔ جب کھا پیٹ لیا جاتا تو کھیتے۔ آپؐ مجھے سے نیک لگا کر کھانا نہیں کھاتے تھے نہ غوان پر بنا دل فرماتے تھے۔ غوان چھوٹی چھوٹی میوہ جاتی ہوتی تھیں جو کھاتے پیتے گھرانوں میں کھانے کے وقت فروش پر سہاوی جاتی

تھیں ستر میں اکثر زمین پر بیٹھ کر کھاتے ہی آپؐ کو ستر خان ہوتا۔ ارشاد تھا میں کھا کھا اس طرح کھا ہوں میں ستر بند رکھتا ہوں۔ اس طرح بیٹھا ہوں جیسے بندہ بیٹھا ہے۔ نشست کا طریقہ یہ تھا کھٹنے کھٹے رہتے۔ آپؐ اکثر بچھے اور بڑی صفائی سے کھا کھاتے صرف تین لکھیاں تھیں لینے استعمال فرماتے۔ انچھٹا شہادت کی انھی اور سچ کی انھی۔ روٹی کو کھٹے کھٹے کھاتے۔ خیر اسیہ کا کھٹنے کی صورت تھی۔

حضرت عائشہؓ کا کہنا ہے کہ آپؐ معلوم نہ تھے میں نبیؐ متواتر کھا نہیں کھا۔ کیوں کی روٹی کبھی نہ کھاتی۔ چائی کبھی آپؐ کے ہاتھ میں نہ آتی۔ عام طور پر روٹی کھانے میں ہوتی۔ دو چوبی کبھی ملتی تھی۔ اس کے آگے کبھی جو سر چھاننا نہ تھا۔ حضرت عائشہؓ ایک اور واقعہ فرماتی ہیں۔ جانا حال یہ تھا کہ ایک ایک مہینہ تک گھر میں آگ روشن نہ ہوتی تھی صرف جھور اور پانی کو گزارا ہوتا۔ حضرت ابی جاس کا بیان ہے آپؐ گھروالوں کے ساتھ کئی کئی باتیں کرتے تھے کہ کوئی پیر کھانے کی نہ پاتے تھے۔ حضرت عبداللہؓ کی عورت کا کہنا ہے وہ مال بڑی کے کین گھر میں بھی بھوکے تھے۔ جو کہ روٹی بھی کی کو تیر نہ تھی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آپؐ سات بات مانگوں کے رہتے گھر میں جھوک لگے دن کے روزے کو نہ روٹی۔ آپؐ کی حالت دیکھ کر میں روٹی آپؐ میں دے جاتے۔



حضرت عروہؓ ابی اسلمہؓ ایک واقعہ فرماتے ہیں۔ عروہ المؤمنین حضرت ام سلمہؓ کے بیٹے شہر کے لوگوں کے تھے۔ کبھی میں میرے دو لکھ مائے ہو کھا نا آکر ناپسند ہوتا تو اس میں ہاتھ دلا دیتے لیکن کبھی نہ فرماتے کہ یہ غراب ہے یا مجھے پسند نہیں۔ گوشت میوہ بکری عرک کشش۔ اونٹ اور چھیل بھی کا پٹ نہ کھا یا۔ کمرے کے گوشت میں دست کا گوشت آپؐ کو بندھا کر دیا۔



مگر جو خدا کا واسطہ ہو گا بھی پسند فرماتے تھے۔ آپ کو جو فرائض پہنچے تھے عجب میں سے ایسے کہتے ہیں، ایک شخص کا لہو ہوتا ہے۔ سنوں میں جسے ڈالے جاتے ہیں، بدتر اور بھی، گا بھی بدتر شریک کی جگہ جاتے ہیں۔ خیر کہ اسے میں تھامی کی ایک روایت ہے کہ عورتوں پر عاشقہ کی برتری دہی ہے جسے تمام کام اپنی پر شریک کی اردو کے کھنڈوں کو پانی میں جھگوڑ کر تو عورت پر جاتی ہے اسے خیر کہہ ہیں، سنیں اپنی میں عزت اور اور شریک کی ایک روایت ملتی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گشت آپ کو بہت مہربان تھا۔ ارشاد فرماتا کہ مطلب ہے، جنت میں پہنچنے والوں کے لیے کہ میں ہی بدترین پر گشت ہے۔

زارادعادیں ہے رات کو بھوکا سونے سے منع فرماتے تھے۔ ارشاد تھا اس سے بڑھایا جلد آنا ہے۔ کھاتے ہی سونے سے بھی منع فرماتے تھے۔



خود دولت پر فخر نہ تھے جو بھی گذریا لیکن آپ کسی اور کو جھکا دیکھ نہ تھے۔ حضرت ابو البرص کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں رہتا تھا، وہاں ایک گھڑ بٹھا، تو کئی بار اڑا، ایک ہی جھوکا تھا، اس جھوکا جبرک برداشت تو کرتا تھا لیکن کئی دن تک جبرک ہی جھوک برداشت کرتا رہی تو سر پر آ بیٹھا۔ دیکھا حضرت ابو البرص کہ یہ ہیں، مجھ کو اس سے بھی آگے بڑھا۔ انہیں روکا، کہا ہے صاف جانے گئے کہ اس کا سر ایک کمانت بڑھ کر اس کا مطلب کو بچا جسے مطلب بن کر گذر گئے، اور سترہا۔ لیکن اس کے نقش قدم دیکھ کر گاہے حضرت کو اسے دیکھ ہی حسن

طلب کو نہ کرے جس کے باقی یا تنہا انھیں کر کے رہیں۔ وہ لوگ جو اس وقت طلب ہو رہے ہیں، ان سے میری اپنی عرضیں نہیں ہے، کیا دیکھیں ہوں کہ آپ اسلمہ عرفین شرف لارہے ہیں۔ روح صدق و تقویٰ، جان ایمان، دین احسان، باقی توفیق رحمت مایوں! — دل کے باقی شکر ادا کر کے اب کچھ کہنے کی بھی ضرورت نہیں تیرا بیڑا بھاگ گیا۔ ہوا ہی۔ آپ نے مجھے دیکھا، سیکھ لیا، ارشاد فرمایا میرے ساتھ دو گھر چنے، رات فرمایا۔ کچھ کھانے کے لیے ہے، معلوم نہ ہو اس سے ایک پالنے سے دو دھار مارا کھا ہے، حضرت ابو بکرؓ نے مجھے بی بی بیلا ان کے حوالے کر دیا، کچھ چار پالہ کھا کر تیرا کوئی بھی اس میں سے پرہیزار صاحب، شہدہ کو بھی دو کیا، معلوم وہ دن آپ نے کیسے گزارا!

حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور کھانے پر خدا کا ذکر نہ کرے یہ گناہ ہے۔

بسم اللہ اولہ و آخرہ میں کھانے کی ابتدا سے انتہا تک اللہ کا نام پڑتا ہو (ترمذی و داؤد)

جرمن دھات سے تیار شدہ

اولے انعام یافتہ  
گازنی ۵ سالے



آراء: کسان پاپ  
۶۳۸۴۴

لسان محبوب میل بخنجر زخمی شد و در لاله شکران بود

## مبارک

ملینوس

شخصی قربت کا لباس کیا تھا۔ کمل۔ چادر۔ تہنہ۔ خرقہ۔ قمیص۔ بارگڑا۔ پاجامہ۔ آپ نے استعمال فرمایا انہیں اس کے بارے میں یقین ہے کہ میں نہیں کیا سکتا۔ صبر کرو کہ آپ کے حکم سے پاجامہ پہنا کرتے تھے۔ مرنے کے بارے میں آپ نے ایک بار پاجامہ خرید لیا تھا۔ علامہ ابی قمر کا خیال ہے کہ ممکن ہے استعمال بھی فرمایا ہو مگر کہنے کے بارے میں حضرت اشرف کا کہنا ہے مرنے کی چیز سے کچھ بڑا کڑا ثابت نہ پایا ہو تھا اور آستینیں بھی چھوڑی ہوئی تھیں۔ حضرت مہدی علی کی روایت ہے کہ کلمہ، حضرت عبدالعزیز بن عباس کی روایت سنن ابن ماجہ میں ہے کہ اگرناظر علی آستین چھوئی ہوئی۔ قاضی حاضی لکھتے ہیں کہ آپ کا لباس علامہ کاٹھ سے کی جادو اور گھنا تہ بندہ ہو نہ تھا۔

حقیقت یہ تھا کہ کیا ان سے رمانت بنا کر سویر کی ایک ایک بات کو توڑ بھی سکیں گی۔ آپ نے پتھر اسی کی نماز پڑھی پھر فرار ہوئے تو اسے اس طرح حملہ کیا کہ آندہ واکو بھیجے آپ اسے ناپسند نہ کرتے تھے۔ صحابہ کرام نے جس وقت وہاں سے گئے تو آپ پہنچے تو کہیں نہیں رہتے۔ ارشاد ہوا۔ پر ہیزگار لوگوں کے لیے یہ مناسب نہیں!

حضرت اسحاق بن مالک نے کہا ایک بار قیصر روم کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک ہدیہ آیا۔ چڑا ہوا حضرت  
اسحق بن علی نے اس کی آتشیں لہجے میں عرض کیا کہ یہ ہدیہ تمہارا طریقہ کار آپ نے اسے پہنچا دیا اگر حضرت  
حضرت عمار کو دے دے اور فرمایا۔ اے ابنے عمار! تیری شمشیر کو کھینچ دو۔ شہنشاہ مشہور کا

۱۷۱۔ عتہ۔ یہ ایک طرح کا چادر روئی کا جڑا ہوتا ہے جس پر بال اور کالی و عاریاں ہوتی ہیں۔ یہ چادر ہی بالکل شروع نہیں ہوتی تھیں۔ ایک تہینکا کام دسی ایک اونچے سے اونچے لی جاتی۔

۷ سنن ابیہم حضرت سرید ہی قیس کی روایت ملتی ہے کہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) جاسرہ اس قرآن میں لائے اور جاسرہ کا سروا کیا۔







فرمان کیے کہ عرض ہوں گے، مگر حکومت حق اور اسے مستعملی  
دیا گیا، مگر حکومت حق فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا ستر کرم کے چہرے  
سے شیعہ کے آثار نمایاں ہیں۔ جہلی میں ہیں مگر تفصیل ہے، اور وہ  
میں ہے۔ اور ارشاد ہوتا۔ میں نے اس لیے میرا خاکہ چاکر کرنا  
پادری بتائی نہیں۔ صورت علی ہجو کے کہ یہ رنگ اور یہ کپڑا دونوں  
مردوں کے لیے مناسب نہیں۔ آپ نے فرما اس چادر کے گوشے  
کیا اور فائدہ کی عمر کروں میں باقیں باٹ دیا۔

حیرت انگیز کے کہنے کے بارے میں جہلی میں صورت حیدر  
کی روایت ہے، جیسے کہ پناہ حرام ہے، دیکھو اس کا کچھنا  
بھی حرام ہے، جہلی میں ایسی طلبہ کی اور بھی روایتیں ہیں بچوں  
اور مردوں کو شیش پزل پینے کی اجازت ہے، صورت اسٹیٹ کی ایک  
کی روایت ہے کہ آپ نے صورت ام کو شیش پزل پینے کا ارادہ فرما  
برنے دیکھا ہے، صورت ام کو شیش پزل کرم کی عاجز داری اور حضرت  
مثنیٰ کی شریک حیات تھیں، جنہیں اٹھنے پر دیر کی فراغت بھی  
دے رکھی تھی، ام کا نسبت خدا کی بی بی کی کہ شریک صورت ام کو شیش  
پزل میں سے کپڑوں کا کھنڈ آیا۔ اس میں اس قیاس کی غیبت کیجئے  
اس عاجزی ہے جسے صورت ام اور دونوں میں نہیں کہیں، یہ قیاس بہت  
کراہی ہوئی تھی، نہایت سختی تھی، آپ نے اسے دور کر دیا۔  
پناہ میں سے کپڑوں کا، معاصرین کا غرض ہے، آپ نے ام کا غرض  
کر طلب فرمایا، آپ چھٹی تھیں، اس کا ذکر کیا گیا، جہلی میں یہ قیاس  
آئیں چاکر آپ نے دوست پر یہ دماوی۔ اسے عرب ہیں کہ پناہ  
نصیب ہو، میرا پناہ ہو کر دگر نامت ہے، جو حال کو جب آپ  
یا پناہ پناہ قیاسی ہو، جس کا نام ہے کہ آپ اسے پناہ  
فرماتے

لے اٹھ کر لے مجھے یہ قیاس، چادر یا عمار پناہ  
میں جیسے اس کی عبادت اور میں کے لیے ہی ہے اس  
کی کھلی پناہوں، اس کے شرے اور جس کے لیے  
ہیں، جہاں اس کے شرے نہ پناہ پناہ ہیں۔

## انجھٹی مبارک

اپنی سنگ سنگ مرکز کرم کے پیشہ سالہ کو پسند فرمایا، جہلی  
شان کی کسی عورت کو آپ پسند نہ کرتے تھے، ایک ستر کرم کو  
میں شریک ہو کر مدیہ مقرر کرتے، صورت ام کو شیش پزل کے چہرے پر  
تشریف لے گئے تو حاضر فرمایا، ام کو امین نے چیت کو گرانی ہے  
جہوں کی چیتوں کی اور پناہ کی تھی کہ آدھی گھڑے ہو کر اٹھا دیا  
کرتے تو قیاسی چکر کا تھا، چکر کو چیت ہو کر کے چکر کی تو ام کو شیش  
لے اس کے پیچھے کی کپڑا لٹا دیا تھا، یہ چیت کو شیش پزل کو شیش  
دیکھی مگر سالہ کو آدھی روایت ہے ارشاد ہوتا۔ غدا ہے ہم  
دولت اس لیے ہیں، دیکھو ایک چکر کو پزل سے پناہ ہے نہیں۔

ایک باصورت کا طرح کے پاس ہیں سے دعوت کا کیا گیا۔  
عاجز داری کر لے، انھار پناہ والدہ بزرگوار کی وادی، صورت کی شے  
آپ نے فراموش کی کہ رسالت پناہ کو زحمت دی جانے صورت ام  
نصرت، اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ نے کالی دستہ عاجز داری  
کو گھر کو فرمایا، لیکن دروازے پر پہنچ کر ٹھکے پڑے، ہر نے قدم  
لوگ کے، سنن اور اودھ میں سے اندھ ہانے کے ہاتھ آپ کو لے گئے  
کہاں سے آپ کو لے گئے تھے، کس کے گھر سے، اپنی سب سے ڈوٹی  
ہی کے گھر سے، اچھے آدھ کو آپ کو فراموش سے سے قرار ہو کر  
کھڑے ہو جا کر تھے، آج کا ہی فراموش افسوس کے مانے تھی کہ آپ  
واپس ہو گئے، صورت کی لے پڑی پریشانی ہے، نگار کی ہانہ کی چوٹی  
فرمایا۔ بات بیکر کی شان کے خلاف ہے کہ وہ کسی ایک عرش  
داخل ہو جس کی زیب و زینت کا اہتمام کیا ہوا ہے، اسب و زینت کا  
حق، عاقر بنیت نہ ہیں کے افسوس میں ہی پہنچے ہیں گئے گئے  
تھے، دو چار سو سے پرے عرش نکال گئے تھے، برکت میں لے  
تھے باقیں سے بلور قند لے گئے۔

نہ سب اپنے دین کا نام ادھی کا شروں کی ایک دو وقت بھی آپ کو مسرت  
اللہ شمس تربت لے دو اور نزدیک کے ارادہ پناہوں کو غلطو گئے، یہ اور جہلی  
کی بات ہے، یہ غلطو اسلام سے آنے کے لیے گئے تھے گئے۔

جسب حضور کو شیش پزل لٹا دیا، ارادہ فرمایا، قرآب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ غلطو پناہ کی ہر ہوتا  
مزدوری ہے، بیہر کے شیش پزل، قورم اور شہنشاہ فارس کو غلطو مناسب نہیں، ان گور کے پاس یہ دستور ہے کہ  
خدا بیہر کے قبل نہیں کیا جاتا، ارشاد ہوا کہ ایک ہر بڑا لی جاتے، تعبیر اور غرات میں ہے، عزم، جہلی میں ایک  
انگوٹھی بتائی گئی اور اس پر محمد رسول اللہ کیا گیا، جیسے محمد و میان میں رسول اور پناہ کا لفظ تھا، انگوٹھی تیار ہو گئی  
تو حضور کو شیش پزل کی طبقات میں ہے، انگوٹھی آپ کو دہانے میں پہنچتے تھے، اس کا گلیز، حقیقی کی طرف ہوتا تھا، مٹا  
تھا، ہر سے اس کے پیچھے سے زبائن شمس و زینت حضرت عمار، سنن کر کا بیان ہے یہ انگوٹھی سولے کی تھی۔  
حضور کو شیش پزل کو انگوٹھی پہنچتے ہوئے دیکھ کر سلا فون سے لگی، غرضیاں بنائیں، کیا بدورت مناسب نہیں، عاقر کی بیان  
ہے، ایک روز دیکھ کر غلطو سے درجہ تھے آپ کی نظر انگوٹھی پر پڑی، نااہل آپ کی نظر اپنے ہاتھ کے بند سلا فون کے افسوس  
پر پڑی، سولے کی انگوٹھی کا جو نکاح آپ کے سامنے آیا وہ آپ کے لیے تکلیف دہ تھا، آپ نے بیٹھ گئے ارشاد  
فرمایا، میرے جیسے ہیں انگوٹھی بنائے ہوئے ہیں اور اس کا گلیز، حقیقی کی طرف نکلا ہوں، اس کے بعد آپ نے انگوٹھی کو آ  
کر ڈال دیا اور فرمایا۔ واللہ میں اس سے بھی دھڑل کا ہوگا، لوگوں نے دیکھا یہ بات آپ کی ناراضی کا سبب بنی تھی، سب  
لے غرضیاں اندر کی حقیقت دیں۔

حضرت ابو ہریرہ کی روایت بتائی ہیں کہ آپ نے مردوں کو سولے کی انگوٹھی پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔  
حضرت براء بن مہزیار کی روایت بتائی ہیں کہ آپ نے مردوں کو سولے کی انگوٹھی پہنچنے سے منع فرمایا ہے۔  
چونکہ جہاں تک مملکت کے لیے جہلی کی ضرورت تھی اس لیے اس مرتبہ آپ کے لیے پناہ کی ایک  
طابقات کبیر





اٹھاتے۔ ان کی حفاظت کرتے اور آپ کو پہناتے حضور اکرم  
ہجرت کے بعد جیسے ہی مدینہ منورہ تشریف لے گئے حضرت ابو  
طلحہؓ نے حضرت ابراہیمؓ کو آپ کی خدمت کے لیے مقرر کر دیا تھا حضرت  
انسؓ دس برس کی عمر سے در دولت پر داخل ہوئے تھے اور ایک شے  
سے آپ کے مالدار کو بھائی ہوتے تھے۔ اس کے علاوہ پانی پلانے  
کی مسودت سے بہرہ ور ہوتے رہے۔ مسافر تھے اور معاشی پشت  
سے حضرت انسؓ کو گھانا دیکھنے کے لیے آپ کو اٹھاتے چہیتے  
گھر ان میں شہر جو تھا کہیں یہ خدمت کو چلے نہیں کی بات  
مخفی رہتا رہا کہ میں سے حضرت عبداللہؓ کی مسود کو بھی ملے یہ ہمارک  
سنبھالنے کی مسودت مائل تھی۔

طہ ابن سعد

ابو انضرؓ کی روایت ہے کہ تیر آپ کے چلنے کی ایک

حضرت انسؓ کہتے ہیں، ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ جب ہم سے کوئی مسلمان بھائی اہل دست سے نکلا تو  
اپنے سر جھکاے، آپ نے فرمایا میں اس شخص کے ساتھ کیا اس سے گھٹے، اس کا سر دسے آپ نے فرمایا میں اس کے ساتھ  
پرچا کی اس کے اٹھ کر اپنے اچھ میں لے کر صاف کر دے آپ نے فرمایا: اُن !



## آداب تلاوت

کا کہنا ہے اللہ نے کوئی نئی نہیں بھیجا جو خوش آواز نہ ہو۔ نبیوں کے لیے  
حضرت قوادہ آواز کی بڑی اہمیت ہے۔ اگر خلا کا پیام پہنچانے کے لیے وہ خوش آواز  
نہ ہوں تو رشد و ہدایت کا کام آچھے طریقے سے انجام نہ پاتے حضرت قوادہ کہتے ہیں کہ اللہ پاک نے  
نبی علیہ السلام کو یہ ذمہ کو سونپ دیا تھا کہ وہ خوش آواز بنا کر بھیجا۔ آپ قرأت میں جن نہیں کرتے  
تھے لیکن کسی تدبیر میں کر دیتے تھے حضرت انسؓ میں مالک سے عرض کیا کہ اس طرح تو آپ نے ہمیں اللہ  
کے پیچھے کر دیا ہے اور ان کو کھینچنا اور پھر اصرار کر کے کہ لیا کہ اسے پڑھا اور کہا حضور اکرم اس طرح قرأت  
فرمایا کرتے تھے قطعات کبیر میں باطل اس سے ملتی ملتی روایت حضرت ام سلمہؓ کی بھی ہے۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ کہتے ہیں، میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ستر میں  
دیکھا، آپ اونٹ یا اونٹنی پر سوار تھے۔ راستے میں سورۃ فتح کی تلاوت فرماتے رہے۔ آپ نرم  
آواز سے ترجیع کے ساتھ پڑھتے تھے۔ ترجیع یعنی آواز نکالنا کہ طلق میں ہر ذرا کہ پڑھا۔ اللہ  
تعالیٰ کا فرمان ہے۔ قرآن واضح طور پر پڑھو! ایک اور موقع پر فرمایا گیا ہے۔ ہم نے قرآن  
تفصیل سے بیان کیا کہ آپ لوگوں کو طبع طبع کر سنا ہیں۔

تلاوت کے ادب کے بارے میں حضور اکرم کا ارشاد ہے۔ تو ان باک کو اپنی آواز دینا  
سے نہایت بڑھ کر ان کی آواز سے تلاوت نہ کر دے وہ ہم میں سے نہیں، ایک مرتبہ تلاوت  
کو ایک حضرت ابو بکرؓ سے ملے گئے۔ ملاحظہ فرمایا کہ قرآن مجید آہستہ آہستہ پڑھ رہے ہیں  
آپ نے دریافت فرمایا آہستہ کیوں پڑھ رہے ہو؟ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کیا کہ میں کر سنا  
ہوں وہ سنا ہے، آپ نے فرمایا بیشک ہے! دوسرے موقع پر آپ نے دیکھا حضرت



يون

کلاوت کر رہے تھے۔ آواز سے پر حواس رہیں، آپ نے دریافت فرمائی کہ آپ کیوں نہیں پڑھتے ہو؟ حضرت نے فرمایا کہ میں سونے کو چھوڑ کر اور شجران کو بھنگا کھاؤں! ارشاد فرمایا۔ یہی ٹھیک ہے۔ امام زمانی ائمہ تھے، یہی لکریا کا درد بڑا تھا، وہ اپنے پڑوسا افضل ہے اگر اس کا درد دوسرے کا نام نہ لے لیا، تو اسے اپنے دردنا

چاہئے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی چھپا کر صدقہ دے۔ زبانی پڑھنے سے جو کچھ پڑھنا افضل ہے۔

ایک بار حضرت عبداللہ بن مسعود سے حضرت ثقی مرتبہ نے ارشاد فرمایا — اے عبداللہ مجھے قرآن سناؤ۔ وہ بالکل خوش نصیبی سے تم پر کس قرآن اتراسی ذات اقدس والہ علی کا حاضر تھا کہ عبداللہ کی زبان سے اللہ کا کلام سے حضرت عبداللہ بن مسعود نے عرض کیا: یا رسول اللہ میں یہ بتاؤں کہ کوئی قرآن نہ سنا کہ ان کے پیچھے پڑھ کر ان کو یاد ہی گیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ان کی نگاہیں تم سناؤ، ہماری جہی میں ایک اور درجہ بارگشا و مبارک ملتا ہے کچھ دوسروں سے سنا اچھا معلوم ہوتا ہے۔ تمیل علی بن عباس نے سورۃ سورۃ نساء کی تلاوت شروع کی جب اس آیت پہنچے جہاں کا مطلب ہے۔ کیا حال ہو گا جو کچھ ہر اوست سے گوارا ہو جائے گا اور جسے شے خدا! ان لوگوں پر گوارا ہو گی۔ گوے ارشاد فرمایا کہ جو عبداللہ بن مسعود نے تلاوت رک رک دی۔ غرض اس اعلان پر تو یہ کہ آپ کی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آں سگر سرے ہیں۔ ایک ارشاد رسالت چاکا ہے بھی ملتا ہے۔ قرآن پڑھو اور دیکھو گواہ

حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آگے سے پہلے تو زفر و زرد پڑھتے تھے، آخراً باللہ تعالیٰ نے انھیں التجویز سورۃ یٰسین میں (آرکون ۳۲) ارشاد ہے جب تم قرآن پڑھنا شروع کرو تو نوشطان مردود کے واسوسل سے خدا کی پناہ مانگ لیا کرو

لاوالعادیمن سے آپ کھڑے کھڑے۔ جب تک کہ لیٹ کر وضو اور پھر بیٹھ کر پانکی کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا پڑھتے اور اس کی تلاوت سے منع نہ ہوتا تھے۔ اہم رہبری کی نئی سے ایک خبر

حضرت عبداللہ بن مسعود اور حضرت عبداللہ بن عباس سے کہی اور تبلیغ ایسی ملتی تھی جن سے علوم بڑھتا ہے، انہیں آواز ہے غیبر علیہ السلام قرآن پر اٹھنا جلدی بڑھے جانے والے طویل قیام سے بہتر ہے۔ قرآن کے لیے اٹھنا گیا ہے اس لیے اس کی تلاوت کو مل گیا تھا جیسے بے حادث کے وقت کھڑے رہنے اور کلام اللہ کے خطاب پر چڑھنے کی سعادت حاصل ہوتی اس کے ثواب کا کیا ہو چکا ہے! مسند کو کھڑے ہے! اسخو کا رتبہ قرآن سے خلافت فرماتے تھے! انکے کسورت طویل سے طویل ہو جاتی اور وہی کلمہ ایک ایک آیت پر کھڑے رہتے۔



مفسرِ کرام جب مکرر سے جہتِ کسبِ ثواب کی بات کرتے ہیں تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ وہ ان کی غرض کی وسعتِ نازک کو روزہ دہنے کے لئے ابھار رہا ہے۔ ان سے زیادہ جو موی علیہ السلام کے مقتدا ہیں موی علیہ السلام نے اس دن روزہ اللہ کے شکر کا ادا کرنے کے لیے اٹھا تھا کہ اس دن فرض اور اس کے پیروں پر ہو گئے تھے سنت موسیٰ کی پیروی میں اس دن آپ نے بھی روزہ لکھا اور صابرا کرام سے بھی فرمایا کہ روزہ رکھیں یہ مہجری سے پہلے کی بات ہے۔ اس سال شعبان میں رمضان کے روزے فرض کیے گئے۔ جب روزہ فرض ہو گئے تو روزہ کا شریکِ امتِ ذریعہ اور ارشادِ دہر

جس کا بھی چاہے یہ روزہ رکھے کسی کا بھی چاہے یہ روزہ نہ رکھے  
 ابن عباسؓ کا کہنا ہے۔ دینا سے پرہیز سے ایک سال پہلے پہلے نہ  
 فوتوارح کو بھی روزہ رکھنے کا خیال ظاہر ہوا تھا کہ اہل کمال کتاب  
 کے مقابلے میں مسلمانوں کا عمل واضح طور پر ایک دم بڑھ گیا ہے۔  
 نبی اہل سنت علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب آپؐ روزے  
 رکھتے تو کھانا کباب، انگارہ، گریں کے، آپؐ برابر روزے رکھے  
 مہاتے تھے جب آپؐ روزہ رکھتے تو رویتہ فرمایا معلوم ہوتا ہے  
 اب آپؐ روزے نہ رکھیں گے۔ سب سے زیادہ بڑے فعلی روزے  
 مشکان کے عین میں ہی رکھتے تھے۔ زاد المعاد میں ہے زید خان کے علاوہ  
 آپؐ نے بھی مسلسل ایک مہینہ تک روزے نہیں رکھے۔ ابن ماجہ  
 میں ہے جب میں آپؐ اہل کمال روزے نہ رکھتے تھے تب تک امام فخرانی  
 کو خیال نہ تھا کہ میں عین میں آپؐ نے روزے رکھے ہیں۔ مسلم  
 میں حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ حضرت انسؓ بات بات کو کرتی تھی  
 نہ کہ تھکے کرکس کا کہ روزے رکھے جائیں  
 فعلی روزے آپؐ کو ہر پیر اور جمعرات کو رکھا کرتے تھے  
 کچھ روایتیں ایسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ کو ہر  
 کھمبول کے طور پر روزہ رکھا کرتے تھے عونا شیشہ کے اجزائی  
 پیرہ۔ دونوں میں آپؐ زیادہ روزے رکھا کرتے تھے۔  
 حضرت خضیفہؓ کا بیان ہے کہ ہر چار چیزوں کو حضورؐ کو سنے  
 کسی نہیں چھڑا۔ اور عمرؓ کا کہنا ہے کہ کاروزہ ۲۰ ذی الحجہ کے روزے  
 ۱۰۔ ہر ماہ کے دن کے روزے اور ہر فجر کی دو سنتیں امام  
 عزالیؒ فرماتے ہیں ہر ماہ کے تین دن کے روزے ایام میں  
 کے روزے ہوتے ہیں۔ پیر، جمعہ، پھر جمعہ اور پندرہ جمعہ  
 نابھیز کے روزے جب راتیں پورے چاند سے روشن  
 رہتی ہیں اس لیے ان کو ایام میں کہتے ہیں۔

مال کے اور دونوں میں بھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر میں  
نقد خرید لائے۔ دیباخت فرماتے تھانے کے لیے کوئی چیز ہے؟  
اگر آپ کو جواب ملنا کہ نہیں تو اور باتوں میں ہے آپ  
ارشاد فرماتے ہیں نفس روزہ رکھ لیا!  
حضور کا حسب مکرہ ہیں تھے۔ اس وقت میں روزے رکھا  
کرتے تھے مگر روزہ ایک کے بعد ایک نہیں ملتا تھا۔ متواتر  
رکھے جاتے تھے۔ میرے لیے کئی دنوں میں رمضان کے علاوہ ایک  
شعبان کا نمبر ایسا تھا جو قریب قریب تمام کا تمام روزوں  
میں گزرتا۔ دو تین دن سے بڑھ کر عادت کے روزے آپ نے  
میرے لیے کئی دنوں میں نہیں رکھے لیکن میرے لیے کیا ہیبت پیار کے  
سب سے سخت روزے دو جو تھے موصوم وصال یا متصل  
روزہ کہلاتے۔ یہ کئی دنوں کا ایک روزہ ہوتا۔ افطار یا  
سحری کے موقع پر پھر چڑھ دیکھتے تھے یا اگر کبھی بیٹھے تو  
برائے نام کوئی چیز پوتی۔ صبر کرتے تھے چاکہ رکھ دے متصل روزہ  
رکھا کریں تو آج سے منع کر دیا۔ حضرت مولانا نے فکر و غمت  
اور بے رحمی کی روایت ہے۔ حضرت ابو سعید خدریؓ کے یہی بیان ہے کہ  
البر علی کوئی کرنا چاہے تو حرمی سے بھی کھا دے وصال کرے۔ اس  
کو زیادہ نہیں بدین بین دوسرے روزے کے لیے بھی کھا خور کر  
ہے۔ امام ابو حنیفہؒ امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کا خیال ہے کہ متصل  
روزوں کا عادت کر دینی ہے۔



روزے فرض ہونے کے بعد آپ کی زندگی میں کمال رمضان

آئے۔ اس مینیہ میں آپ کثرت سے عبادت کرتے اور کئی طرح کی عبادتیں فرماتے۔ سخاوت اس حد تک بڑھ گئی کہ تیرا اندر ہی سے زیادہ شہرت سے آپ کی خبر شہرت کرتے دکھراؤ گا۔ میں امانا فرما رہا۔ عام دولوں میں بھی مہول تھا کہ بڑی کثرت سے آپ سے بیچ و پھیل میں مصروف رہتے۔ رسول خدا کریم شان میں آپ کی دین کے لیے استحکام فرماتے حضرت ابو بکر صدیقؓ کیسے تھے دنیا سے پرہیز فرماتے سے پہلے آخری رمضان میں آپ نے دو مشروں کا اشکاف فرمایا۔ عرض کیا یا ماعزلے نے آپ کو برکداریہ کا کیا پد کیا ہے اگر آپ سے بعد سے زیادہ بڑھی ہوئی سختی دماغی ہو گئی ہو مضافت ہے! خود اللہ کی کا فرمان ہے! یہ خوب سمجھئے یہ تو قرآن میں ہے نہیں! آتا کہ تم مستحق ہیں پڑھیں! ارشاد ہو گیا میں اپنے آپ کا شکر گزار بندہ نہ ہوں!



حضرت کریم جبر کا اہتمام فرماتے۔ اس دن آپ غسل کرتے لباس تبدیل فرماتے خوشبو لگاتے۔ حضورؐ کو مہرے ایک کعبہ کو خطیر دیتے ہوتے منبر پر ارشاد فرمایا۔ اتنا کیا بڑھتا ہے اگر تمام لباس کے علاوہ جبر کے دن کے لیے ایک لباس خرید لیا

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ حضورؐ کا مہرے جمعہ کے دن لوگوں کے جسم پر بالوں کے سولے پرستہ دیکھے تو ارشاد فرمایا۔ اگر تم کچھ وسعت رکھتے ہو تو کیا ہر جمعہ سے کہہ کر کاج کے پتوں کے علاوہ جبر کے لیے ایک لباس تیار کرو۔ یہ ارشاد ملا ہے بھی جو اگر کعبہ ملت کی انتہائی شانلک کے لپٹا رکھ دیا ہے۔ جبر کو سفر کرنا چاہتے یا نہیں اس بارے میں مختلف افواہیں ہیں حضرتؐ کا قول ہے جب تک جبر نہ آتے جبر سفر سے نہیں روکتا۔ امام زہری نے بتایا حضورؐ کو مہرے جمعہ کے دن ناز سے پہلے چاشت کے وقت سفر کیا ہے۔ امام مالک کا قول ہے۔ جبر کے دن زوال کے بعد جبر کی نماز ادا کرنے تک سفر کیا جاتے تو مناسب ہے۔ اگر دوپہر سے پہلے سفر شروع کیا جاتے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بہتر ہے کہ جمعہ کے دن طواف فرمے وقت سفر شروع نہ کرنا جو کہ ناز کا وقت شروع ہو جائے تو جبر سفر کرنا حرام ہے۔ امام ابوحنبلہ کے نزدیک ایسی کوئی بات سندی نہیں۔ زاد المعاد میں ہے۔ آپؐ کے بعد کے دن سفر کو ناز قرار دیتے ہیں۔ سوز و غم میں اور ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ البیان والو احباب نماز جبر کے لیے بیکار ہستے تو باری تعالیٰ کی طرف درود اور غریہ و فریاد چاہتے ہو۔ یہ ہمارے لیے بہتر ہے۔



حضورؐ

مہرے جمعہ

کی زندگی میں ایسے بہت سے مواقع آئے کہ آپؐ نے سفر کیا۔ زندگی کے ابتدائی دنوں میں سفر تھوڑی فاصلے سے ہوتا تھا۔ آپؐ ایک طرف شام کے علاقے میں اور دوسری طرف مغربی عرب میں خاصے گھر



چکے تھے۔ الامان نبوت کے بعد مختلف سفر ہوئے وہ تبلیغ کے لیے یا عبادت کی فضا سے یا جادو کے لیے ہوئے۔ تبلیغی دور سے ہو گا مگر منظر کے اس پاس تک محدود رہے۔ غالباً سب سے بڑا تبلیغی دورہ طائف کا تھا۔ اس وقت آپؐ کا پاس مال کے تھے اور نبوت کا مرساں تھا۔ یہ مدینے میں قیام فرماتے سے کوئی تین برس پہلے کی بات ہے۔

اسی کے بعد آپؐ کا بڑا سفر جبر کی فضا سے بڑا جواب آپؐ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے ساتھ دشمنان دین سے بچ کر غریب فقیل جوگئے یہاں اگلے کے بعد آپؐ جادو کی کے لیے نکلے رہے یا پھر مہرے اور بچہ پر شریف گئے۔

جبرالمن بن کعب کا بیان ہے کہ نبیؐ نے سلمہ بنہ فزہ بنہک میں بھرات کے دن جادو کیا تھا اور آپؐ اسی دن سفر پر نکلا۔ فرماتے ہیں اس بات کی کوئی تفسیر نہ تھی۔ آپؐ دوسرے دنوں میں بھی سفر اور جادو پر تشریف لے گئے ہیں۔ اور ادا دین میں ہے تو آپؐ نے کعبہ کے گھر سے باہر نکلی ہیں۔ یہ ظہور کی نماز جبر کا سفر چلنا پسند فرماتے۔ سفر کے وقت پر جبر میں آپؐ کے ساتھ جو کئی تھیں ان میں مسراک کرمی کا نکلیا۔ آئینہ، تیل اور شمرہ میں جبریت اٹھ جاتے ہیں کہ آپؐ جبر سے تیل ڈالتے اس لیے تیل ضرور ساتھ رہتا۔ شاذی و جبر کی کوئی شہرہ برسی کی عمر مالک مکہ بھی مشکل سے آپؐ کے چند ہی ہاں سفید ہوتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے شہرے والی اس سے ساتھ ہوتی کہ زندگی کے اوامروعات کی طرح آپؐ پابندی سے شمرہ لگاتے تھے۔ سونے سے پہلے آپؐ کا شہر میں شمرہ استعمال کرنا چاہتے تھے کہ یہ نظر کو تیز کرتا۔ مال لگانا ہے اور انکھ روشن کرنے والی چیزوں میں سے بہتر نہیں ہے۔

مسواک کو شرب درود لڑ کر شمرہ جاتا تھا۔ اس سے آپؐ کا ساتھ رہنا ضروری تھا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رات یا دن کو جب بھی آپؐ سر کاٹتے تو وضو سے پہلے مسواک ضرور کرتے۔ روزے میں بھی مسوئے اور





مسواک کے نمونہ برسرِ ریت



بیوقوف کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ملتی ہے کہ حضرت اکرمِ حبیب بھی مسواک فرماتے تو مسفر کے لیے لٹھے سے پتلے اندھا پاک کی بارگاہ میں دعا مانگتے۔ لے اندھا میں تیرے ہی سہارا تھا ہوں تیری ہی طرف میرا رخ ہے تیرے ہی حمد سے وابستہ ہوں اور تجھی پر توکل ہے۔ امانت بھی پر چور سے کبھی سے ماری امیدیں وابستہ ہیں۔ لے اندھا میں کام لیں ارادہ مکتوبوں اور ترس کا خمیر کترا ہوں ان میں میری کائنات فرما۔ اس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ تجھ سے قربت پانچنے والے کے لیے عزت ہے تو یہ تعریف کا مستحق ہے تیرے مسواک کی مسجد میں۔ لے اندھا مجھے پرہیزگاری کا ترش خاطر اور میرے کان پر غصہ ہے اور ہر جس کو خدا کرنا میرا رخ بھلائی کی طرف پھرتے! اس دعا کے بعد آپ مسواک کیے اسے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ایک بار جب تمہارے کو ہم اللہ عزوجل کی رحمت فرماتے اور جب مسواک کی پیشہ جاتے تو زواہد ادا میں ہے آپ یمن یا بحرہ اللہ۔ یمن یا بحرہ اللہ کہتے۔ پھر ایک یا تبت بحمد اللہ فرماتے جن کا کھاب ہے۔ سب تعریف اس خدا کی جس نے اس کا نور کو ہمارا فرمایا رہا بنایا۔ ملا کر ہم خود اس کا نور کو لیں دیکھتے تھے اور ہم اپنے خدا کی طرف پھٹے والے ہیں۔ اس کے بعد آپ نے دعا فرماتے خداوند اس سفر میں تجھ سے ملے۔ پیر کا غبار اور گل پریدہ کی درخواست کرتے ہیں۔ خداوند! ہمارے اس سفر کو آسان اور اسی کی مسافت کو آسان کر۔ خداوند! مسفر میں تشریف لے۔ بالکل کر کے لیے تو ہمارا کام ہے۔ خداوند! میں مسافر اور دیکھ کے کام و مصائب اور گھر بار کے لیے نہ مافر سے تیار ہوا تھا ہوں۔

مسافر پر کام میں سے کوئی آپ کو چھوڑنے آنا قرآن سے مخاطب ہو کر ارشاد فرماتے۔ میں ہمارا زمین و آسمان کی امانت اور تمہارے علی کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں! ایک موقع پر جب آپ نے کمانے کے لیے مسافر کا ارادہ کیا تو ارشاد فرمایا۔ میں نہیں اللہ سے ڈرتے اور میری ہی پرہیزگاری کیلئے کی دولت کرتا ہوں۔ جب وہ خوش قسمت اپنے ارشاد کا دل پر نقش کر کے مسفر کے لیے اٹھا تو آپ نے دعا فرمائی۔ لے اندھا! اس کے لیے زمین کیلئے اور اس پر سفر آسان کرنے۔ مسفر کے دوران جب آپ نے غیب و فرات سے گزرتے تو اونچائی پر چڑھتے ہوئے آپ نے ذکر بارگاہ فرماتے حضرت انس کا بیان ہے۔ اپنے ہی فرماتے تھے کہ اے اللہ! میرا اونچائی پر چڑھنے ہی بڑی حاصل ہے اور ہر حالت میں تیرا ہی شکر و اعجاب ہے۔ جب وہ صحن پر چڑھ کر پھر تو کھانا ربی عنکم یا سبحان ربی لا اظنی فرماتے۔ کھانا کھانے کے بعد آپ نے تبتا تبتا چڑھتے۔ راستے میں بھی ہوا کی قریب دعا فرماتے کہ ربی فی نظرانی تو دعا فرماتے۔ جب کسی جگہ پر اڑاؤ لے کر دعا فرماتے تو کھانا کھانا مقام سے مسفر کو بلدی سے اسے پا کر جاؤ جب پڑاؤ کو تو راستے کو چھوڑ دو۔ راستہ نہ روکا کرو۔ یہ پیر یا یمن کی گڑبگ ہیں اور یزیدوں کوڑوں کا مسکن ارشاد تھا تو کسی مسفر پر ہجرت کے وقت اس کے گھر تبتا تبتا۔

زمانہ میں ہے مسفر پر ہجرت کا ایک ملگرمقام بڑا کھانے دیکھنے کی تیار کیا ہونے لگی۔ جس پر نے آپ میں سب کام بانٹ لیے۔ ارشاد بڑا۔ ایک کام میرے ذمے بھی اچھلے کے کٹیاں جن کو آپ نے آگیا کہ گھبراہٹ کہتے رہے ہمارے مان یا آپ بپا پر خدا آپ سب کام ہمارے لیے چھوڑ دیں۔ ارشاد بڑا۔ یمن! میں کوئی فرق نہیں کرتا کہ میں چاہتا ہوں خدا اس بندے کو نیک بنائے کہ چاہتا ہوں میں مسافر کی منزلت ہے۔

## محنت کی عظمت

### کعبۃ اللہ

کی تعمیر جو ربی قیامِ مزدوروں کے ساتھ بہتر چھوٹے اٹھانے اور زمین کو دلے میں ایک مسجد بھی شامل تھا۔ اسی کام کے لیے اس سے کسی نے کہا تھا۔ یہ حضرت علیؓ کا وہ پوتا تھا جسے نہ کانچا بقیہ رہا تھا۔ جب خدا نے حیرت کی امانت دی اور سات بائت بخت اٹھانے کے لیے اسے مسجد جوئی کی بناؤ ڈالی۔ دینا ہے پھر ایک بار دینا منظر دکھائی اٹھانے میں چھوٹے رسالت کا ہاں سب کے ساتھ لڑا دیکھتے۔ جب ایک اصحاب جوئے کو قتل کیا گیا کہ عین کے احوال خلق کی گھوڑی ہے۔ دینا ہے پھر ایک بار دیکھا۔ ہمارا لڑکھم ساتھ ہر کام میں آپ شریک تھے۔ کبڑے گروہ میں اٹھتے تھے۔ ہاتھ پاؤں علیؓ کا سب کچھ تھے۔ چھوٹے لڑکھم چھوٹے ہوتے تھے لیکن دعا کا سرور نہیں کا تھا ہر مزدور بنا پھر ہاتھ پاؤں اہل ایمان کے سامنے ہاتھ کاٹا ہوا تھا۔ زمانہ میں ہے، ایک بار سفر کا نونہ تھا آپ نے پہلے کھانا کھانے کا ہمارا لڑکھم لڑکھم کے کمرے سے دست کر دیں۔ ایک صحابی نے آگے بڑھ کر عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے ایک دہائی آپ نے خداوند کی قسم جس کا کسی کو کام دیا۔ کچھ ارشاد بڑا اس کا مطلب تھا کہ اسے کام سے بچنا فحاشا ہاتھ کاٹ دالی ہوتا ہے۔ لڑکھم چھوٹے ہیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب آپ نے پہلے کھانے پر ہجرت کی اور اسلام لائے۔ کیلئے شام سے دیر نہ گزرتے۔ درود و پنیچے کھانے کو کدی لے دیکھا ایک صورت تھی۔ اسی طرح کراؤ ڈالی۔ آپ نے مسافر کا کام کو معلوم دیکھا کہ کون جس میں لیے آئے ہیں۔ عید کا دل اس وقت حرج ہے کہ دوسروں میں دیکھا تھا۔ اس پر ایک نیک نسل لڑکے کی امانت دی۔ دیکھا کہ بہت بڑھ چکی تھی۔ کھانے کو کیا تھا۔ تمام ہونے کی عید کی بڑی بڑی باتیں مسافر کی ملکیت میں دلی ہوئی تھیں اور سب نے سلام بھان لڑا تھا۔ عید خود مرد و بالغہ تھے۔ راستے میں جوسبتے آئے تھے کہ شہداء اسلام کے شہادت ہاتھ دیکھیں گے۔ یہاں پہنچ کر دیکھا کہ ایک مولوی موت سے کچھ لڑا۔ آپ آگے گئے تو وہ آپ کو اپنے ساتھ لے کر دوڑنے لگی۔ سرک پر پہنچی۔ وہ مسافر تھا۔ عید کے لشکر میں زمانہ مبارک سے ارشاد ہجرت تھا جس میں توبہ مجز رہا۔ یہ کام کروں گا کہ ان کی کھانے پر سے پڑے گی۔ اسی کے دل سے کہا ہے۔ ہاتھ بھون کی نہیں ہجرت ہونے کی نہیں ہے۔







١٢

فوج کے بعد آپ اس مقام پر تین دن قیام فرماتے۔ عدل و انصاف کی  
 خاطر — لڑائی ختم ہونے کے بعد پھر کبھی ایسا نہ ہوا کہ دشمن کو پریشان  
 کھاتا۔

آپ کا طریقہ کار صحیح اور اس کے دوران صحابہ کرام سے مل کر مشورہ فرماتے رہتے تھے۔ آپ نے حضرت ابوہریرہؓ سے جس سے حضور کر کے زیادہ کسی کو ایسے صحابہ مشرور نہیں دیکھا۔ جو نبوت الہی میں شریک رہتے تو معمول کے حملے کے مقام پر پہنچنے سے پہلے کشم کشم ہوا کرتی آواز کے گڑبڑ دیتے۔ اہل بیت، صحابہ جنگ سے دور ہی قیام فرماتے۔ حملے کے لیے آپ میں کے ذہن کو ناسابا سمجھتے یا پھر دوسرے مرتبہ ہی حملے کا حکم دیتے۔ راوی اور صحابہ میں آپ کے فیصلے میں کسی قسم کے تاخیر نہ ہوتی۔



حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ بارگاہِ نبوتؐ میں پہنچ کر یہ سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ! سب لوگوں میں ستر گدی کی ہے؟ مسلمان بڑے اشتیاق سے اس سوال کو احبابِ مسندنا جانتے تھے۔ ارشاد ہوا: وہ مسلمان جو اپنی جان سے اور اپنے مال

میلے آئے۔ اہل سامانی، دیوگیوں اور جلاوطنوں کو جو کہ شہر تیار کیا  
 بیٹھے تھے کچا کھانا پڑا دیا۔ وہاں کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ حضور اکرمؐ کو اپنے  
 خیمے سے براہِ ہجرت ملانے کے لیے اس کے سامنے آئے۔  
 قریش نے یہ سنا، آپؐ سے خوف ہوا۔ جہاں جہاں پورے ہجرہ کا تجربہ ہوا کہ  
 انصاریوں کے اہلِ مصافحہ نظر آ رہے تھے، دیوگیوں کے بیٹے بھی تو  
 اپنی کان سے آپؐ سے ساری دیوگیوں کی آٹھ بوجھ بٹا کر ان کو  
 گناہوں سے تھکا سلاخوں پر آٹھ گناہوں سے تھکا۔ ہجرت کے وقت جہاں  
 سے کسی نے اسے کہا یا ہجرت کر لیے یا ہجرت کر لیے، وہاں کے  
 لیے مٹا کر ڈھکے گا۔ بہت تیز اور بے خوف لوگ اہلِ سامانی ہجرت کر گئے  
 دشمن کے لیے بھی یہی حکم دیا گیا کہ اپنے رشتہ کی رحمت پر یہ کہ آیا تھا۔ جہاں کو اس  
 طرف اہلِ ہجرت کے لیے جلاوطنی تھی۔



مرد کے مردانہ پیشگیوں کرنے سے سلاسل کی لاواٹوں سے  
 بڑا اسلحہ کی جاکسی کے کان کاٹنے کے کسی کی ایک کسی کی ٹھیں  
 نکال کر لے گئے۔ اور پھر ان کی پوری بندہ سے جو تھیں انہیں میں پیشین  
 اور مردوں کی بات کر دیا۔ کبھی کوئی نام کر کے اور حضرت کو  
 کی خوش و خوشی کی چری جب اسے اپنے اس کا سینہ کیا۔ کال دل  
 اور کھڑا کر کے کچھ پھر اس کے سر سے کھڑے کر کے اپنا اور  
 اپنے کھٹے میں بن گیا۔ نیا اور ان کی اپنے دشمن سے بہت سے تعلق  
 پر اپنی اسلحہ کی کرنے سے۔ آج اس دور ترقی میں بھی یہ مناظر دیکھتے  
 ہیں آئے ہیں یہ سلاسل کو سختی سے نکال کر کسی کو دشمن کی خوش  
 کا ملایا جاتا ہے۔ کسی صورت میں بھی اسے بے حرمت  
 نہ کیا جائے۔

فتح کے بعد اسلامی لشکر کو بڑے نظم و ضبط سے رہنما ہوا اور  
رحمت دو عالمؐ تو دشمن کے لیے امن اور مافیہ کی ہر ممکن صورت روا رکھتے

خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہوں

مردود صفت میں اللہ پاک کا ارشاد ہے۔ کیا میں کوئی  
تجارت یا مالوں پر جو کم فروغ کے عذاب و دوا کے پہلے چاہ  
ہے کہ خود انہوں کے رسول پر ایمان اور خدا کی راہ میں اپنے  
مال و دارائی کا جھڑواؤں پر فدا ہے۔ کیا میں تیرے  
مذہب میں اللہ سے ہے مجاہد کے مرتبہ اور جہاد کی فہمیت  
کہاں سے متعارف کروا کر خدا کا راستہ کہہ دے جسے میں اس  
کہانے والے کو کفر و کفر و کفر کا نشانہ رکھتا ہوں یعنی سے خدا  
کی راہ میں مستحق کرنا یا جہاد میں تیرے کھینچنے والے اور تیرے چلنے والے  
سب کو نبوت میں داخل کیا جائے گا اللہ تبارک و تعالیٰ کو سہاوی  
کو۔ سہاوی سے اشارت کیا جائے کہ سہاوی سے زیادہ سہاوی ہے۔ سہاوی  
کے لفظ کا اصل ہے۔ سہاوی کے ساتھ تیرے چلنے والے اپنے گھوڑے کو  
چمکی گاؤں کے لیے سہاوی گاؤں کے لیے سہاوی گاؤں کے لیے سہاوی  
ہے۔ خداوندی کے تیرے ارشاد کی کھائی پر تیرے سے پرہیزی  
کہ باعث قبولی گاؤں کے تیرے کو ان نعمت کا۔

نذر اعلان ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر اس نے تیرا  
ایسا جادو کی کیا سی، تو یہ چاہیے کہ گھر والوں سے کوئی جھگڑائی نہ کی  
جائے۔ قیامت سے پہلے ضرور دیکھنے کا ارادہ کرنا ہے۔ ان  
لوگوں کو کہنا کہ وہ ان کے لئے مرنے تکھڑے زندہ ہیں اور ایسے  
روادگار کے محل سے رزق پہنچیں۔ یہی بات تیرے لئے شہادت ہے۔  
میں نے اسلامی تاریخ کو شجاعت کی عجیب غریب داستانوں  
سے دیکھا۔

حضرت ابو یزید کی روایت ہے حضرت اکرام کار شاد خدا قسم  
 ہے اے اکی، جس کے ہاتھ میں میری ہائی ہے، میں اس بات کو پسند  
 کرتا ہوں کہ خدا کی راہ میں مارا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر شہادت  
 دل آتی ہے پھر مرتبہ اس بات کو مراد لے۔

شہادت — راہِ نجات کی ایک نعمت ہے۔ جو مومن مسلمان کے لیے مخصوص ہے جسے اشارہِ ربانی ہے۔ یہ قیامت کی پہلی بہترین بشارت ہے کہ جو کون سمجھ جائے



میدان جنگ میں لڑائی سے پہلے آپ خود پیش تر تھے۔  
 جیسے مختلف مسئلوں اور سوالوں کو چرچا و محاورات فرماتے۔ شمار  
 فرماتے کرتے۔ ایسے الفاظوں سے مسلمان میدان جنگ میں  
 یہ دوسرے کو پتہ نہیں چلے گا اور وہ غلطی کرتا تھا۔ اگر کسی  
 سچی سچی سے انسانی کی امان کی قہر دلا کرتے۔ درمزد کو کہتے۔  
 میدان جنگ میں عاتق ہمیشہ دشمن کے قریب رہتے۔ دشمن آپ  
 کی طرف جھٹکتا تھا اور وہ کرتے آپ کی لہذا اور اسے فرما کرتے۔  
 نبی کی بڑی۔ یہ عجوبہ نہیں ہے۔ میں علی علیہ السلام کی حد  
 دشمن کی لڑائی میں دینا ہے خدا کے نبی کی شجاعت اور اداری  
 کے تہرہ رکھے ہیں لیکن جو بات میدان جنگ میں بھی سر سے زیادہ  
 تاکر کرتا ہے۔ یہ درحقیقت ہے کہ آپ نے خون انسانی کی لڑائی  
 پسند نہیں فرمایا۔ ایک قول امامان سے کہ عاتق عبد مری کی سگن  
 ایک سو میں مسلمان شہید ہوئے اور ایک سو میں آپ کو مارے  
 تھے۔ یہ سوچ کر میری دل برداشتہ ہے کہ اس سے پہلے اسلام پہنچتی  
 اور آپ نے دینا ہے پردہ و باغ فرمایا اس کے بعد آپ کی  
 قاتل و قاتل خدا کے مہار کے لئے تھے ہیں یہ آیتا ملاقات تھابتنا  
 آپ کو اس کے بغیر  
 کسی قدر ہے کہ ان کے مسموٹ ہوتے یا جیسے کہ حالت  
 کے دنا کے لئے سخت سی رحمت تھے فرخستہ!



کھڑے ہو جاتے منبری کی سیڑھی پر آپ کھڑے ہو کر کہتے تھے منبر میں کئی بیسیاں تھیں لمبے لمبے چادر بھی تھیں۔ اُس وقت ایک صاحب تھا میں جو تاں اس کو ٹھیک کر آپ خلیفہ ارشاد فرماتے۔ صاحب نے پہلے آپ کو ان کی ایک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔

معمول یہ تھا کہ داروبر خطبہ دینے کے بعد کچھ دیر کے لیے آپ بیٹھ جاتے تھے اور پھر کھڑے ہو کر خطبہ کی تکمیل فرماتے۔ مولانا خطبہ پڑھتے وقت ارشاد فرماتے کہ نماز اور پھر خطبہ پڑھنا ہر ایک کی بات ہے۔ کاظمی صاحب نے اُنشاء میں امجد کی روایت دیکھی کہ کوسٹنڈر کم شریں شریں کلام تھے۔ زہرا دہا برستے تھے کہ سننے والے لوگوں کو گھبراہٹ اور ناخوشی کا سننے والا طلب ہی نہ سمجھتے کہ آپ خطبہ ارشاد فرماتے تو مسلمان ہونا کہ افغان خاص میں مورتوں کی لڑائی میں جو پودہ وی بھی ہیں۔ آپ بد آواز اور خوش کھنٹے۔



ابو الیمان مع تھے منبر پر تھا۔ حضور کو ارم اس پر کھڑے خطبہ ارشاد فرماتے تھے کہ فرستے ذوالجلال و اعصاب ہجرت آسان و زمین کہنے ہاتھ ملے لے گا۔ حال یہ تھا کہ اس محلے کے دوستان میں آپ بھی بند کر لیتے تھے اور کچھ کھول دیتے تھے۔ تقریب کے دوران آپ کا جہم مار کھینچا یہ سب حرفت بھی آپس میں چھٹکا تھا۔ اب جو کہتے ہیں ان کی نظموں پر پڑی ہیں انہوں نے دلچاس کے پائے ہیں سب ہیں۔ کبھی بھی یہ اس بڑی سے بچے کہ انہیں فرماتے تھے کہ آپ کو نہیں یہ بند کر لیں گے گا۔

حضرت چاچرین مولانا نے ہیں کہ خطبہ ارشاد فرماتے وقت آپ کی دونوں آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ آپ آواز کو بلند کرتے۔ اپنے جوش اور مزہ کے کیز کر کے تھے گویا آپ کسی ایسے مصلح سے ڈرا رہے ہیں جو جس کا نام کو لے لے والا ہے۔ اس کے بعد فرماتے تھے



کا یہ معلوم تھا کہ آپ جب بھی کوئی خطبہ ارشاد فرماتے اللہ کی تعریف سے اسے شروع کرتے۔ یہی کوئی کہ ہے کہ برکشی کی پرکھا گئے کے لیے آپ کو خطبہ دیتے اسے اسے سنا سے شروع کرتے اور میدان کے نشیمن کا آواز دیکھ کر کہتے۔ علامہ ابی تم کھٹے ہیں کہ ان کو قریب ہر خطبہ کا آغاز خدا کی تعریف ہی سے ہوتا۔

اکثر موعظین تقریر کو ارم اللہ کی کئی آیت ہوتی۔ سورہ فتح کی آیتیں زیادہ تر ان خطبات کو موعظین رتبہ حضرت ام شامہ بن مرث بن مہن کا کہنا ہے کہ میں نے سورہ فتح حضور اکرم کے خطبات میں اس کثرت سے سنی کہ مجھے زبانی یاد ہو گئی۔

خطبہ دینے کے لیے آپ کوئی انجام فرماتے تھے جس حال میں اور جس لباس میں ہوتے اس میں خطبہ ارشاد فرماتے۔ ڈانگے پیچھے کوئی ہوتا نہ ہے اور صاف سے کوئی تہہ ہوتی۔ مسجد بنوری میں آپ پہلے زمین پر کھڑے ہو کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ کبھی خطبہ پڑھ کر دیا تو آپ کو بڑی رقت ہوتی۔ صفا پر کھڑے ہو کر کا ایک تاج آپ کے لیے تھکا

کہو دیاب اس کے سہاے کھڑے ہوتے تھے۔ پھر آپ کے لیے منبر بنایا۔ قوم ان کا ایک کارگر اس وقت عرب میں بہت مشہور تھا۔ اس نے کتب اللہ کی تعمیر و ترمیم کی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس نے آپ کے لیے منبر بنایا مضافاً ہی پھر نہ بنانے والے کا نام نہیں تھا۔ اس شخص کے اور نام بھی بتائے گئے ہیں۔

جب منبر بنا کر رکھا تو موعظین مسدودا کے قریب رکھا گیا۔ مسجد کے دریاں میں نہیں۔ دیوار دارو منبر کے دریاں آتی تھیں پھر دور کی کو ایک گری کڑی تھی تھی۔

جب آپ خطبے کے لیے تشریف لاتے تو مسجد میں داخل ہوتے ہی سلام کرتے۔ پھر ہر منبر پر چڑھتے تو لوگوں کی طرف توجہ کرتے کہ بعد پھر سلام کرتے اور بیٹھ جاتے۔ اس موقع پر حضرت بانی کے شریک کو ان شروع کرتے۔ اذان تم ہوتی ہی اخیر کسی دفعے کے آپ خطبے کے لیے



کریں اور قیامت اس طرح مبعوث ہوتے ہیں جیسے کھلے کی انگلی اور کھلے کی انگلی۔ اس لیے آپ خدا کا خوف دلانے اور ڈراتے تھے۔ خطبہ کی حیثیت سے آپ میں بڑا ہوجا دل نظر آتا تھا۔ دفعے اور میدان کے خطبے ایسے تھے جن کے بارے میں کئی

ہے آپ اپنے موعظ کے بارے میں پہلے سے کچھ سوچ لیتے ہیں لیکن خطبات کو کئی وقت مقرر نہ تھا۔ جب اور جہاں موقع ہوتا تھا آپ خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔ یہ فی البدیہہ تقریریں ہو کر کرتے تھیں۔ حالت پر جو خبر ہوتا اس میں کوئی کھانا یا اسکاٹ کا ذکر نہ تھا۔ خطبے اکثر چھوٹے چھوٹے ہوتے اور ان میں کام کی باتیں ہوتیں۔ بہت کم ایسا ہوتا کہ خطبہ طویل ہو جائے۔ خطبات میں اور اصرار کی کئی بات نہ ہوتی۔ افغان چھٹے اور دفعے نہایت مناسب ہوتے صفا کو ارم سے اکثر ارشاد فرماتے۔ میں کس سبب میں قیام کرتوں۔ اس لیے کہ میں قریشی ہوں اور میری پرورش، نوسہ میں ہوئی ہے۔ ہوازن کے قبیلہ سعد سے حضرت عبدالمطلب کا تعلق تھا۔ تمام عرب میں زبان و بیان کے لحاظ سے وہی قبیلہ ممتاز تھے۔ قریش اور ہوازن! دونوں سے آپ کا تعلق تھا۔

جس طرح خطبے کوئی وقت مقرر نہ تھا اس طرح خطبے کی کوئی جگہ بھی مقرر نہ تھی۔ آپ نے ہمارے سواری پر زمین پر منبر پر میدان جنگ میں جہیز میں ہر جگہ خطبہ دیا ہے۔ خطبات کے موعظ بھی مختلف ہیں کبھی اسلام کی دعوت موعظ ہے، کبھی خدا کا خوف کبھی جادو کبھی امی و مسل، کبھی احکامات شرعی اور کبھی دلچسپا کے مسائل۔ جب بھی دعائی اسلام کی حیثیت سے آپ نے خطبات دیئے ان میں ہر جگہ اور بڑی روائی پائی جاتی۔ خطبے کی زبان میں مناسب و ہر اب خوش اور حرکات و سکنات ایسے باوقار ہوتے تھے کہ ایک ایک بات دل میں اتار لی جاتی تھی۔ ارشاد فرماتے تھے کہ آپ کو حوائج انکھ جا کر آ رہے۔ باتوں کا جانت، غیور اور کلمات اس لیے زبان میں آتے کہ وہ عالم کو خدا کو آپ کی مصلحت میں ہوتے تو ان سزا کو شہنشاہ بننے بیٹھے کہ پبلوگ کو بدلا

ہاذا۔ بنائیں ہیں، ایک بار آپ نے فرمایا مجھے جوائے انگلیفات  
 جو سے مراد قرآن پاک ہے جس میں دنیا کے تمام صاف کوسو  
 دی گئے۔ تورات اقوام عالم کی تاریخ اور قوانین کا مجموعہ ہے۔  
 قرآن میں وہاں ہیں۔ اور بعلیہ اسلام کی کتاب میں عقیدے اور  
 رضا و سبکی کے لیے ہیں۔ مثال سلمان علیہ السلام میں عقیدہ اور محاکات  
 ہیں۔ انجیل میں عطا کی امور کا تذکرہ ہے۔ حکم اللہ میں ان سب کے  
 علاوہ تاریخ اقوام ہے۔ مراسم عبادات بھی عقائد، احکام اور  
 قوانین ہیں جو اللہ کی اس کتاب کو ایک دین کا کل کے بنانے والوں  
 کے لیے مکمل ضابطہ حیات بنا دیتے ہیں قرآن کی آیتوں میں ایسے حکم  
 ایسے نواہین اور ایسی باتیں ہیں کہ ان کی وجہ سے بھی قرآن کو عالم  
 سمجھا جاتا ہے۔ جب اس کتاب کی آیتوں کو مشرب کام بنا کر آپ  
 شعلات ارشاد فرمائے کہ تیرا کاروبار بہاؤ ذات انسانی حضرت  
 اساتذہ بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ آنحضرت معلوم غلبہ دینے کے لئے  
 جو سے اس میں نقشہ تحریر کیا جس میں انسانی آفرینش کی  
 جانے کی تائید یا رد ملحق کرتے دلوں میں کوئی نہ تھا جس کی  
 آنکھوں سے آنحضرت نے نہ ہونے جنوں سے بار بار چروچوں  
 کی اور سننے میں آتی جوئے عقائد مسلمانوں کے منہ سے نکل رہی تھیں



آرام گاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقبرہ مدینہ منورہ

”مورال“ Morale فرقی مصلحت سے بہتوں نے  
 یہ لفظ غلطی سے دوسری جگہ غلطی سے سنا تھا جس میں  
 اوت فوج میں تھا۔ مگر وہیں سے اس فوج کا نقل، پریشانی، دشمن کی  
 اور بی بی بی کی طرح ان کے ساتھ ایک بھی ضرورت نہیں کی تھی کہ  
 ”مورال“ کے لفظی معانی میں غلبہ اور شہرتوں نے سے مذہب کا  
 عقائد و سنت اور استقلال بھی اور لعلوں نے سے حوصلہ کا تھا لیکن میں  
 ترجمہ جو ایک حکم و ہدایت کے لفظ تھا۔ وہ یہ تھا۔ ”گاہاں پناہ  
 نعل کے پنے جانا“۔ آگے پیچھے کو جھل کر ٹوٹ پڑو۔  
 ”مورال“ کے لفظی معانی یہ ہیں کہ فوج میں کہ ”مورال“ پر لڑائی  
 لکھ دینے جاتے تھے اور میں نے دوسری جگہ غلطی کے دوران میں  
 کے معنی میں تو کہ دو مطلب کچھ اور تھا لیکن سنگ سنگ میں جب ایک  
 فوج کے سرور کو بدلنے کے عبادت کے جہاں کا اس قدر شدید  
 نکلے کو میں نے پرسہ کر افسانہ کی کہ جب توں ”مورال“ کا دو مطلب  
 باطل ہوں گیا جو میں نے دوسری جگہ غلطی کے دوران میں باطل کر دیا تھا  
 ”مورال“ کا لفظ تو میں نے ایک سنگ سنگ میں بی بی بی پر ایک  
 مکہ کو میں نے ایک سے اس کا تیار کیا پناہ میں سے بہت سے بات  
 ہے۔ یہ کہ جہاں اس فوج کا تھا۔ ”پناہ“ کے سے اوت  
 دو جو میں نے ایک داخل اور دوسرا ”مورال“۔ یہ سلامتی کا کہ  
 میں نے ”مورال“ کا لفظ میں بھی تھا شاید یہ بیروت و مکیں کو ”مورال“ کہتے  
 ہیں کہ ”مورال“ کے ساتھ دوسرا بیروت و مکیں کہتا ہے۔ لیکن  
 دوسرے میں میں لکھا تھا کہ ”مورال“ کو بیروت میں کہتے ہیں میں بھی  
 شاید ”مورال“ کوئی اور اختیار ہو گا کہ میں کی ”مورال“ کے میں مددی  
 جاتے کی۔

پھر بیروت فریاد کاوت: ”آرام و ملہم نہ کر فریاد تربیت کا یہ  
 حصہ سنت قرآن ہے۔ اسناد کی پیری سنگ مجھ سے کہ کسی اور پیری  
 نہیں اور کہہ دلاں نہ گاہ کے پیرتے ہم نے دو روز میں اور دو روز  
 اس کو میں میں نہ گاہت دس ہزار مٹ میں تنگ کر کشل ہو گیا  
 کرتے تھے جہاں ایک ہندو صوبہ دار کا لڑکا کہتا ہے ”لاہا میں اکثر“



# مول اور مکی کے لئے

عیسائیت اللہ  
 کہنا تھا۔ ”ہوئے انٹ فیت“ ”بیروت“ میں ”مورال“ کو اپنا  
 رکھو۔ میں بھی چھوڑ کر ”مورال“ کیا کرتا ہے مجھے اور کیا جاتا ہے  
 دوسرے دوسرے دوسرے کی دوسری دوسرے نے اپنی اپنی نے تاخیر  
 کیا کہ میں پیری میں ایک کے رنگ میں ہادی کے کہنے کہ میں بیروت  
 مار کر داخل ہو گا کہ مار کر لیا تھا۔  
 فریاد فریاد کے دوران میں میں سے کہہ کر اس کی نگاہت  
 کو میں نے کہ جانت نہیں ہوتی تھی کوئی نہ گاہت کو میں سے سے مرزا  
 کیوں نہ کہ دوسرے لکھ کر لیا تھا۔ ”بیروت“۔ ”مورال“  
 داخل ہو گیا میں یہ کہہ کر ”مورال“ میں نے انا کو جس سے لاش نہ کی کہ  
 کینہ نہ رہا نہ کہ اس نے گئے تھے غولے کا طرہ ہمارے سامنے ہر  
 دیکھنا تھا اور ”مورال“ میں کیا تھا۔ ”مورال“ کی شک و کوئی سوال پڑا۔  
 اور اگر کوئی نہ گاہت کوئی سوال کہتے تو اس کا کوئی نہ گاہت کہہ دیتا۔

















# بوڑھی زمین کی خاک

شاہد سید

کاشت کاشت اور عراض سے پاکستان کی بیشتر زمینیں غیریتی کے اوصاف سے غرق ہوتی جا رہی ہیں۔ ان زمینیں زمینوں نے اوندھو لوہوں ہنگ نسل انسانی کے لیے نورک پیدا کی ہے۔ کیلکاب راکھ طلب زمینیں رپ رپ کران کی کمال کی بڑھاپوں کو کشش دلی کی کوکھ کو نورک کے معاملہ میں خود کفیل بنانے کے خواب شرمندہ تعبیر نہیں گئے۔

ایک دور تھا جب نکل باری زمین کو خالی چھوڑ کر سہانے کامرہ دیا کرتا تھا اور جب اس میں زندگی کے ٹھکانے پیدا ہوجاتے تھے تو اسے گورنری کے واسطے سے لے لیتا تھا۔ دسے اور نہایت اداؤں سے ملنے خلاف کر کے خلی کاشت بنالیا جاتا تھا۔ ترقی پزیر زراعت اور آبادی میں تشریف لے کر خلیاؤں سے ہونے کی بنا پر اب کیسے ہوتا ہے بل۔ ایک وقت پر بھی ہے کہ زمین کے علاقے پورے کر کے لیے ہلے گی نکات گرد بنالیا جاتا تھا۔ زمین میں کھجاندیاں کی فوسے فیصد آبادی کا جلی گور کو اعلیٰ درجہ میں استعمال کرتی ہے اور یہ پورے بل کر کے ہونا ہے علاوہ اس کے ہر علاقے کے سائنسی اور کسانوں کی بھی ہاتھ پیرسوں جمانے کا کام ہے اور اس کی ہی حالت دلی کا اداں کے علاقے میں صنعتی کھادوں کے استعمال کو فروغ دے رہی ہے لیکن اس کے باوجود ہم اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کر سکتے کہ فوسوں کی کاشت کو راکھ بنانے کے لیے ناپاکی فوسے کا ہونا ضروری ہے جو کوس اور بڑھاپے سے حاصل ہوتا ہے۔ ناپاکی فوسے کو ہونے سے رست کے ذرات آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ زمین نرم اور مسام دار بن جاتی ہے۔ زمین میں پانی کو

یوں بھی کہ مسلسل کاشت اور نیگات کے بے دریغ خیال کیوں سے کسی ملک کی زمین قبل از وقت پائیدار کوششیں انسانوں کی ذرا سی غفلت نے زمین کو قوت نوکی دولت سے محروم کر دیا اور زمین فوسہ نسل انسانی کو نورک مینا کر کے کی بجائے کسی قوم کے لیے سوانی روح بن گئی۔

بلے جان زمینیں انسانی کو صرف نورک کے معاملہ میں فوسے اور فوسے سے دوچار کرتی ہیں بلکہ ان سے صحت مند معاش اور اعلیٰ تہذیب و ثقافت کے سر اور شیریں پشے بھی شلوک جاتے ہیں۔ وادی و دجلہ و فرات اور نیل کی مشیر تہذیبوں کی نشوونما میں ان کی زمینوں کی بھر پور زمینیں کا کارخانہ تھا۔ یہ دوسرے مسائل اور ایشیائے کوچک کی تہذیب اس لیے ذوال پذیر ہوئی کہ میاں کی زمین کا کاسب مشیہ ہو گیا تھا اور اس کی زندگی شہت نعم توڑ دیا تھا۔

زمین کی موت زمین بگڑا، موت مرے کی مادی نہیں۔ اس کی موت بڑھیکہ داتے ہوئے ہے بلے جان زمین مرے ہوئی کی مانند ہے جس میں زندگی کا شرمین ہوتا اور انسانی کے زمین کو قوت نوکمال کر لینے کی قوت بھی خالی ہے۔ زمین سے ضائع ہونے والے اجزاء کے لیے سوانی فوسے اور نیل کی طرف ملت جاتی آتے ہیں لیکن اس عمل کے لیے سوانی فوسے کی ضرورت ہوتی ہے جو درحالیہ ترقی پزیر آبادی کے لیے ممکن نہیں۔ اب دنیا کا کوئی ملک بھی زمین کو فوسہ و قوت نوکمال کر کے زمین بگڑا کر انسانی فوسوں کر سکتا۔

لافت لبواتے سے نہایتے،  
تندرست رہتے رہتے!

آپ کو بھی کام کریں۔ دن بھر میں ہم پر گرد و پل کیل کی تہہ پڑی جاتی ہے۔ اس میں ناگہلی جراثیم چھپے ہوئے ہیں جن سے طرح طرح کی بیماریاں پھیل سکتی ہیں۔ ان سے بچنے۔ لافٹ لبواتے صابن سے نہایتے۔ یہ آپ کے بدن سے سانسے جراثیم کو ہر وقت آپ کو تندرست، صاف ستھرا اور تازہ دم رکھتا ہے۔ ہر روز لافٹ لبواتے صابن سے نہایتے۔ تندرست رہتے رہتے۔ تازگی پائیتے۔

تندرستی اور تازگی کے لئے لافٹ لبواتے صابن



Lifebuoy Soap





**بُولر قابل اعتماد گھڑی**

پاکستان میں ہر جگہ دستیاب ہے۔

## سپارہ ڈائجسٹ

### مالا در خسرو اری کے متعلق

پاکستان بھارت کچلے  
۱۵ روپے کا ڈاک ہے  
۱۱ روپے کا ڈاک ہے  
۳۰ روپے کا ڈاک ہے  
۱۰ روپے کا ڈاک ہے  
۱۰ روپے کا ڈاک ہے

• ہوائی ڈاک کا مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔  
• ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔  
• ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔  
• ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔  
• ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔  
• ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔

PARADISE SUBSCRIPTION AGENCY  
(INC. No. 1171)  
C/O. HABIB (OVERSEAS) LTD.  
12, FINCHBURY CIRCUS  
P.O. BOX 515  
LONDON - E.C. 2

مالا در خسرو اری کے متعلق ہر قسم کی خط و کتابت صرف مندرجہ ذیل  
پتہ پر لکھ کر بھیجی جائے۔  
پیراڈائس سبسکرپشن ایجنسی  
۳۰۔ ہوائی ڈاک کے مالا در خسرو کچلے نکلتے ہیں۔

ڈیڑھ گلائی خالی ہیں، عام سے روای کے لئے قطعہ ارا منی مقبض کر لیا  
جاتا ہے۔ بعد ازاں اس پر روکی کر لیا، چنگ، مٹاؤ لٹاؤ کے چھوٹے  
کی دوسری کوئی نہ جانا چاہئے گا۔ لٹاؤ جاتی ہے۔ بیج برتنے پر لکھا ہوا کو  
لکھا ہوا دے کر کچلے میں لٹاؤ دیا جاتا ہے۔ لکھا ہوا کو دوسرے دن  
شمار کر لیا دیا جاتا ہے۔ دوسرے دن دھاب پاشی کا عمل جاری رہتا  
ہے۔ حتیٰ کہ کچلے لگا آئے، اس وقت کے اندر لٹاؤ کو دوسرے دن  
نہیں دیتے، جتنا بڑا لٹاؤ تیرے ساتھ تیار ہوتا ہے، اگر دوسرے دن  
میں ارا منی کو دوسرے دن دیا جاتا ہے تو دوسرے دن دیا جاتا ہے۔

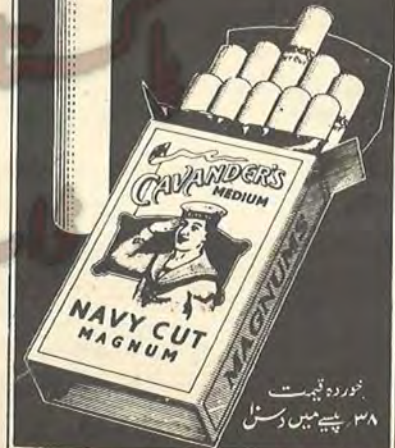
مغربی پاکستان کے بہت سے زمینداروں  
کو غلط طور پر متعلق کرتے ہیں وہ دوسرے  
کو نہ تو سمجھتا ہے کہ اس میں اور کئی کئی خلیاں رکھتے ہیں۔ دوسرے کو زیادہ  
مستحق ہے کہ ساتھ میں زیادہ گروٹھیں لگا دیا جاتا ہے۔ دوسرے لگاتے  
وقت اس بات کو خیال رکھا جاتا ہے کہ کھیت میں ایک ایک سے زیادہ  
گروٹھیں لگائی جاتی ہیں۔ زمینداروں میں دوسرے لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
اہمیت کو دوسرے دن لکھتے ہیں۔ دوسرے لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
دھاب لگاتے ہیں۔ ایک دوسرے دن لکھتے ہیں۔ دوسرے لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
مزدوری ہے۔ ہندو میں دھاب کے دھاب میں اس کا دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب  
اہمیت کو دوسرے دن لکھتے ہیں۔ دوسرے لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
کی زمین میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
سہ ماہی لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لگاتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
کی ضرورت نہیں ہوتی۔

ڈیڑھ گلائی دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
پہچان دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
ڈیڑھ گلائی دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
ڈیڑھ گلائی دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
ڈیڑھ گلائی دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔  
ڈیڑھ گلائی دھاب میں دھاب لکھتے ہیں۔ دھاب لگاتے ہیں۔ دھاب لکھتے زیادہ ہوتا جاتا ہے۔





## کیونینڈرز

پاکستان کا  
پہلا  
سیگنٹ  
سگریٹخورجہ قیمت  
۳۸ پیسے میں دستی

جنگ تو کبھی کے لیے خطرناک ہوتی ہے۔ محاذ سے دور  
گھروں میں بیٹھے ہوسے شہری بھی خطرناک بن سکتے ہیں۔ سب سے  
زیادہ خطرناک حالت تو فوجوں کی ہی ہوتی ہے۔ لیکن فوج میں چند  
ایک جوان ایسے ہوتے ہیں جن کا اپنی فوج کی نسبت زیادہ خطرناک  
ہوسکتا ہے۔ یہ جوان اپنی فوج، ریگریڈ یا ڈورٹن کے لیے وضع کی جس  
یا 'ریگ' (دش بدلی گشت) کا کام کرتے ہیں یعنی دشمن کی پوسٹیں،  
قوت، مورال اور ارادوں کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم  
کرتے ہیں۔ یہ کام اپنے ہونچوں میں چھپ کے نہیں ہوسکتا لہذا تین  
چار جوان رات کے وقت چھپے چھپاتے دشمن کے بہت قریب چلے  
جاتے ہیں یا کسی ٹینک پر چار چلتے ہیں اور دشمن کا جائزہ لیتے ہیں۔  
بعض فوجیوں دشمن کے علاقے میں اتنی قدر چلے جاتے ہیں کہ جہاں  
سے ان کا اندھہ فوج آجائیں غور ہو جاتا ہے۔ یہ ریگریڈ اور ڈورٹن  
کے دفاع، دفاعی یا جارحانہ حملے کی کامیابی کا دار و مدار ان ہی سرفروشن  
فوجیوں کی فراہمی کی ہوتی ہو سکتا ہے۔

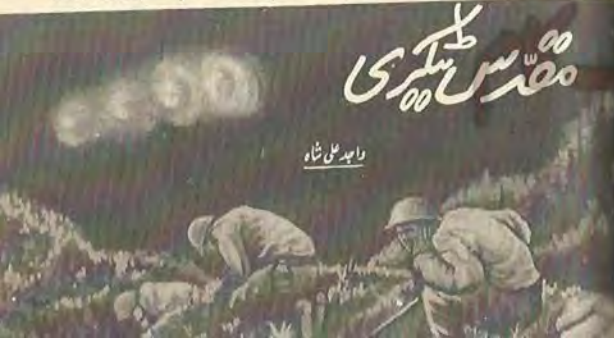
ایک رات میں جن جوانوں کی گشت کے لیے گئے تھے جنہیں  
میں جانچ یا چنگ لڑکا فاضل تھا۔ رات تھیک اور دھاؤں تھی۔ ڈھائی  
بجے سے دشمن اپنے ہونچوں میں چکے تھا اور ان کی اس کی دشمنی گولوں کو  
قریب جاکے دیکھتا تھا کسی بھی گولہ دشمن کی شان گول کی پوچھا آسکتی

۵۵  
مقدس شہری

واجد علی شاہ

تھی۔ ہم تینوں ساحلی بے توجہ جا رہے تھے۔  
فرنگیوں کے اور پتے کی سی تیر تیر کھوں والا شرم گل سے  
آگے تھا میں اسے ذرا پیچھے محض فائدہ سے پرکھتا جا رہا تھا شرم گل  
پچھے رہتے تو کوئی توجہ نہ دیتا تھا۔ وہ بہت ہی اندرا ویر تیرتا تھا۔  
رائفل اور ٹینک کے علاوہ وہ چاقو کا استعمال بھی خوب جانتا تھا۔  
دوسرے نمبر پر جہاں اسکا تھا۔ اس کا نام کونچ اور تھا لیکن رنگ سیاہ  
کالا اور بال کھنکھریلے ہونے کی وجہ سے ہم اسے دیکھ کر گھبراتے  
تھے۔ وہ باکسری تھا۔ جی اور ڈورٹن کی دھڑلے دھڑلے تھی رات  
کے مشن کے لیے وہ اٹھتا تھا کھٹے ہوئے تھے۔ میں ان کی دھڑکی پر  
خوش و غم تھا لیکن درحقیقت ان کی دھڑکی میں کڑواہٹ، زکروہ  
اور فوجیوں کی رنجش و جری جا رہا تھا۔ یہ محرم ہو جاتے  
میں اس پانی میں کھینچتا گوروہ مجھے ٹھنکتے چلے جاتے تھے۔  
تھے تھے۔ "میں پیچھے رہو ہم دشمن کے نرسے میں گئے تو تم بھاگ  
جانا اور خطرناک بن کر دینا"۔ یہ مجھے منظور نہ تھا۔

رات گزرتی تھی ہم کھٹے، رینگتے، مرنے والے تھے۔  
اور اپنے ہونچوں سے دور ہوتے گئے۔ حالات بھی بگڑ رہے تھے  
زیادہ۔ نقشے کے مطابق ہم اس علاقے سے خوب واقف تھے لیکن  
یہ معلوم نہیں تھا کہ دشمن کے مورچے اور شاہدانی چکیاں کہاں کہاں











# تاجپریا مسلمان عیسائی ہوجا تے تے؟

ہم نے یہ کتاب لکھی ہے کہ مسلمانوں میں جنوں نے تاجپریا کے مسلمانوں کو یہ بتائی کہ انہوں نے کونسی عیسائی بنائی ہے اور کونسی نہیں بنائی ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔



## ہنسی علاج غم ہے!



مرضی، ڈاکڑ صاحب، ایک آپ کو قلعہ میں ہے کہ آپ مجھے شیک کر دیں گے؟  
ڈاکڑ باغی شیک کر دیں گے۔ یہ ایسا مرض ہے کہ میں سے موت ایک مرض ہے۔ جسے دیکھتے ہیں تو مرض ہو جاتا ہے۔ تم دوسروں کو قلعہ میں جاؤ گے۔

ایک عورت نے شام کے ایک اخبار میں اپنے بھائی کی گندگی کا اشتہار دیا تھا جس میں اس نے لکھا کہ گندگی میں ہے۔ تلاش کرنے والے کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ شام کے وقت اشتہار توڑ کر اخباری دھچکا، دو عورت اشتہار کے دفتر میں گئی تو ان صرف پچاس روپیہ ملے۔ اشتہار کو ابھی تک دیکھ کر وہ عورت نے عورت نے چپڑاسی سے پوچھا کہ رب کو کہاں ہیں؟ چپڑاسی نے کہا۔ ایک مسیخ کے لئے تلاش میں نکلے ہیں۔ اسی لیے آج اخبار میں نہیں چھپا۔

ایک آدمی اپنے دوست کے گھر گیا اور وہ ایک بار تہذیبی غم پر ہنسی کی۔ تو خنہ اسے لکھی کہ تم نے کیا کیا ہے؟ وہ گولی خنہ بھی دے دو گولی سکرو اور دیکھا کہ اپنے گھر پر دو خنہ توڑی ہیں۔ بعد میں اپنے دوست کے پاس گیا اور کہنے لگا۔ تم نے اپنے گھر کو بھری گولی کھلائی تھی؟ دوست نے کہا۔ ہاں، یہی کھلائی تھی۔ وہ آدمی بولا۔ میں بھی غم پر غم کی گولی کھاتے ہیں مگر یہ ہے۔ اس کے دوست نے کہا۔ میری غم کی گولی کھاتے ہیں مگر یہی تھی۔

ایک شخص ماشائی کے متعلق مشورہ دینے والے ایک ادارے کو دفتر میں گیا۔ دفتر میں باہر سے فوج کی فضا، ایک جیک سے تین بچے ایک دوسرے رہتا ہے۔ آپ مجھ کو جگ لیں۔

باب نے بڑے غصے سے شکایت کرتے ہوئے بیٹھے کہ۔  
"میں نے اپنا پیش نامہ قربان کیا مگر کسی طرح کام نہ ہوا۔  
ایک ایک سے پتھر لکھ رہی تھی۔ میں نے وہ نہیں دیکھے ہیں۔ وہ اصل کو ان اور اب جب کہ تم کو ان کو دیکھتے ہو تو تم پہلا کام کیا کیا ہے؟  
یہ کہنے پر سے بوسہ پر بوسہ چھوڑ دیا۔ میں نے نہیں اسی لیے ڈاکڑی بڑھائی تھی؟

خانہ: میں ہمارے گولی کے تھکے کے لیے دیکھ رہی ہوں۔  
بڑی: (جلبائی جھپٹے میں) میں میری فروغ کا کس قدر خیال رہتا ہے۔

خانہ: بات دراصل یہ ہے کہ ہمارے دو ایک اٹھسے کے چار اٹھسے بنا کر دکھاتا ہے۔ میں اپنا بھائیوں کو رب کریم کی دعا کرو۔

یہ دوسرے اپنے دوست کو ایک کوٹری دکھاتے ہوئے کہہ رہے ہیں کہ ایک بندر کی کوٹری ہے۔ سارے ملک میں ایسے بندروں کی موت دو کوٹری ہیں۔ ایک شہاب گھر میں لڑائی میرے پاس۔

نمبر شمار	نام مصنف	کتاب	نمبر شمار	نام مصنف	کتاب	نمبر شمار	نام مصنف	کتاب	نمبر شمار	نام مصنف	کتاب
۱۲۸	سکریٹری مساب	پاکستانی نژاد لوگوں کی تاریخ	۳۲	۱	سکریٹری مساب	پاکستانی نژاد لوگوں کی تاریخ	۳۲	۱	۱۲۸	سکریٹری مساب	پاکستانی نژاد لوگوں کی تاریخ
۱۲۹	احسان صاحب	.....	۳۲	۱	احسان صاحب	.....	۳۲	۱	۱۲۹	احسان صاحب	.....
۱۳۰	مفتوح صاحب	.....	۱۶	۱	مفتوح صاحب	.....	۱۶	۱	۱۳۰	مفتوح صاحب	.....
۱۳۱	برقم والا	.....	۳۵	۱	برقم والا	.....	۳۵	۱	۱۳۱	برقم والا	.....
۱۳۲	دوست گھر	.....	۱۹	۱	دوست گھر	.....	۱۹	۱	۱۳۲	دوست گھر	.....
۱۳۳	شفیق صاحب	.....	۳۹	۲	شفیق صاحب	.....	۳۹	۲	۱۳۳	شفیق صاحب	.....
۱۳۴	غفر بنیق	.....	۳۰	۱	غفر بنیق	.....	۳۰	۱	۱۳۴	غفر بنیق	.....
۱۳۵	سیدنگ	.....	۱۳	۱	سیدنگ	.....	۱۳	۱	۱۳۵	سیدنگ	.....
۱۳۶	غفر بنیق	.....	۳۸	۲	غفر بنیق	.....	۳۸	۲	۱۳۶	غفر بنیق	.....
۱۳۷	.....	.....	۳۰	۱	.....	.....	۳۰	۱	۱۳۷	.....	.....
۱۳۸	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۳۸	.....	.....
۱۳۹	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۳۹	.....	.....
۱۴۰	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۰	.....	.....
۱۴۱	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۱	.....	.....
۱۴۲	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۲	.....	.....
۱۴۳	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۳	.....	.....
۱۴۴	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۴	.....	.....
۱۴۵	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۵	.....	.....
۱۴۶	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۶	.....	.....
۱۴۷	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۷	.....	.....
۱۴۸	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۸	.....	.....
۱۴۹	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۴۹	.....	.....
۱۵۰	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۰	.....	.....
۱۵۱	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۱	.....	.....
۱۵۲	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۲	.....	.....
۱۵۳	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۳	.....	.....
۱۵۴	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۴	.....	.....
۱۵۵	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۵	.....	.....
۱۵۶	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۶	.....	.....
۱۵۷	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۷	.....	.....
۱۵۸	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۸	.....	.....
۱۵۹	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۵۹	.....	.....
۱۶۰	.....	.....	۳۸	۲	.....	.....	۳۸	۲	۱۶۰	.....	.....

ضروری اطلاع  
ہم نے اس کتاب کو لکھا ہے کہ مسلمانوں کو یہ بتائیے کہ انہوں نے کونسی عیسائی بنائی ہے اور کونسی نہیں بنائی ہے۔ یہ کتاب ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

# البانیا

بشیر حسین جمیل



**البانیا** یورپ کے جنوب مشرق کا مشہور اسلامی ملک ہے۔ اس کے شمال اور شمال مشرق میں یوگوسلاویہ، جنوب اور جنوب مشرق میں یونان اور مغرب میں ایڈریاٹک سمندر ہے۔ اس کا رقبہ دس ہزار چھ سو اسی مربع میل ہے۔ ۱۹۵۵ء میں آبادی تیرہ لاکھ چار سو چار ترقی جنوب مشرقی علاقہ چھ سو ہزار ہو چکی ہے۔ آبادی کا ۲۲ فی صد مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ تیرہ مشہور شہروں دارالکافتہ ہے جن کی آبادی ایک لاکھ اسی ہزار ہے۔ جبریل اور بوسکاس ملک کے سربراہ ہیں۔ یہ ایک کمیونسٹ ملک ہے اور دوس کے مقابلے میں چینی کا سامن ہے۔

البانیا نے تاریخ کے مختلف ادوار میں بہت شہریتیں رکھی ہیں۔ کبھی یہ ملک رومن کی سلطنت کا ایک حصہ تھا۔ ۱۹۱۲ء میں یورپ کے روسوں نے شکست کھائی تو یہ ملک باطنی حکومت کے زیرِ نگیں آیا۔ چھٹی اور دسویں صدی عیسوی میں البانیا کو معاہدہ سنی جیکین لاک کے بیرونی حملہ آوروں کا مقابلہ کرنا پڑا۔ ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۷ء تک یہ ملک بلغاریہ کے زاریں کی قزاقوں کے ہاتھوں میں تھا۔ اس ابتدائی دور میں باطنی حکومت نے دوبارہ البانیا پر قبضہ کر لیا۔ ۱۹۲۱ء سے ۱۹۵۵ء تک مرنی حکومت نے یہاں قبضہ رکھنے رکھا۔ اس کے بعد یہ ملک مختلف حصوں میں بٹ گیا اور کئی مقامی حکومتوں اور جاگیردار پیدا ہو گئے تاکہ ۱۹۴۸ء میں ترکوں نے اسے

## نہ ہونے کے برابر

آپ نے ۱۲ شمارے پڑھ لیے ہیں تو ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ شمارے آپ کے پاس محفوظ نہ ہوں گے۔ یہ شمارے مستقل اہمیت کے حامل ہیں ان کے زیرِ نگین کی ذاتی نگہبازی نہ ہونے کے برابر ہے۔

جنوری تا جون ۱۹۶۶ء اور دوسری جولائی تا دسمبر ۱۹۶۶ء کے شماروں پر مشتمل ہے۔

دوسری جلد میں مساف نامی شامل ہے۔ بشپورہ جلد بندی قیمت فی جلد صرف ۵ روپے

جب نہ ہونے کے برابر ہے۔

## نہ ہونے کے برابر

آپ نے ۱۲ شمارے پڑھ لیے ہیں تو ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ شمارے آپ کے پاس محفوظ نہ ہوں گے۔ یہ شمارے مستقل اہمیت کے حامل ہیں ان کے زیرِ نگین کی ذاتی نگہبازی نہ ہونے کے برابر ہے۔



## نہ ہونے کے برابر

آپ نے ۱۲ شمارے پڑھ لیے ہیں تو ہمارا دعویٰ ہے کہ یہ شمارے آپ کے پاس محفوظ نہ ہوں گے۔ یہ شمارے مستقل اہمیت کے حامل ہیں ان کے زیرِ نگین کی ذاتی نگہبازی نہ ہونے کے برابر ہے۔

## معلومات

نہ ہونے کے برابر ہے

مٹوانے کے لیے آج ہی کو پُر کر کے بھیج دیجیے جلدیں دی پنی کی فیلے بھیج دی جائیں گی دی پنی کا ترجمہ آپ کے ذمہ ہوگا۔

۳۰۰ سے زائد شمارے  
۱۲ شماروں میں اور ۱۲  
شمارے ۲ جلدوں میں!  
اسے کہتے ہیں  
"کونے میں دریا بند کرنا"

جنوبی صاحب  
پراڈاکس سبک دین  
۳۔ پریس روڈ کراچی

شمارہ ڈی آر آر ۱۹۶۶ کے  
۱۔ شمارے جنوری تا جون  
۲۔ شمارے جولائی تا دسمبر

کی ایک جلد  
دو جلدیں  
مجھے دی پنی سے بھیج دیں

نام و پتہ



سلطنت عثمانیہ میں شامل کر لیا۔

الہانہ زکوٰۃ کے سلطان محمود نے فتح کیا تھا۔ زکوٰۃ کے عملوں سے پہلے ہی یہاں مسلمان جلیل القادرات آباد ہو چکے تھے۔ کوئی بار سوسا تک الہانہ میں زکوٰۃ کی حکومت کی اور اسلامی قلعہ میں مسافرت اور تشریف لے گیا۔ ۱۷۹۹ء کے بعد یہاں پاشاؤں کی حکومت کا خاتمہ ہو ملکیت متنازعہ کی اجازت سے کام چلائے تھے۔ پہلے جنگ افغان خاتمے پر ۱۸۱۳ء میں ملک کو ایک خاص معاہدہ کے مطابق پوری آزادی ملی اور اس کی سرحدوں کا تعین کیا۔ جنگیں ختم ہونے کے بعد زکوٰۃ اس ملک میں حکومت کا نام کی۔ اپریل ۱۹۲۷ء کو پہلی جنگ عظیم اور سے چند ماہ پہلے ہی کی فوج نے الہانہ پر قبضہ کر لیا اور کچھ زکوٰۃ نہ جاکے گی اس پر ان کے بادشاہ کو دس لاکھ روپیوں کی سزا دی گئی۔ ملک میں اپنی اداشات کا نام کی۔ ستمبر ۱۹۴۳ء میں جب اتحادیوں نے اٹلی پر قبضہ کیا تو الہانہ کو داروہ آزادی علیحدہ ہوئی۔ ۱۹۴۷ء کی آزادی کے بعد پوری طرح آزاد ہو گیا اور ملک میں اشتراکیت کی حکومت شروع کی۔

۱۹۴۵ء میں البانیہ نے امریکہ سے درخواست کی کہ وہ اسے تسلیم کرے لیکن امریکہ نے خرٹو گادی کی سرنگ سے پہلے جو معاہدات مقررہ قانونی حکومت نے امریکہ سے کیے تھے وہ سمجھا کیے جائیں۔ البانی کی حق قیادت نے خرٹو ماننے سے انکار کر دیا۔ برطانیہ نے اپنے طور پر ۱۹۴۵ء میں البانیا پر تسلیم کر لیا لیکن ایک ہی سال میں تعلقات منقطع کر دیے۔ ۱۹۴۶ء میں البانیہ کی اقوام متحدہ کی رکنیت کا سوال سامنے آیا تو برطانیہ اور امریکہ دوطرفہ سے اس کے خلاف رائے دی۔ پانچ سالہ البانیہ ۱۹۵۵ء میں جانے کے اقدام سے دو کرکن ہو گیا۔ یہ سال البانیہ کی اشتراکی حکومت کے دکانی معاہدہ دار ساز کا کچھ ہی گیا لیکن کب روس کے وزیر اعظم خروشیچ نے منشی کے نظریات اور باطلیوں سے رکنیت کا اظہار کیا تو ۱۹۵۵ء میں البانیہ نے روس سے تعلق

طور پر تعلقات ختم کر دیے اور اس ملک کا رٹ عوامی جمہوریہ بھارت کی طرف ہو گیا۔ روس نے اس وقت البانیا کی معاہدہ دار ممالک کی شرکت بھی ہی خواستہ کر دی۔

ابا کیہ کا آئینہ مارچ ۱۹۶۶ء میں مرتب ہوا اور جولائی ۱۹۵۰ء کو عمومی کمیٹی میں اس کے بعد نائن جولائی اس کے مطابق ہر سال مرد اور عورت کو ووٹ دیا گیا ہے۔ انتخابات ہر چار سال بعد ہوتے ہیں۔ دس ہزار آدمی اپنے ووٹ سے ایک منتخب جیتنے میں جو اسمبلی میں ان کا نمائندہ ہو گا جب اور حکومت کی پوری کامی ممبر ہوتا ہے۔

۱۹۴۹ء میں ملک کو انتظامی امور کے لیے ۹ ڈویژنوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے نام یہ ہیں:

گوربت لا، کوئٹہ، سکوتری اوری لوہ۔  
 البانیہ کو کھ اسلامک ملک اس ہے شہر کو کتہ میں کوری  
 ساڑھے ساروں ملک اسلامک قومیں شامل ہے، اسلامک  
 میں بیان دینی دے سے باری ہوتے، مساجد تعمیر ہیں، اسلامی  
 تعلیمات کو پھیلے گیا اور مسلمانوں کو تدریس ہے اپنے پورے زور میں  
 موجود ہے، اب بھی سال ۲۰۱۲ میں صدر مسلمان موجود ہیں جو اپنے  
 عقیدے کے مطابق عبادت کرتے ہیں، البتہ ملک کو سرکاری  
 طور پر کئی مذہب نہیں ہے لیکن مذہبی آزادی ضرور ہے۔  
 مسلمان کے علاوہ یہاں عیسائی اور کئی دوسرے چھوٹے  
 مذاہب کے لوگ بھی آباد ہیں۔

مجموعی طور پر اہلبانیاں ہزاری ملک ہے اور اس کی صدیوں سے ایک ہزار فٹ سے زیادہ بلند ہے، اس کی شمالی علاقہ جو بحیرہ اور سرحد شترن جو سرکری جبل تک پھیلا ہوا ہے، میدانی ہے۔ اہلبانیاں کے لوگ ہزاری علاقوں میں رہنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور انہوں نے کبھی کسی میدانی علاقہ آباد نہیں کیے۔ اس ملک کے ہزاری مسلمانوں کے درمیان کئی درختیں میدانی علاقہ آتے

۱۹۶۶ء کو ایک بار پوری طرح آجڑیوں میں سے پہاڑوں کے گرد و آس پاس کی پہاڑیوں پر ۱۰۰ فٹ سے اونچی پہاڑی سلسلہ ہے۔ چار فٹ بلند ہیں۔ ۳۰ سے ۴۰ چار فٹ کی بلندی تک کے پہاڑوں پر گھسے گھسائے ہیں اور نہایت قسم قسم کی گڑھی ملتی ہے۔ سب گھسائے کے وسیع سطحوں کو جس سے پہاڑیں میں خوب جوتی ہیں۔ یہاں متعدد چھوٹے چھوٹے دریا اور ذریعے ہیں لیکن پہاڑوں کے قریب صرف گویا ہے۔ باقی دریاؤں میں دریا، بیٹ شکر کی اور وادی چور میں متعدد کنالے کے علاوہ کی آب و ہوا بخیر و صحت کے علاوہ کی میں بھی گرم و مطرب، البتہ پہاڑوں کی کتب و صحرانعلت ہے۔ ان میں زیادہ جوتی ہیں اور گرمی کم جوتی ہے۔ ۴۰ سے ۱۰۰ تک بارش کی اوسط سالانہ ہے۔

کیونست نالک کی طرح الہا بی بی کی کاشت  
انجمن کے پورے یہاں ۱۶۰۰ فارم میں جو پورے ملک  
کے لوگ مارکتے ہیں۔ کچھ غیر قابل کاشت رقبے کے ۶۴  
فیصد حصے پیداوار کا بھی کے اصول پر ہی کاشت ہو رہی ہے۔  
۱۵۱۱ صدر رقبے پر مختلف اناج اگائے جاتے ہیں۔ ۵۵ فی صد پر  
کیا کاشت کرتی ہے۔ اور ۱۱ فی صد تیار کو پیدا کرتا ہے۔ گنے  
کی پیداوار بھی ہوتی ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۵۶ء میں دو  
لاکھ ۶۰ ہزار میٹرک ٹن اناج پیدا ہوا تھا۔ ۱۹۶۳ء میں ۳ لاکھ ۶۰ ہزار  
میٹرک ٹن پیداوار ہوئی۔ گندم زیادہ پیدا ہوتی ہے اور چاول  
صرف معدنی اورسانی ملا کر ہی بناتا ہے۔ کچھ پیچیدہ جراثیمی  
اور فوری پیدا ہوتے ہیں۔ کھجور کثرت ہوتے ہیں۔ پارسے ملک  
کی آبادی ۱۶۰ فی صد زراعت پر مشتمل ہے۔ اس لیے جدید کاشت  
تکنیکی استعمال ہو رہے ہیں اور ملک غیر میں ۴۰ ہزار ٹریکٹر  
بھی کسان کو لاکھ خریدا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں لوگ زیادہ تر بھیر مگرایاں اور دوسرے  
موتی پالنے میں لیکن البانیا میں موشیوں کے چارے کی قلت  
پیدا ہو گئی ہے۔ پہاڑوں پر بھیر مگروں کی غذا کا گاہ بندوبست

تو ہو جاتا ہے لیکن دوسرے جانور اپنی غذا حاصل نہیں کر سکتے خصوصاً سرویل میں برف باری کے دوران پریشانی مر جانے ہیں۔ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہاں حیرانانی دولت آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔

پورے ملک کا تیسرا حصہ جنگلات سے ڈھکا ہوا ہے۔ ان درختوں میں سے علمدار اور مستقیم لکڑی یا افراطی ہے۔ اخروٹ اور شاہ جادو کے درخت بھی ملتے ہیں۔ جنگلات شکاری کی ملکیت ہیں، جن میں چوزی پیداوار کے لیے خاتمہ کیے گئے ہیں۔ سمندر کے ساحل کے ساتھ ساتھ مٹی بیری کو بھی اہمیت دی جاتی ہے۔ ۴۰ ہزار ٹن سالانہ پھلی بیکری جاری ہے۔ پھلی کے گوشت کو کھینچ کر کنسروں میں ملکر رکھیں گے کیے جانے والے

الہامیہ میں تیل کے جتنے بھی پاستے جاتے ہیں جہاں سے  
تقریباً ساڑھے پانچ لاکھ ٹن تیل سالانہ نکالا جاتا ہے۔ تیل سات  
گھنٹے کے دوکار خانے موجود ہیں۔ ۲۰ لاکھ پیماس ہزار ٹن سالانہ  
کوئلہ بھی نکالا جاتا ہے۔

حقیقت میدان میں ابانہیہ خاص طور پر ترقی کر رہا ہے۔  
اپنی ضرورت کی زیادہ چیزیں ملک کے اندر ہی تیار کی جاتی ہیں۔  
بہاؤں پر درجنوں کپڑے کے کارخانے، جیپوں، فیکٹریاں اور کئی  
قسم کے کارخانے کام کر رہے ہیں۔ گرم کپڑا بنانے کے کارخانے بھی  
میں اور ترک غنہ کو نہ کہنے کا خیال اب بھی۔

یہاں کی حالتوں کو تسلیم کرنا اور کام کرنا پڑا۔ ۱۸۵۲ء  
 ایک نابالغ اور ناخوش فاضل کی ایک کتاب تھی جو روس کے  
 قانون سے ملتی تھی۔ یہ لکھی اس میں مندرجہ روس سے زیادہ  
 مستحکم ہیں۔ ہر وہ شخص جس کی عمر ۱۷ برس ہو جائے کسی جرم کی  
 صورت میں پوری سزا کا حق ہے۔ عجمی مفاد کے خلاف یا حکومت  
 کے خلاف یا اقتصاد کی دجالی جھیلنے کے جرم میں تو وہ مالی  
 کے بجول کوئی بری سزا دی جاتی ہے۔ یہ اسے کوئی جرم







تجلیوں لگنے والے دھندلے ہندو

اور شکلیں کی وجہ سے لکڑی جیسے ہوش بولیں اور اسے وہاں سے نکال کر ہسپتال پہنچا دیا گیا۔

دو روز ہسپتال میں رہا اور اس دوران میں جب اس نے نگاہ خراب ہونے کی شکایت کی تو اسے وہاں لایا گیا کہ جب اس نے نگاہ بدستور نکھینے کا باعث ہے اور آواز کچھ بول بیٹھتی گئی ہے کہ اسے اس واقعہ سے قبل کی آواز دیکھ سکیں۔ یہاں تک کہ اسے کھانا دیا گیا اور اسے شادی پر بھی حاکم بنانے سے قبل کے اندیشہ کی سنگریٹ کے ڈبے میں باہر لے کر تھیل کے پیر پرنٹ کی میز کے نیچے جاسے اس طرح دیا گیا تھا۔ جس وقت میں پچاس میرا توڑی دیوار کے پچھلے اٹکے لیکن پیر پرنٹ کی خوش نصیبی کہ وہ اس وقت دفتر میں تھیں تھا لہذا بال بال بھاگ گئی یہی گیس مل جاتا تھا پانچ دن اسے اس طرح وہاں دیا جاتا تھا۔ نگاہ ایک مجروح ہے اور اسے لیراز ان اقدام خیر کار کے اوقات پر کسی نہ آنے کا ہے۔

دو روز کے بعد لکڑی کو ہسپتال سے خارج کر کے لاشی دار ڈیم میں باندھ کر دیا گیا۔ چند یام گزرنے کے بعد اس کے ہاوس جو سلسلہ حاشیہ میں تھیں ان میں سے ایک نے اسے دیکھنے کے لیے اپنے "اٹھ" رسوخ کی بنا پر تھیل کے اندر اسے لکڑی چند ساعی قیدیوں کے وسط میں فرش خاک پر مل جھانے لیا۔ ہوا تھا۔ اس کے ہاوس جب دوسرے آئے تو انھوں نے لکڑی کو کشش بولی کر دیکھا کہ اکیلے دھتے۔ دارو خراجین ٹھکے کے علاوہ سفید لباس میں پیس کے آدمی بھی ساتھ تھے۔ لکڑی چھپ گیا اور اس کے زیر ہدایت ایک صاحب نے اٹھ کر کھس کے ہاوس سے نکال کر دیکھا۔ جیسے ہون خوشخو سے دیکھیں بات نہ کریں۔ اس کے ہاوس خاموش اور بالوں اسیں چلے گئے۔

ساکھت میں "ہاؤس" کاٹنے کے اندر میں پیس لکڑی کو گھر لے کر گیا جہاں جی۔ پی۔ اور اسے جوش و خروش کے ساتھ۔ اس کی خاموشی میں سرگرمی تھی۔ آخر کوئی اشارہ پا کر ملانے کا کہن کیا اور سٹیل میں اسے شناخت کرنے کے لیے آہستہ چلے جانے کی مدد سے

لمبی رکن کی بجائے موٹے سے رتے کا ایک ٹکڑا تھا۔ پیرش ہوئی تو اس نے جواب دیا کہ کام تجربے اور شک کا متراج ہے اور یہ بھی کہ اسے یہ برگز نہ بتایا گیا تھا کہ کسی قدر باریک یا موٹی ہونی چاہیے اور اس نے "سمرنا" کام کرنا پسند کیا۔ لہذا نے بننے کے لیے کہا کیا تو وہ لٹاے تو سفر دینا مانگیں زیادہ اپنے ساتھیوں کو دے دیا تو ان سے شکوہ کیا کہ اسے جوفت کے ذریعے باہر پوسٹ کر دیا۔ پوسٹ سے پہلے ہی مرشدت پر آنا پانچ لکڑی کے ہاوس میں وہ ناگہان ہوتا تھا۔ آخر تک کہ پیر پرنٹ نے "تجربہ" کا حکم سنا دیا۔ قیدیوں کی جیسے انگریزی زبان میں **Condemnation to Solitary Cell** کہا جاتا تھا۔ ایک رسی بڑا ہے۔ جو اگر طرالت اختیار کر جائے تو انسان کو مارنا یا مرنے اور قرضائی کو تھن میں تبدیل کر دینے کے لیے کافی ہے۔

لکڑی کو تھن دو دنک اس سزا سے ساتھ چڑھ گیا جس کی یاد آج بھی اسے لڑنا ہوتی ہے۔ ۸ x ۶ کی چھوٹی جگہ میں کال کھڑی جس کے ایک طرف کھڑکی سے براہ راست چھوڑے چھوڑی صرف اتنی کرمان گریڈ جالیوں پر چھوڑ دینے کے لیے لٹا پڑے ساتھ ہی فرش پر ریشہ جالیات کے لیے کھنکھڑتی تھیں۔ جسے چھین گھنٹوں کے بعد صرف ایک مرتبہ صاف کیا جاتا۔ دو ششماں روزوں کوئی مہرے کی سلاخوں والا ایک دروازہ جس کے ساتھ ہی باہر کی جانب سے لکڑی کا مہرہ لگا ہوا تھا۔ جو اگر بند ہو تو رسی کو لکڑی ہونا کہہ بھی سکتا تھا۔ پھر لکڑی کو دروازہ پر چھٹے جاسے اور اس پر چھوڑے چھوڑے کھڑکیوں سے دیکھ کر لکڑی کو لکڑی جالیوں پر کھڑے ہوتے۔ لکڑی نے جلیں توں پہلی رات بہ کرنے کے بعد چھک چھک کر لکڑی پیلے دن توں سے پردہ اند کی لیکن دوسرے روز صبح لکڑی اور اس کی ناک میں بڑکی دو تھاپیں چڑھ کر اٹھنے کے ڈبے سے اس کے طعن میں دو دھند آگئے کہ کوئی شک کی۔ وہ ملانے نہ کر کے دو دھند میں جین لکڑی اور نور دیکھ کر ایک کے ذریعے دو دھند باہر نکال دیا۔ کوئی لکڑی کا ہاوس کی شام چھوڑی عمل شروع ہوا اور انجیا بھی وہی تیسرے روز نکلتا



سرف، خاصیتوں، اوقی و مریشیں کچھوں کے ہے

کم خرچ لا تعداد  
اجلی دھلائی

707  
صابن

فیروز سٹریٹ لیب ریسٹورنٹ شہرہ



ٹھہری اپنے راشنی وارڈ سے ایک بڑی بلی کے سوار میں سے  
ریجک کے دوسرے وارڈ میں چلا گیا اور ویسے ہی ایک دوسری قدی  
اُس کے وارڈ میں چلا گیا۔ شناخت پر پڑ گئی تو پوری ہمتی اور پوس  
کا کام دیکھ گئی۔

اسپتھل کے پرنسڈنٹ اور وارڈ عرنسنگ کے کونین ہوجا  
تھا کہ ٹھہری ایک ایسا خوفناک جرم تھا جس کا قلعی کسی بدشت ہند  
جاماعت سے پیدا نہیں ہوتا تھا۔ جہاں پوس کا کام ہوتا، ان دونوں  
نے کامیابی کا سراپا دھتے کی طرح کی ٹھہری کے لیے عین بڑیا گیا  
صدا زبانی کی صورت میں ہے۔ ہوتے آئے۔ ایک باس کا ہاتھ آہنی  
ہلکے کے پائے کے نیچے رکھ کر پوچھا گیا "بتاؤ کون ہے اور تیرا  
تعلق کس گروہ سے ہے؟" یہ سوال کی سختی سے دوسرا لایا اور ہر بار  
ٹھہری کے دے ہوئے ہاتھ کی انگلیوں میں سوکھائی چھوٹی گئی۔  
دوسری مرتبہ اس کا ہاتھ مٹی ہوئی سوکھی کے شعلے کے عین اوپر  
رکے کے منگلی کے ہاتھ کر دی سوال کیا گیا لیکن دونوں مرتبہ ٹھہری  
جو باس میں خاموشی را اور نیم ہے ہوتی تیسرے وارڈ کے پاس  
آؤر اُنکا وارڈ درخت سے ٹکھتی ہوئی ہتھکڑی سے باندھ دیئے  
گئے۔ ایک دو ٹھنڈوں کے بعد ٹھہری ٹھہری کے ہوتی ہوئی ایک اس کے  
ہاتھ کھولے گئے اور اسے پورے راشنی وارڈ میں پہنچایا گیا۔

انگلی روز پرنسڈنٹ نے اسے پھر اپنے پاس بلایا اور اس  
کی جوانی پر رحم کر کے شفقت سے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے پوچھا "اب  
تم کیا پاتے ہو؟" ٹھہری نے جواب دیا۔  
"میں جانیں گی، پرنسڈنٹ نے وعدہ کیا اور ٹھہری پھر  
اپنے وارڈ میں چلا گیا۔

دوما کی زندگی بچتی تھی کہ ایک روز پرنسڈنٹ نے اسے  
کوتیل دینے کے کہانے سے بلایا اور پوچھا کہ کس بند ٹھہری میں  
بھٹایا گاڑی ہوئی اور پرنسڈنٹ نے قتل کے دروازے پر ٹکی۔  
ٹھہری کو قتل کی ٹھہری میں داخل کیا گیا لیکن اس کی آہلی وہاں کوئی  
الواح دیتی، اور ایک جیل کے ماس کے متعلق ٹھہریوں پر رعایت

# نمک کی سنجیدگی

سرخ لٹائی

اٹھانے کا نمک چھوڑ دے، کھے طرح سپاڑ کاٹے کاٹھ سمجھا سکے کیا جاتا ہے۔ ایسا ص  
ایک سپاڑ کاٹھوڑے کے مقام پر کھڑا جا رہا ہے۔ اس کے منہ کے نیچے سرنگیتہ کے تعلق رکھتے ہیں

بچپن میں دادی ان ایک کبابی لٹائی تھیں کہ ایک سڑادی نے اپنی کیز کو نمک پیسے کے دے کہا کہ بازار کا دار پیسے کا  
اندھ بچھا اور پیسے کا بھر بھٹا اور پیسے کا بھٹا بھٹا لے آؤ کیز بین چارو کا کون پر کین سب لے لے گا ما جواب لے  
کہہ لیا کہ اسے اس پیسے میں ہیں وہ ایک اور دو کبابی کو تو دو کاڈارنے آئے ایک باوام، ایک چھوٹا اور ایک نمک کی ڈلی نے دی  
کیز نے بھان جو کہ ایک کیل کے دے ہو، دو کاڈار بھٹے لگا، یہ دیکھو باوام، یہ اندھ سے بھٹا ہے، بہر صورت چھلکا ہے، یہ چھوٹا را  
ہے جو باہر سے بھٹا ہے، اندھ ٹھہری ہے اور یہ نمک ..... کیز نے کہنے کی یہ بھٹا تو نہیں دو کاڈارنے لے لے بھٹا یا کہ بھٹا یا وہ  
کھا تو طبیعت خراب ہو جاتی ہے لیکن نمک سے نہیں ہوتی، اس لیے بیشتر اچھا لگتا ہے اور بھٹا بھٹا ہے۔

دادی ان کی بکابی تھی یہ باسن کو نمک، نمک کی دقت اور شیشی سے انکھ میں کیا چا سکتا ہیں کھانے میں نمک نہ ہونہ کمزور  
کر لیا جوتا ہے، نمک کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آروند فارسی میں نمک سے متعلق کئی محاورات موجود ہیں  
مثلاً نمک باقی نمک حرام، نمک حلال، نمک بیٹھ جھوٹ کر لکھا، نمکوں پر نمک چھوٹا، نمک کی دار، نمک کا حق ادا کرنا، نمک سرچ  
لگنا، نمک اور دار، نمک کا کل فعل سیاست میں بھی ہے، مسٹر کا مذہبی ہے ایک مرتبہ سندر کے پانی سے نمک بنا لے کی تحریک



دیر کرتا رہے تھے کہ ٹھہری کو چھوڑی شرجنگ نظر لے چند لمحوں  
کی دانت میں ہیں چنگ سے بتایا کہ اس کی انگلیوں کی سہر کے اندر  
ناکارہ جوڑی ہیں (جب وہ جیل سے رہا ہوئے تو مکمل طور پر ہر  
اندھ ہو چکے تھے) چند منٹوں کے بعد ٹھہری کو کیز نے گاڑی لایا  
گیا اور گاڑی والے اسٹریٹ لٹل کے دروازے پر ٹکی۔ اس زمانے  
میں اس جیل کے پرنسڈنٹ کرنل کی اسے خاں مرحوم (دیکھ کر اسے  
خاں کے شہر) تھے، بڑے دروازے پر شرجنگ جوتی ٹھہری کو گاڑی  
اسے آتے دیکھا تو فوراً ہتھکڑیاں اور جیل آفیسر والے مصافحہ کے  
ہاتھ باندھ دیا اور بولے آپ کون ہیں کوئی ٹیگٹ نہ ہوگی۔ آئید  
ہے کہ آپ کس میرے لیے پریشانی کا موجب نہ بنیں گے۔ ٹھہری  
نے اس کے رشتہ کو تو بتا دیا اور ایک مینڈا اس جیل میں قتل کرنا  
بیچے انکو ہوا جس نے کسی کو نمک کیا ڈانٹے نمک کیا گیا، اس جیل  
میں اس کی حکایت عزیز ہندی مرحوم، فضل علی قرین اور جیو کمار  
سے ہوتی، اس کے ماں بھی حکمت کے لیے کڑا آتے اور صفائی  
پسل طریقہ کے تحت ساتھ لے کر ایک جیل میں آئے، انہیں جیل میں  
ٹھہری ٹھہری عیدت ایک روز قبل لایا اور ماں سے مل کر  
دوسرے روز سیکورٹ نہایت خاموشی سے عین عید کے روز گھر  
پہنچا، والدہ اور بہن بیٹوں نے گلے لگایا اور فرحست سے  
سب نے آسہ ہائے۔ یوں یہ عید دہائی جب کے لیے عید نہایت  
ہوتی، ٹھہری ٹھہری کو ٹھہری کی عید کی ذمہ دہر جو خوشی دیتی، اس کی زندگی  
کا مشن بھی مکمل تھا۔

ٹھہری کی آخری ایک با بھر اس برسوں پرانے کا قند بھجی  
ہوتی ہیں جس پر ایک غول لٹکھی ہے

شاید کسی وقت حالات کا چھوڑنا ہواں کا کوئی  
اور در پھر کھول دے اور ٹھہری کو اس دور کے نیا اور حالت بھٹا میں  
جب اس نے دیکھتے ہیں نہیں سکھوں لڑائیوں میں نے بھی ملامت کے  
غوث جان کی بازی لگادی تھی۔

مذہب و مہذب

شرعاً کی تھی تا حکومت برطانیہ کو جنگ کیا جائے لیکن جب مسلک ملک کے وزیر خزانہ نے اپنی طاقت کا غلغلہ مروجے ملک پر سے ٹپکس اڑا دیے تو ان کا اعلان کیا تو خبر پشیمان ہو گئے۔

**معدنی ملک** معدنی ملک کی دو قسمیں ہیں بمعنوی اور معدنی، بھارت والے ان کو بھی بمعنوی ملک ہی استعمال کرتے ہیں اور معدنی ملک کو کرسٹے ہیں۔ تجارت لینا برتنو اس کی باتوں کو کیجئے جو آئے نہ گو در وادریں کی بازگشت پاکستان میں وارد جو کسے ہیں اور وطن کو ملے جوئے پاکستان کے معدنی ملک کے ڈھیلے ساتھ لے جاتے ہیں جب ان سے پرچا ہوتا ہے کہ کیا بھارت میں نہیں ہے تو وہ آہ بھر کر کہتے ہیں: بھارتی ملک معدنی اور بد افتخار ہے پاکستان ملک کو جواب نہیں؟

یہ حقیقت مسلم ہے کہ پاکستان میں معدنی ملک کی فراوانی ہے۔ کیونکہ یہاں ہمارے زمین، پتھر، مرمر، ورنچر، کالا باغ اور گھیرڑہ میں معدنی ملک کے ذخائر کار میں موجود ہیں جن میں خدا کے فضل و کرم سے اتنا ملک موجود ہے جو حدوں تک نہ صرف ہمارے استعمال میں آسکتا ہے بلکہ ہم اسے برآمد کر کے زبردستی دلا سکتے ہیں۔ گھیرڑہ کی ایک ملک تو دنیا کی سب سے بڑی دوسری کان ہے۔ اول درجے کی بڑی کان پرلیٹ میں ہے ۲۰۰ میل لمبی ہے۔

**کوہستان ملک** گھیرڑہ کی ایک ملک جو فوٹو کا انزل ملتی ہے۔ کوہستان ملک میں واقع ہے۔ دریاے جہلم کے شمال میں اٹال والے مقام سے بنجرہ آب و گیاہ اور ننگ پارک کی ایک سلسلہ شروع ہوتا ہے جو جنوب کی طرف پھینکا جاتا ہے اور پھر شمال کی طرف رخ کرنا جزا متعلق ہونالو کے قصبہ کی لاش میں پانچ گز پھر ہوتا ہے اس باہری سلسلہ کا طول ۱۰۰ میل، عرض دس میل اور بلندی تین ہزار فٹ ہے۔ یہ سلسلہ پہاڑوں کی سلسلہ کوہستان ملک

کہلاتا ہے جس میں فوٹو کے بیش ہاؤس میں موجود ہیں، مثلاً سنگ جرات کی پانی چوٹا کوٹلہ اور معدنی ملک۔

**دریافت** ہمارے کچھ پتے نہیں ہیں گھیرڑہ کے کان کی کوہستان کو دریافت ہوئی۔ زمین کی اس میں ہے کہ اس کو دریافت ہوئے تقریباً کوٹلہ ہزار برس گزر چکے ہیں۔ ہمارے کان میں بتائی ہے کہ ۲۴ میل میں سب سب سکڑھٹے قدیم مغربی پاکستان پر پھیل کر آئے ہیں۔ راجہ پورس سے جس مقام پر جنگ کی وہ دریاے جہلم کے کنارے واقع تھا اور جوڑو گھیرڑہ سے جس میں مل کے فاصلے پر تھا جہاں اب جلال پور اور موہن کے قصبے ہیں۔ یہ دونوں قصبے سکڑھٹے اس قدر کی یاد میں تھکے تھے۔ اس نے کوہستان ملک کے اس میں پڑاؤ ڈالے ہوں گے اور اسے ملک کی موجودگی کو پتہ چلا ہوگا کہ جو کس

تیسویں اور آئین ابوری بھی اس کان کا تذکرہ موجود ہے۔ گھیرڑہ کے مقامی باشندوں میں یہ حالت مشہور ہے کہ اس وقت کے ایک باشندہ اس کان کا پانی پر کانیں ہزار اٹھا۔ اس نے دیکھا کہ ایک گائے جسے مرنے سے پتھر چاٹ رہی ہے اس کان سے جب پتھر دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ کوئلہ و نمک ہے۔ زمین کے یہ کوہ سدا دار الفیاض کربشتہ و اکر کے بارہ میں حاضر ہوئے اور اسے ملک کی کان کے متعلق بتا دیا اور یہ شرط پیش کی کہ اس کو پتہ اس وقت تک نہیں بتاؤں گا جب تک مجھے یہ یقین نہ دلا جائے کہ مجھے تمام علماتی فہم ہے کہ یہ کوئلہ و نمک ترقی پانی ملک ترقی سے حاصل کریں۔ اگر نہ یہ شرط منظور کر اور کان سے نمک نکالنے کا کام شروع ہو گیا۔

**نمک کی پیدائش** طبقات الارض کے ۹۰ برس ۱۸۰۰ء تا ۱۹۱۴ء تک اس بات میں اختلاف کرتے چلے آئے ہیں کہ معدنی ملک کا آغاز بدست و ذخیرہ کو سطح پیدا ہوتا ہے۔ بنائے اختلاف یہ مسئلہ ہے کہ نمک سمندر کے پانی کی کچھٹ سے یا خشک افشان پہاڑی دھبے سے

پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں اس مسئلے پر پتہ نہ ہو سکا تھا۔ اس لیے اس مقامات پر نمک کو نقصان نہیں پہنچا۔ یہ مقامات اب بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ گوانیش بندر دیا گیا ہے کیونکہ اس سے نقصان پہنچے کا احتمال تھا۔

مکھوں کے بعد یہ نمک پنجاب انگریزوں کی امدادی میں شامل ہوا تھا ۱۸۴۹ء میں حکومت ہند نے گھیرڑہ کے کان ملک کو قبضہ اور انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ۱۸۵۷ء تک اس میں کئی اصلاحات کیں مثلاً پٹے پانی کا ایک نام پائشر نائش لیا، اس کے گرد پانی پار دیا اور گھیرڑہ کے اس کا پانی گھڑی کی نالیوں کے ذریعے کان کے پتھر تا آب میں جمع کر دیا جس نے مقامی باشندوں اور کان کوئی کی صحت پر برا اثر کیا کیونکہ اس سے پنڈ و ان خان کو حملہ لگا اور کئی تفریق اور اس طرح کے اور مسئلے پیش آئے۔

انگریزوں سے پہلے کان کن گدیے، جروٹی، جولا، تیس، سوارکنڈی، پیرڈا، ڈگا، گھاری کی وغیرہ آتے تھے نمک اڑانا کرتے تھے۔ نمک ہر ہدیہ ماسنی آتے سے اڑاتے ہیں۔ پہلے کان میں تیل کا حصول دیا استعمال کرتے تھے۔ اب یہ قیام پتھال لیا جاتا ہے۔ چارے فوٹوں میں نمک کان کے باہر نکال کر دکانوں کے قریب بیٹھ کر دیا جاتا تھا جہاں سے چھوڑ اور گھروں پر لا کر دکانوں میں پہنچا جاتا تھا لیکن کان کے انداز و باہر ریل کی چھٹی پہنچا دی گئی تھی جس پر پتھر لے چھوٹے ڈبے چلتے ہیں۔ ان ڈبوں کو ریل کی طاقت سے چلنے والا انجن گھماتا ہے جس کی دھڑ سے کان کے اندر دھواں نہیں پھیلتا اور کھنکھن کر نہیں جاتی۔ پہلے کان کے اندر روشنی کا معقول انتظام نہ تھا۔ اب کان کے بیشتر گوشے ریل کی فوٹوں سے جگمگاتے ہیں۔ تازہ ہوا پہنچانے کا انتظام بھی تھا اب اس لیے برقی کچے لگائے گئے ہیں اور ایک منٹ میں ۱۰ ہزار نمک پتھر تازہ ہوا جاتا کرتے ہیں۔ پہلے نمک کمال ڈبوں میں مزدور لے جاتے تھے جس میں کافی

پیدا ہوتا ہے۔ ۱۹۱۴ء میں اس مسئلے پر پتہ نہ ہو سکا تھا۔ اس لیے اس مقامات پر نمک کو نقصان نہیں پہنچا۔ یہ مقامات اب بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ گوانیش بندر دیا گیا ہے کیونکہ اس سے نقصان پہنچے کا احتمال تھا۔ مکھوں کے بعد یہ نمک پنجاب انگریزوں کی امدادی میں شامل ہوا تھا ۱۸۴۹ء میں حکومت ہند نے گھیرڑہ کے کان ملک کو قبضہ اور انتظام اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ۱۸۵۷ء تک اس میں کئی اصلاحات کیں مثلاً پٹے پانی کا ایک نام پائشر نائش لیا، اس کے گرد پانی پار دیا اور گھیرڑہ کے اس کا پانی گھڑی کی نالیوں کے ذریعے کان کے پتھر تا آب میں جمع کر دیا جس نے مقامی باشندوں اور کان کوئی کی صحت پر برا اثر کیا کیونکہ اس سے پنڈ و ان خان کو حملہ لگا اور کئی تفریق اور اس طرح کے اور مسئلے پیش آئے۔

**کھدائی** صدر پٹیل کی بات ہے کہ کوہستان ملک کے لڑائی دیہات کے باشندوں کو جب گھیرڑہ کے نمک کا پتہ پڑا تو اسے تو فوراً ذرا استعمال کرنے لگے۔ پتھر جڑا ہوا زمین اس کی اہمیت کا علم ہوا اور وہ اسے فروخت کر کے اپنی آمدنی میں اضافہ کرنے لگے۔ اس وقت تک نمک کا مجموعی کھس نہ ہونے کے برابر تھا۔ گھیرڑہ کوہستان سے اسے مقامات تھے جہاں نمک موجود تھا۔ ۱۸۵۰ء میں بہت سے مقامی قبائل یہاں آکر آباد ہو گئے اور کان کنی اور نمک کی فروخت کے ذریعے کسب معاش کرنے لگے۔ گورہ علاقہ اور نمک کی کان کے بعد گورہ کے کئی حکومتوں کے زیر نگیں رہے۔ زمین کو یہ کوئٹہ میں نمک میں زیادہ پڑی بن گیا جس کی اس لیے نہ تو کان کوئٹہ سے کسی قسم کا تعلق نہیں لگا۔ ان پر کئی ٹیکس ماید کیا گیا۔ اندر کی حالت کان کوئٹہ کو ہر طرح کی آزادی حاصل تھی اور نہ زیادہ جیسا ہے بلکہ خرابی ساری قوم نمک پر ہی بند ہو کر رہتے تھے۔ نمک میں ان کو اور کچھ کچھ تھا۔ اس کے باوجود وہ اس میں بھی نہ خیر نہ تھے کہ کوئٹہ کوہستان میں سر اسیر خونی تھے۔

سب سے پہلے مغل بادشاہان کی طرف متوجہ رہتے انھوں نے کان کنی کے کئی اختیارات مقامی کان کوئٹہ کے پاس رکھ دیئے نہ ان پر ایک ٹیکس ماید کر دیا گیا بلکہ سب سے پہلے کے دوران کے بعد جب پتھر مکھوں کو قبضہ ہو گیا تو انھوں نے بھی اس انتظام بحال کر لیا۔ کان کن نمک کرنا شروع اور کان میں ٹیکس لگانی



وقت اور روپیہ خرچ جو محتاط مگر اب اس کام کیلئے خود کار نہیں  
موجود ہیں جو گھنٹوں کا کام منٹوں میں کر دیتی ہیں۔

برآمد ۵۳-۱۸۵۳ میں کھیڑوے کے معدنی نمک کی برآمد  
۲۴ لاکھ من تھی۔ اس میں ہر سال اضافہ ہوتا گیا چنانچہ

۴۹-۱۹۴۵ء میں، ۵۵ لاکھ تک برآمد ہوا۔ پاکستان بننے کے بعد ملک تک برآمد ہونے لگا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ تجارت پاکستان کو ملک نثر خریدنے کی ایک ایسی ہی گمران ہے لیکن ۶۲-۱۹۹۱ء تک ایک نئی معیشت قائم ہونے اور برآمدات ملک میں ایک بڑھنے سے برآمد ہی اضافہ ہونے لگے اور اس میں سے کہ یہ بھی، ۵۵ لاکھ تک پہنچ جانے لگی۔ پاکستان کے اس معدنی ملک کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگا جا سکتا ہے کہ یہ مشرقی افریقہ، برازیل، اسپین، انڈونیشیا اور آسٹریلیا میں دین قابل برآمد ہے۔ ۱۸۵۱ء سے ۱۹۶۴ء تک گھیرے کے کان سے تقریباً ۶۴ کروڑ تک نکالا جا چکا ہے اور ابھی اس میں اضافہ دیکھا جا رہا ہے۔

کھانے کے بعد فی تکبیر کے علاوہ اس کان سے سوڑا  
ایش، سوڑا کھٹک، سوڑا ٹیم، سوڑا ٹیٹھ، سوڑا ٹیٹھ، سوڑا ٹیٹھ  
مجھ نکلے ہیں جو پڑھنے کے بلوں، برف کی ٹیکہ لیں، پڑھ لکھنے  
کے کارخانوں اور مختلف ادویات اور صنعتوں میں استعمال  
ہوتے ہیں۔

کھیوڑہ کھیوڑہ کے رئیس بھی بے لالہ ہوئے  
 رہی گاڑیاں میاں آتی تھیں رہتی ہیں اس کی بڑھ  
 آبادی ۱۲ ہزار کے لگ بھگ ہے جس میں زیادہ تر گائیک ہیں  
 یہ گائیک پراچہ، بھل، کھوکھو، بنجرہ، اعران، جھٹ دھڑہ  
 اقوام کے افراد ہیں۔ ان کی آبادیوں سرکل، بنگہ، جھڑی، جڑا  
 پہاڑی اور سنا گاؤں میں ہیں۔ ان آبادیوں میں سرائے متعلقان  
 محنت اور پانی کی بحران کا متعلق انتظام ہے جس کا سہرا حکومت  
 کے غمگین ملک کے سر ہے۔ برقی روشنی کا انتظام بھی اسی محلے

کے پیرو ہے۔ ہسپتال اور سکول بھی ہیں۔ جہاں کان کنوں کو  
ان کے بچوں کو طبی اور تعلیمی سہولتیں بھی پہنچاتی جاتی ہیں۔ ان  
کان کنوں کی تربیت محکمہ نمک کی طرف سے باقاعدہ ادا کی  
جاتی ہیں۔

سیاح ایک زمانہ خاکہ برصغیر کے کھینچنے کے لئے سے  
 مشقین سیاح جن میں ہمارا ہے، پروردگار تبارک  
 و تعالیٰ کا اور درویش علیہ السلام تھے ہر سال کچھ شے کی اپنی ملک  
 کی ہر دو سیاحت کرتے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی سیاحتوں کی آمد  
 میں کسی واقعہ کو بھی نہیں دیکھا ہے۔ اس کے باوجود ہمیں ہر سال تقریباً  
 ہزار سیاح بیان آتے ہیں اور کچھ شے اور اُس کی ملک کے  
 وکٹ خانوں سے ٹھکانے اور جوتے ہیں۔

میتاؤں کے لیے غزوری ہے کہ وہ تعلیمات کے سوا کسی دن کان کے منبر سے بیٹھ کر اجازت نامہ حاصل نہ کریں۔ یہ اجازت نامہ برقی آسانی سے مل جاتا ہے۔ کان دیکھنے کی طاقت عمر آٹھ سال قبل دوپہر سے انجے بعد دوپہر تک ہے۔ کان میں بارہ سال سے عمر کے بچوں، بڑھتوں اور کمزور انسانوں کے جانے کی اجازت نہیں۔

عربی شہنشاہ سے میں تجھ سے روزگار کا یہ سہارا  
سے کا کھتا کھف اندر ہر یکا یوں کریں گا کہ جو سہارا  
مسلان کا جہیز میں اپنا تہنہ لگا، میں خود میں مل کر اپنی  
بیٹھا سرکاری دوسرے پندرہ خان خانان ہمارا تھا۔ روزے اور  
گرمی کی شدت نے گاڑی میں بیٹھے تھا کہ گواہ خدا کے  
پندرہ خان خانان سرکاری کام سے فارغ ہو کر شہر کی سرک لگا۔  
سب سے پہلے میں نے زابہ خضر علی خان کے دولت کو سے کی  
زبارت سے، انھوں کو کھینک بیٹھائی، پھر وہ افکار کے ایک  
سرا کے کی حجت پر چار بج کر آئے۔ اسے میں میری فخری  
کی طرف آٹھی، وہ دھکیل کے بے شمار قلعے کے نوازے سولہ  
والے سے پہنچا تو معلوم ہوا کہ میرے کا قلعہ ہے جو ہاں سے

۱۹۹۶

پانچ سال کے فاصلے پر ہے۔ میرا دل پہلے لگا کر ابھی آٹھ گز چلواؤں  
میں تین تین لے آیا اور میں خواب خوشی کے منہ سے ہلنے لگا۔  
میں سویرے اٹھ کر کوئی سواری لگا کر شہر میں گئے۔ گھر پر خوش  
قسمی تھی۔ میرے ایک ساتھی کی بیوی کو انفی گھڑا میں وزیر مدنی  
پے مثال تھا۔ جو ان کے گھروں سے ایک بائیس دو چیل چیمبر میں آدھوں  
کیا دیکھ کر ہنسنے لگا۔ اور دو چاروں میں وہ فٹ بول فٹنگ زمین کے  
دنگ مرقی تھے۔ یہ معلوم ہوا کہ سب کو بہت شان زمین کے  
بہرہ کرنے والی ملک کا کرشمہ ہے۔ اسے چھوڑ کر کھیل ہے۔ ابھی اسی  
منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ گھر کی طرف اٹھا۔

ہاتھ سے انفریکٹک جھوٹے سے بول میں بیٹھا ناشکیلا۔  
 ٹھونک کا پتہ پوچھا میرے ساتھ تفصیل پکال کے دو وہاں بھی  
 چل پڑے۔ کان کے بغیر بڑی خندہ پیشانی سے تمہیں اڑسوں کا  
 اجازت نامہ بنا دیا۔ ہم کان کا پتہ پوچھ کر کہنے والے تھے کہ میٹرنگ  
 اواز آئی۔ قبل کہ کمر کھڑا جاوڑو ساتھ جیسے تھیں، کان کے  
 اندر سر دی جوتی۔

میں حیرت سے منہ پر کاٹنے لگی تھیں نے سمجھا کہ وہ مذاق کر رہا ہے۔ وہ پھر کہنے لگی:

میں نے مذاق نہیں کیا کہ مجھ کو میں اس کے  
اندھ سردی ہو رہی ہے اور سردیوں میں گرمی؟  
ہوئی والے سے تین جاہر میں کے گرمی سے پہنچنے کے لیے  
سروں پر ڈالیں، اتنے میں کانی کا ٹھوس رت صدر دروازہ  
آ گیا، جسم داخل نہ ہونے کے خوف ڈاؤر ہوا کہ ایک سرنگ  
سے ایک چھڑا اٹھا، ایک چنگ چنگ کرتا رہا، بڑا اٹھا اس کے  
پچھے تک کہ ٹھیلوں سے لے کر ہونے کی چھوٹے چھوٹے  
ڈبے تک جو سرنگ سے باہر نکلتے رہے۔ دروازے میں  
داخل ہونے کو دیکھی کہ شہر سنگین بیڑیاں نیچے کی طرف  
آتی تھیں، دروازے پر پہنچے ہوئے لوگوں کے اجازت  
اسے کا جائزہ دے کر ایک بڑا حنا بھارے ساتھ کر دیا۔

42

۹۳

تینوں سیاح بیڑیاں اُڑنے لگے۔ خدا جھوٹ نہ بولے تو کمال انکم  
ایک سو کے قریب بیڑیاں تھیں۔ کان کا یہ اندرونی حصہ جو بنی  
روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ میں نے بیڑیوں کے اوپر جھڑکوانے  
کی طرف دیکھا۔ میرے اندر کم اُنزل کے قریب میں بنی چرخ  
چکے تھے۔ میرے دل میں شاید خیال آیا کہ اگر اس وقت کوئی  
عادت نہ ہوتی تو آہستہ اور کم میں وہ چاہیں تو کیا نہیں نے  
اپنے دلوں میں مائیں کی طرف دیکھا۔ اور جیگا کہ نہ کرتے تھے۔  
پڑھنا اور جیگا کہ نہ کرتا۔ کیا کوئی کم کی سوئی رہے۔ بنی۔ اور  
کے لگا۔

بابو جی! اب آگے ہر توجہ لان کی سیر کرو۔  
اگر حادثہ تو سر بھی جائے تو سرچ اتنی بیڑھیاں آپ  
چڑھائیں گے۔ آؤ سیر کرو؟

[illegible]

مقام آؤ تودہ کوں نامور اوس کی طرف اتھو سے اشارہ کر کے بتانا چاہا کہ دیکھئے یہ کویت خڑا اوس ہے۔ اتنا دیکر اس میں چھوٹی سی شہرٹ چلی گئی ہے۔ اگر تیری راس میں یہ کویت ملایا جائے تو دیکھئے اتنا تودہ شہرٹ میں بیٹھ کر اوس کی سرکرت تھا۔ ایں باوجود اس کے علاوہ اس کوئی نامور چھوٹے شہر نہ تھا۔

سہمان اللہ نمک کی کان چادوں طرف۔ نیچے اوپر نمک  
ہی نمک اور۔ پانی کے تالاب، بے اختیار زبان پر ملاقات  
کے شاعر لگیا۔

تو چاہے تو اٹھے سید صاحب سے تالاب  
برہر و دشت جو سیل زدہ مومن سراب  
استے میں ہم ایک بڑے سے کمرے کی طرح تھے تیس کی  
ویداری کا گریو نے دھندے کے کٹ کر شکر کی تھیں اس  
کمرے کا شکر نہایت دلکش اور قابل دید تھا۔ اس کے تیس کی نمک  
کی سات فٹ مٹی شفاف دیوار اور ۳۰۰۰۰ زینوں کا اوپر کی کمری  
کو جانے والا راستہ ہے۔ ان چیزوں کو دیکھ کر انسان ان کا گریو  
کی پاکیزگی کی داد دینے لیتے ہیں رہ سکتا۔

بڑے رشتہ رشتہ ہیں بھوری نمک کے ٹوٹے جیسے اور  
چھتے سے گولی گولی پانی کی تالیاں بھی دکھائیں وہ ہیں کان  
کی روشن جہل جھیلوں کی گھٹا، قابل دید چیزیں دکھنا دلچسپ  
ہیں۔ لڑکا کان کے اس صفے میں لے گیا جہاں چادوں طرف  
گھب اندر تھا۔ اس نے اپنا سٹی کے کیل کا پیسہ بھینا اور کسی  
طرح پتھر پر ہم بھی اس کے پیچھے چلے رہے۔ اس کی زبان پر  
کوئی نئی اور کچھ بڑی بھی آئے تھے۔ لیکن ہم نے دیکھ کر حیران  
رہ گئے کیونکہ ان اور کمرے میں ان کی تصویر پر ایک نئی  
تھا۔ اور انھوں میں سب سے بڑے سے آ رہے ہیں یہ لوگ  
بلے خوف ہو کر کان کے قریب قریب تھیں میں کو کم تھے۔  
میر ایک ساتھی کے گرد گرد لگا گیا اور لکھنے کا کب دوشنا

چاہیے۔ بڑھا ہوا ہزارا۔

باز کرتے تو چھٹا کر ایک نمک اس کان میں سے کتنے نمک  
لگا دیا چاہے۔ میں نہیں جانتی دکھانے والا ہوں۔ آؤ  
ہم اس کے پیچھے چلے پڑے۔ اس نے ایک چکر لڑ کر  
کوئی چیز اٹھائی۔ ایک کانڈی لڑ گیا تھا۔ اس نے اسے کچھ  
دیا اور اوپر چلے لگا۔ وہ غار تمام روشن ہو کر بڑے خوش

اور ہی اوپر چڑھا گیا۔ اسی سے اندازہ لگائیے کہ کتنے نمک کان  
چاہے۔

بڑھا ہوا تالاب ہیں اپنی رہنمائی کان کے صدر  
دروازے کی طرف واپس لڑا تھا۔ ایک ایک وہ لوگ گیا اور کان  
طرف کھاتے ہوئے گئے لگاؤ بابو جی ہر کام ختم ہو گیا ہے۔  
آپ تشریف لے جائیں۔

رہنما نکل میں اپنا قدم چاڑھ کر کڑھیاں لگیں۔ وہ  
ملک ملک کر کے ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ میں سمجھنے لگا کہ اگر  
یہ رہنمائیوں وہاں چھوڑ کر چل دیتا تو ہم کان سے بھی باہر نکل سکتے  
کیونکہ بزرگوں نے رکھا ہے۔

میر کہ در کان نمک دفت نمک شد!



میر کے بعد ترین طریقہ پیش سے استفادہ کیجیے  
آپ بھت و اور خوبصورت انسان بن سکتے ہیں  
آپ نہ خواستہ سبیلوں کا کام کر سکتے ہیں اور کچھ بھی تو  
آپ کا پیسہ کوڑا ہوا ہے اس لیے اسے تشریف لڑا کر اس کے بعد ترین  
مستطیل شکل میں ریزہ ریزہ کیجیے اسے فائدہ مند بنائیے اگر آپ  
کا بھت باہر میں تو ریزہ ریزہ بنائیں۔ ریزہ ریزہ کی ریزہ ریزہ  
بہت ہی قابل کار اور مستطیل شکل میں بنائیں۔ اس کے  
ملا کر کمرے میں لٹا کر رکھیں۔ میں مرانا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ  
بازار میں سب سے گروہ و رشتہ دکانوں کا کاروبار سب سے  
میں سب سے ملک ملا کر کیا جا رہا ہے۔ تجزیہ اور اندازہ سے  
کے گرد رہیں اور بازاروں کے ملازم میں ہم خاص بات لکھتے  
ہیں۔ دراصل اسٹارٹ کے ریزہ ریزہ کی قیمت میں غریبوں کی روزمرہ  
و کمزور سب سے ملا کر پیسہ دیا اور کمزور کو کمزور کی قیمت  
۴۰ بلین روپے (ساتھ ہزار) بلین روپے ہو گئے اور

# آپ کی الچی



میر سے میٹل کا امتحان دینے پہلے آپ کے مال لگیا۔  
بڑی بات ہے اپنی جین سے ہونے سے منکر کرنا لیکن وہ لڑکی  
میں دیکھی تھیں۔ وہ بچہ دیکھ کر سکاڑتی ہیں میں سکاڑا ہوں  
جواب دے دیتا۔ آخر ایک دن بڑی مال کو براہ معلوم ہو گیا آپ  
وہ میری رہا ہے کہ پتہ نہیں کہ میں۔ میں نے اس لڑکی کو بڑا کھایا  
کو مسکرا کر کہہ دیا وہاں نہیں آئی۔ اب بتائیے میں کیا کروں؟

(م۔ م۔)

محترم۔ م۔ م۔ صاحب!

قدح صرف کوئی کڑی تشریف۔ اگر آپ اس مسکراہٹ کا  
جواب مسکراہٹ سے دیتے تو بات بدستور۔ آپ کی کڑی کڑی  
آپ کھینچے ہو تو پتہ ہے۔ اور اپنا نام وقت تعلیم میں من کیجیے  
یاد میں بزرگوں کا قول ہے کہ میں گھر میں کھاؤ نہ کھانڈو۔ ان کو کھانا  
کے لیے تمام مٹی ہے۔

میر سے ایک سڑ مارا تو ان ہوں اور اس میں میں  
کا طالب ہوں۔ میر سے کتنا سے شریف تر سب کا دل جیتنا  
دانت ہوا ہوں۔ علم عام کے سچ و غم اور غم و درد میں بھی جملہ کار  
ہوں۔ جو خاص ہوں۔ میر سے پتہ اور رہنمائی ہوں۔ کچھ دو ہفتوں  
سے لیمن و فوٹو بیٹے ایک دم شیطانی کیفیت مارنے لگا ہوں۔  
ایک اور سٹ سے کدہ بیٹے سے ایک آگ لگی ہے اور میں خاموش  
ہو جاتا ہوں۔ تو کیا تین مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔ اس کی

کیا در ہے؟

عزم آزاد صاحب!

آپ کے خطی عبارت سے ظاہر ہے کہ آپ ایک چمک  
گرمز باقی ذہن کے مالک ہیں۔ عزم سے ذہن بھری ہوئی کبھی کبھی  
السان کے لیے پریشان کن ثابت ہوتی ہے۔ اس کا ذہن اس کے  
جسم کا ساتھ نہیں دیتا۔ وہ مجاہد اور فطرتی ہوتا ہے۔ آپ نے  
حسن طاعت کا تذکرہ کیا ہے، وہ لکھا ہے کہ میر سے کدہ ریزہ ریزہ کی  
میر میر لیتے ہیں کہ آپ اس مریض میں مبتلا نہیں ہیں۔ آپ کی تحریر  
سے کسی قسم کی غمخواری ظاہر نہیں ہوتی۔ اگر آپ تنہا ہی ہوں  
تو کہہ کر کہ دوستوں اور غلوں میں حرکت کریں تو صاحب پر نا  
پاک کیجیے اور اقدامی و حیثیات خراب و دوسرے کا عت ہے  
ہیں کہ جو باتیں جس میں درد تپائی ہوں۔ اختیار کریں کہ اسے  
جدا ہوا ہے۔ دوسرے باتیں کے کہہ کر تنہا ہیں میں ذہن غیب فرب  
تائے باغیہا کا کتاب ہے۔ اگر یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے تو نتیجہ  
تفصیل حالات لکھیے۔

میر سے میری عمر پندرہ سال ہے۔ میں احساس کمتری میں جگہ  
ہوں۔ کبھی کبھی چاہے بچہ پر چڑھتا ہوں۔ دوسرے لوگوں  
کو جیتنے لڑتے دیکھتے ہوں تو میری بھی باتیں کرنے کو جاتا ہے۔  
لیکن پتہ نہیں کہ میرا ہونا کبھی یہ لگانا ہوتا ہے کہ وہ دیکھ  
میر سے مشتاق ہیں کہ میر سے ہیں۔ گھر بھی یہی باتیں حال ہے۔ میں





گواہوں کے دھوکے سے — اس میں کھانا کایا میرے باپ نے تڑکوں سے روپیہ لے کر اپنے ملک سے نڈاری کی جوتے کلا لے کر شہر دیکھا تو سب نے میرے باپ کے کرم کو سمجھ لیا کہ یہ ہے — میرا باپ ایک خدا ہے۔ اور میرے ہر مول کو تیار ہو کر کلا کاوشیں، کیا بھی کھاتا ہے باپ نے جرم سے انکار نہیں کیا؟

البرٹ: ہاں بھائی ماں! وہ چٹا گیا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا۔ وہ دہشت زدہ ہو گیا۔

کاوشیں: تب تو جا خبر ہو تیار ہو گئے۔ میرے بیٹے جرم کیا کر سکتے ہو؟

البرٹ: میں کیا کر سکتا ہوں؟ میرے باپ کی بے مروتی میری بے عزتی ہے۔ مارنٹ کا نام میرے لیے جتنے کا باعث ہے۔ میں اپنا نام بدل کر گا اور پیرس سے چلا جاؤں گا۔ لیکن

اس سے پہلے میں ایک کام ضرور کروں گا جس کی آئی نے ہر حرکت کی ہے میں اسے ڈھونڈ لوں گا اور اسے سزا دوں گا۔

کاوشیں: (دلے قوی سے) کیا تم ان تمام ڈھونڈ لوں گے؟

البرٹ: نہیں، یہ جرم ان کا نہیں۔ انہوں نے تو شہادت کی روشنی میں اپنا فیصلہ دیا ہے۔ لیکن جس نے پیرس پر وہ سب کیا کیا یہ وہ آدمی ہے جس نے اخبار میں یہ خبریں پڑھیں اور تمام مصیبت کا باعث بنا۔ اسے میرے باپ کے جرم کا لازماً معلوم تھا۔

کاوشیں: اگر تم باپ کا دانی جرم ہے تو اس شخص کو کیوں سزا دے گی؟ اس کے جرم کے خلاف کیا؟

البرٹ: لیکن اب یہ معاملہ سچائی یا جھوٹ کا نہیں رہا۔ یہ خاندان کی عزت اور وقار کا سوال ہے۔

کاوشیں: اور تم اس کی آئی کو کیسے ڈھونڈ کر لگے؟

البرٹ: میں نے اپنے دوست جو جیمپ کی کام کام پر لگا رکھا ہے کہ وہ پتہ لگائے کہ وہ شخص کون ہے؟ کیونکہ یہ خبر پہلے

جو جیمپ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ میری مدد کرے گا۔ اور مجھے امید ہے کہ تم میری وہ سبکدوشی کا سراغ لگائے گے۔

مائی کرسٹو: اور سب باتیں اس دشمن کا پتہ نہیں پانے کا تو؟ البرٹ: میں اسے لگا دوں گا کہ وہ مجھ سے ڈر لے۔

مائی کرسٹو: تمہیں قی پتہ نہیں کہ اپنے باپ کی بے مروتی کا انتقام لو، میں گھمے بدلے آٹھ اور دانت کے بدلے دانت کا قاتل ہوں۔

البرٹ: لیکن تم اس کی مدد کو ڈھونڈ لگائے میں میری مدد کرے گا۔ مائی کرسٹو: (مسکراتے ہوئے) نہیں، مجھے یقین ہے کہ تمہارا دوست جو جیمپ اسے آسانی سے ڈھونڈ لگائے گا۔ (البرٹ کی ماں کی طرف ٹپٹے ہوئے) مجھ سے باپ کی اہانت دینی

کاوشیں: (احتجاجاً) جانے کی میں کیا ہدیہ ہے؟ مائی کرسٹو: (خفا سے) صاف بیٹھے خالوں، ایک دم نہیں لگا۔ (البرٹ سے) ڈوٹی پر جو دوسرے

گرو ملکا آہستہ اور سیک کے تحت انتقام لو۔ خالوں: (کاوشیں کی طرف ٹپٹے ہوئے) میں آپ کا حق خیر نام ہوں (چلا گیا ہے) کاوشیں: (مجھ سے خاموشی کے بعد) مجھ سے بات ہے۔

البرٹ: واقعی مجھ سے بات ہے، ماں! اسے ڈوٹی پر اعتراض کیوں ہے؟

کاوشیں: میں ڈوٹی کا انتقام کے متعلق نہیں کہہ رہی۔ مجھے ایک اور بات جزی مجھ معلوم ہوئی ہے۔ مائی کرسٹو: مجھ سے کیا آتا ہے؟ مجھ سے کس سے نہیں کیا۔ میں نے کفر اس سے کہا ہے کہ اس نے مجھ سے ہمارے گھر سے نہیں کیا۔ یہ عرب لوگوں کی طرح ہے کہ وہ اپنے ماں کی دشمنی کے گھر سے نہیں کیا۔

البرٹ: کاوش آف، مائی کرسٹو کو یہ بتانا یا دشمن قرار نہیں دے سکتا؟

کاوشیں: کسی وجہ سے ہی نہیں میرے پیچھے ایک شخص جس نے ہم دونوں سے ہمیشہ بددیوانی کی ہے۔ اور میں نے ایک

بار ہماری جان بچائی، اور پھر بھی — پھر بھی — (اس کا تھکا ہوا عمل رو رہا ہے۔ دروازہ ایک دفعہ کھل گیا ہے اور کاوش آف باہر مروت، البرٹ کا باپ اندر آتا ہے۔ اس کے ہاتھ پیچھے ہوتے ہوئے اور زور دے پھر سے پر عجیب سا ناثر پڑتا ہے کہ وہ شہنشاہی عظمت انسان ہے)۔

مارنٹ: تم نے بھی میری مروت کے متعلق سن لیا ہے۔ کاوشیں: (مردمردی سے) سارے پیرس نے ہی کیا ہے۔

مارنٹ: چونکہ ہمارے تعلقات پہلے ہی بچے نہیں اب مزید بہتر ہونے سے سبب، لیکن یہ تباہ کنی کہاں آیا تھا؟ البرٹ: کاوش آف، مائی کرسٹو۔

مارنٹ: (خفا سے) (ادو) وہ عجیب سا رہا۔ اسے ہم لوگوں سے کیا نام تھا؟

البرٹ: آکا جان، وہ مرثیہ کے کی خاطر آیا تھا۔ میں تاریکی میں اس کے ساتھ چھپا کر گذار رہا تھا۔۔۔۔۔ (گھر سے دروازہ کھلتا ہے۔ جو جیمپ اندر آتا ہے۔ وہ گھبرا کر باہر آتا ہے)۔

جو جیمپ: (دبکتے ہوئے) صاف بیٹھے میں اپنی نقیشتیں میں بہت مصروف رہا۔

البرٹ: (بے مروتی سے) جتنا جلدی کہتے۔ اور مجھے بتائیے کہ وہ دروازوں کے جس نے ہمارے خاندان کو رسوا کیا۔ جو جیمپ: میں نے اس کی کام نام معلوم کیا ہے۔ جس نے وہ خبر شہر میں شائع کی تھی ہے۔

مارنٹ: آہ، میری رسوائی اس نے کی؟ جیسا کہ بیٹے جو جیمپ: اس آدمی نے اس عورت کو آخری گواہ بنا کر پھینک دیا تھا کہ وہ تباہ کر دے گا۔ (البرٹ کی طرف اشارہ کرتا ہے)۔

البرٹ: لیکن وہ کون تھا؟

جو جیمپ: جیسا کہ آئی نے تباہ کر دے باپ کو بے نام کیا وہ

تمہارا گرو دوست کاوش آف، مائی کرسٹو ہے۔





نے تبار سے خاندان سے یہ سلوک کیوں کیا؟ کیا تم مجھے الزام دے سکتی ہو کہ مجھے اس کا باز معلوم ہو گیا اور دنیا پرستے کیوں مٹایا گیا، اگر کسی نے اپنے ملک سے غداری کی؟  
 کاوشیں، (خیر)، نہیں، ایڈمنڈ! نہیں، اگر تراسس سے بھی بڑا انتقام دو تو میں نہیں الزام نہ دوں گی بہت خوفناک انتقام، لیکن تمہارا انتقام میرے خاندان کے ساتھ ساتھ میرے بیٹے سے کیوں؟ میرے بیٹے نے تمہارا لپے نہیں لگایا، ایڈمنڈ! وہ تو دسے بہت کرے، تم نے ایک دفعہ اس کی زندگی بھائی جی کی مرگاہ اس کی جان لینے پر تھے جو تھے ہو۔ ا وہ اس کے پاس آتی ہے اور اس کا انتقام لیتی ہے) ایڈمنڈ! یہیں سال سے زیادہ عرصے کی بات ہے کہ ایک جوان سال ملاج ایک کٹانا لایا کی عہدت کے ساتھ اس کا تہا بہر دل کو تار نہیں کر سکتی لیکن تمہاری کھانسی میں خون کو یاد کرنے ہرے آتا میں نہیں کر سکتا اس کی موت کی بات تو دوسرے کے ساتھ شادی کے لیے تہا بہر تعریف کرتی رہی اور میں بریں تہیں بھلا دے گی۔ (ماخی کرسٹو پر اس کا بہت اثر ہوتا ہے۔ ذرا پرے سے کہہ رہا ہے) اور آج پورا وطن سے دشمنان تہا ہے) ماخی کرسٹو، تم مجھ سے کیا چاہتی ہو؟ اپنے لڑکے کی زندگی؟ بہت اچھا دے زور دے گا۔  
 کاوشیں، (اس کا ہاتھ پکڑتی ہے اور اپنے ہونٹوں تک لے جاتی ہے) تمہارا بہر ایڈمنڈ! تمہارا انسان ہو جسے میں نے ہمیشہ شریف اور بلند سمجھا ہے۔  
 ماخی کرسٹو، میں اب زیادہ زور دے نہیں رہا چاہتا ہوں  
 خیر خواہ سے کہہ مجھے بلند انسان سمجھو  
 کاوشیں، (اندر سے گھر کر، اس سے تہا رہا گیا مطلب ہے ایڈمنڈ؟  
 ماخی کرسٹو، تم نے مجھے کم دیا ہے وہیں مراد میں تہا بہر کے لیے کیا کروں گا۔

کاوشیں، ایڈمنڈ! میں نے کہا کہ تم کو تمہا بہر؟  
 ماخی کرسٹو، کیا تم نہیں جانتی کہ تہا بہر اپنے لیے لڑے اور آج ہے، کیا میں اس سے مدد کی بات کرنا چاہتی ہوں؟  
 نہیں مرید میں پہلے دیکھتا ہوں۔ اس لیے اس کی ضرورت نہیں ہے۔  
 میں ہوں انکار کروں گا اور یہ باتوں پر گورنر کو کرے گا۔  
 کاوشیں، نہیں ایڈمنڈ! تم نہیں مرے گی  
 ماخی کرسٹو، میرے پاس اس کے لیے ہوشیار کیا جاتا ہے میں اس کے لیے تمہا بہر کو مارنے کے لیے اس خاندان کے لیے اس کی لڑائی کر رہا ہوں۔  
 کاوشیں، ایڈمنڈ! تمہا بہر کی زندگی.....  
 ماخی کرسٹو، (خوش گوارا میں) بریکو!  
 کاوشیں آج مار دے تم کو کہ تمہا بہر کے سے منسلک ہو جاتی ہے۔  
 ماخی کرسٹو، لیکن یہ تمہا بہر کے ساتھ ہے۔ وہ بیٹھ رہا ہے اور اسے فورے چھوڑنا ہے۔  
 بریکو! وہ اب رہا ہے) (ماخی کرسٹو، بریکو! یہ میرا وصیت نامہ ہے میری فائضی ہے کہ تو اس پر گوارا کے طور پر دستخط کر دے مجھے دوسرے گوارا کی بھی ضرورت ہے۔  
 بریکو، موریل! آج کیا ہے تہا بہر!  
 ماخی کرسٹو، اسے اندر جانو۔  
 (بریکو پر رہا ہے اور موریل کو کہے والی آجاتا ہے) موریل کی کتھ آج ہے کہ آج تہا بہر نے اور ڈوئل بائیں ڈی وٹس کی جگہ ہو گا۔  
 دیکھو موریل، یہ دستاویز میرا وصیت نامہ ہے جب میں مر جاؤں تو تم میرے ورثے کے پاس رہنا اور اسے چھوڑ لینا۔ اس وقت اس گوارا میں پر دستخط کر دو۔  
 موریل، کیا کیا؟ جب تم مر جاؤ گے؟  
 ماخی کرسٹو، ان کی طرح برا بھلا کرے ہے تہا بہر رہا ہے۔  
 موریل، ٹھیک ہے لیکن میں اسی انتقام کی ناکل ضرورت

میں نہیں کرنا چاہتا۔ میں آتا ہوں کہوں گا کہ البرٹ کو یہاں سے دھارنا دے دو تو اس سے اور رہاں کا کھڑا ہوتا ہے۔  
 ماخی کرسٹو، میں اس بات کو نہیں سمجھتا۔  
 موریل، تمہیں لگا رہا ہے اس لیے تہا بہر کو ہو گا کہ تم پہلے لڑنا تو تہا بہر کی لڑائی کر دیکھتے ہو جسے تمہیں ہے کہ تم چاہو کہ البرٹ کو مار دے۔ اس کے پچھلے عرصے تک ایک صورت ایک صورت ہے کہ تم رعد کی اور فریڈی دیکھا۔ اس کا لپا تو کوڑ دو۔ اسے ڈی کو دیکھو اسے جان سے نہ مارا۔  
 ماخی کرسٹو، تہا بہر کی انتقام کی ضرورت نہیں۔ وہ اس قدر محفوظ رہے گا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ دوستوں کو مار دے گا۔  
 موریل، تمہیں مار دے گا؟  
 ماخی کرسٹو، دو کوئی اور بات مذکور ذرا بریکو تم بھی نزدیک آ جاؤ۔  
 (وصیت نامے پر دستخط کرتا ہے چھو موریل سے دستخط کرتا ہے)  
 (۳۴)  
 (وٹس کو کہہ کر پہلے سین میں تھا کاوشیں آتے اور تہا بہر کے سینے میں اسے دھرا ڈھرا کر رہی ہے، جب پردہ اٹھتا ہے تو کاک پر ہوتے ہیں،  
 ماربرٹ آتی ہے، انہیں آٹھ بجے لڑنا تھا۔ ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی۔  
 سنو! کیا یہ بھی کی آواز ہے؟  
 کاوشیں، میں نے کچھ نہیں سنا۔ مجھے یہ ڈر نہیں کہ البرٹ میرا ہے گا یہ دوسرا لڑی ہو گا جو اس وقت تک البرٹ کی گولی سے مر رہا ہو گا۔  
 ماربرٹ، کاک میرا بھی البرٹ کے لٹانے کے متعلق جی خیال ہوتا۔ لگ کتے ہیں کہ اس شیطان ماخی کرسٹو کا لٹانہ بہتر ہے

ہے اور میں یاد رکھوں گا کہ اس کو پہلے فائر کرے گا۔  
 کاوشیں، یہ سب کچھ میرا خیال ہے کہ البرٹ ہو گا جو کہیں ہو گا کہ تہا بہر میں خیر نہیں کیوں کہ لاشیں لاپرواہ ہوں، (جراں ہوتے ہوئے، تم خوش ہو کر شکر کی ہو کر لپے نہ ہو؟ تمہیں خوش نہیں کر دے گی؟  
 کاوشیں، کیوں کہ اس کی زندگی اب تک ہی عزت اور شریف آدمی کی جان دے کر خریدی جاتی ہے۔  
 ماربرٹ، کیا میں اس کو خریدتی آدمی ہے؟  
 کاوشیں، فریڈ! جب یہ ڈوئل کا سامنا کر رہا ہو جائے تو میرا ارادہ ہے کہ میں اس کو کھڑے کر لی جاؤں گی۔ البرٹ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ میرے ساتھ جائے گا۔  
 ماربرٹ، (خمسے)، اچھا، اس پرانی کے وقت جبکہ مجھے تہا بہر سب سے زیادہ ضرورت ہے، تم مجھے چھوڑنا چاہتی ہو، مجھے تہا بہر ایڈمنڈ! (وہ غور سے سنتا ہے، لیکن غور ایک لمحے میں داخل ہوتی ہے، شاید البرٹ آج ہے؟  
 کاوشیں، (اٹھتے ہوئے) دیکھو لڑکے محفوظ ہو۔  
 ماربرٹ، غریب لڑکا! اور کچھ دیر پہلے تم غریب آدمی سے تہا بہر کی خوشی کر رہی تھیں۔  
 (لوگوں اور کھڑے ہوتے ہیں۔ اور یہ سبب اندر آتا ہے) کاوشیں، (علوی سے نزدیک جاتے ہوئے) یہ بھی میرا کیا دیکھا دے زور دے؟ وہ دیکھتا ہے؟  
 جو پہلے وہ آ رہا ہے۔  
 کاوشیں، لیکن اس نے اتنی دیر کیوں کیا؟ اور وہ بھی؟  
 (دروازہ کھلتا ہے اور البرٹ اندر داخل ہوتا ہے) کاوشیں، البرٹ تم زہر ہو؟ تم ٹھیک ٹھاک ہو؟  
 (اس سے انگلیہ برتا رہی ہے، سامنے سے کوئی شخص آتے ہیں)  
 ماربرٹ، (اس سے بہت بہت اچھا لگتا ہے)





# ایک خواب ایک حقیقت

محمد گیلانی



سکس... تیر... فور... تیری... وین...  
پھر ایک زوردار دھماکا ہوا جیسے ہزاروں گز میں ایک ماسٹروں کا  
دھماکا ہو گیا۔ اچھے اچھے لگا جیسے میں گزشتہ پوسٹ انسان  
نہیں بلکہ محض ایک روٹی کا گلابوں، دل ڈھونڈنے لگا تھا۔  
ماسٹروں کی جھانپنے اور پھر تیرا گری ہوئی کی جب میں  
سنبھلا تو ہم ہزاروں میل نکلی سڑک پر چلے تھے کچھ میلے پر ہم  
دھندلے سے چہرے دکھائی دے رہے تھے۔ ماسٹروں  
سسر کے لیے شاد و خوش اور مسکریاں ہزاروں گزت سے  
بچ کر بے گھر ہوئے تھے۔ ان سب میں چاند نایاب تھا چاند گلابوں  
کی سبب باعث میں میری طبیعت ایک مہمان کی سی تھی اور مجھے  
غلامی تربیت بھی نہ تھا کہ کسی بھی، ایک ایسا ہیات اور ماہر  
کیسیا کی طبیعت سے مجھے چاند زردی پر قرار دینے کے امکانات  
کا ہاتھ لینا تھا۔ اس ہم میں ملک کے ہر سال ماہرین کی گزشت  
کڑیاں میں شامل تھے ہر ملک کے مشہور علماء اور مذہب کی بات

پوری آبدار تھے ہر ملک کا تھا جس طرح تیری سے جلتے ہوئے تھے  
میں کچھ اچھل کر دوڑ جا رہا تھا۔ اس طرح زمین سے ہر ملک  
ٹوٹا اور دوڑ رہا تھا۔ اگلے دن کے سمندر میں ہا لیس سے بھی بلند لیں  
اٹھیں۔ یہ دنیا کا سب سے بڑا دھماکا تھا۔ فوراً ہر ملک صرف  
چند منٹ میں دور ہوا۔ اس کا جب اس کی ماں - زمین سے اپنے  
گرو گزشتہ پورے پورے گروا، وہ زمین کی کشش کے سامنے نہیں  
تھا۔ چاند کی سطح پر بھی دوسے کا کھولنا ہوتا تھا۔ زمین  
تھا۔ اس سمندر میں بھی ہوا چھا ہوا تھا چاند کا جو رخ زمین کی  
طرف تھا۔ اس میں لہروں نے لہر لہرائی۔ ہر ملک چاند کا جو رخ زمین کی  
توں کی گھبراہٹ سے کوئی بہت بلند ہوا اس کے گرو گزشتہ سے فضا  
سمت میں گزشتہ کر رہا تھا۔ فضا سمت میں کھوٹے ہوئے  
اس پر لڑنے کے وقت سے چاند زمین سے دور ہوتا چلا گیا۔

ہر ملک سال پہلے کا زمین زمین اور چاند کے باہمی رشتے  
کا یاد دلانے کے سبب چاند زمین سے فضا پر چلے دوڑا تھا۔  
اور تیری سے کھوٹے ہوئے اس کے گزشتہ چاند میں گزشتہ  
مکمل کر لیا تھا۔ اس وقت کی سید تیس دن انہیں بلکہ  
صرف چاند کے کہنا تھا۔ اور زمین کا دن بھی صرف چاند کے تھا  
دو گھنٹے سو گھنٹا اور دو گھنٹے چاند کے چاند تیری تیری سے  
شکل میں وقت سب سے دلچسپ بات تھی کہ روزانہ چاند  
گھنٹوں میں چاند زمین ہوتا ہوا چاند سب سے فضا کی شکل  
نکل دیا کرتا تھا۔ اس وقت زمین پر کھوٹے ہوئے دوسرے کے سوا  
کچھ نہ تھا۔ ہر ملک زمین سے صرف پانچ ہزار میل کے فاصلے پر  
رہتا تھا۔ اس میں اس وقت زمین پر چاند ہوتا تھا چاند پر اس گھنٹے کے  
بجائے صرف دس منٹ میں پہنچ جاتے تھے۔ اس سبب اس میں  
صورت میں ساحل سمندر سے پہلے گزشتہ میل دوڑنے کوئی شہر  
لایا جاتا تھا۔ کیونکہ ہزاروں فٹ بلند جزیرہ اور دوڑ دھواں  
دلیں پھیل دیتا تھا۔  
ہر ملک فضا پر چاند زمین سے دور ہوتا چلا گیا۔ یہ زمین

سے تقریباً دو لاکھ پانچ سو ہزار میل کے فاصلے پر تھا۔ چاند بھی  
زمین سے دور ہوتا چلا گیا۔ اور اس وقت سب سے اس کا ہوا  
ہر ملک زمین سے زمین میں اربوں سال کی گزشتہ کے بعد بہت سی  
قوانین کی طرح کر کے چلے اور اب کھینچ جا رہی ہے۔ اس کی گزشتہ  
سمت پر گزشتہ کے باعث ہزاروں بھی ہوا چلا گیا۔  
ایک اندازے کے مطابق ہر ملک سال کے بعد ان ایک سینکڑہ  
چلتے چلائے۔ چاند ہر ملک سے کچھ قریبی زمین پر ہوتا تھا۔ ان  
بھی ہوا چلا گیا۔ اس سبب اس سال بعد ہزاروں ان پانچ  
چاہیں گے۔ اس وقت زمین میں ۳۳ گھنٹے کے برابر چاند بھی  
۲۰ گھنٹوں (۵۵ دن) کے برابر ہوگا۔ اس مقام پر پہنچ کر چاند  
مزید دو زمین جائے گا۔ بلکہ ہر ملک زمین کی فضا کھوٹے ہوئے  
تھا اس وقت تک فضا انسانی کوئی ایسی مخلوق نہیں پر  
موجود نہ ہوگی۔ شاید سورج آسمان سے چلے گا۔ ہر ملک پر اس کا یاد  
کا زور رہتا ہوگا۔ اس سبب چاند کے ہر ملک اگر انسان کوئی دوسری  
زمین مخلوق نہیں موجود نہ ہوگی تو اس کی زندگی پر عجیب ہوگی اور  
ان میں دنیا کے ایک حصے کے دوسرے حصے کا ہوا چلا گیا۔  
یا گھنٹوں میں دوسرے کیوں اور انہیں کی فضا ان کے لیے فضا  
ہو جائے گی۔ چاند کے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
ہو جائے گی۔ دو ہفتہ کی گرم اور آدھی رات آدھی رات کی سردی کی شاید  
اس زمانے کے لوگ مسیح، سربراہ یا شہر کے گزشتہ کے لیے دودھ دار  
معلقوں کا سفر کر کے گزشتہ کے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
معلقوں میں سفر کر کے گزشتہ کے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
کے لیے دوسرے سو گھنٹہ، اقل یا فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
بکہ دوسرے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
چاہیں گھنٹے دے چاند کے سورج کی سمت کی چاند میں سفر کرے گا۔  
دل چاہے ہر ملک چاند کے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
چاند کے فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا میں دن اور رات کی فضا  
سورج کی طرح مشرق سے طلوع ہو کر آسمان کی طرف چلے گا۔















آپ کی یکسوئی کا کیا مال ہے؟

مسعود فارابی

موجودہ زمانے میں بہت سے مسائل ایسے پیدا ہوئے ہیں جن کی موجودگی کی کسی کو اطلاع نہ مل سکتی ہے۔ لیکن اگر ہم اس کی اطلاع حاصل کر لیں تو یہ مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے ہمیں اپنی معلومات کو بروئے کار لانا پڑے گا۔

نمبر	سوالات	پاس	نہیں
۱	کیا آپ حکر کے اندر باہر گروں کے شہر یا پٹنہ گھرنے کے آدھ سے ملہر پریشان ہو جاتے ہیں؟		
۲	کیا آپ دہو پٹنہ یا پٹنہ دھو گھٹنے کے اندر نام نہاد گروہ سے ہیں؟		
۳	کیا آپ کو گٹھین ہے کہ آپ کو کٹھنی ہو سکتے ہیں اور دل کی برقی بجلی ہو سکتے ہیں؟		
۴	کیا آپ دوست و احباب کے گھرنے کے طور پر کھانا کھا رہے ہیں؟		
۵	گروہ کے ملازمین سے کیا بات ہے کہ آپ کام میں عورت ہیں تو آپ کو کھانا کھا رہے ہیں؟		
۶	کیا آپ لغوی گھٹ پٹ، موزی، حیات اور گروہ کے ملازمین کے لیے کو کھانا کھا رہے ہیں؟		
۷	کیا آپ بہت عرصہ سے ہیں، رہا کی کچھ اور دوسرے کچھ کھا رہے ہیں؟		
۸	کیا آپ کو پیڑ لگا کر کھانا کھا رہے ہیں؟		
۹	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۰	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۱	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۲	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۳	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۴	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۵	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۶	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۷	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۸	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۱۹	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		
۲۰	کیا آپ کو کھانا کھانے سے پیڑ پیڑ سے ملہر گھٹنے ہیں؟		

عزیز

سرور مجاز

زندہ دکان شہر بہت آڑا ہے  
وہ مجھے میں چند لوگ لوں میں لدا ہے

اُلاتس جمال طلب اور کیا کریں  
دل کے جہاں میں ہم نے بہت غم بھائیے

پلٹتا ہے جیسے گرد کو اکثر ہوا سے

ایثار کی نظر میں تمنا نہ بنے ہے  
اجنبائے غلوں کے مدد سے اٹھایا ہے

ان ممالک میں تہذیب و سائنس کے لوگوں  
احساس کی کرن سے دلوں کو اجلیے

دیکھنا انہوں نے شجر کو تو سیر چھپا لیا

اسلم مہر  
الروح: قطر (جیلنگ قراہ)

پس نقاب تجلی کو کھینچے پنہاں  
فروغِ حشر ہو از انوارِ جہنم

لہذا باہوں غلوں و خود آگہی کا سرور  
مستے غلوں کا شیشہ مول ہر نیک نہیں

بزرگھٹیں جیتے ہیں بواہوس لیکن  
لوگوں ناز میں پھر بھی وہاں جہنم نہیں

بند شاف پہ نہیں ہوا کہ فغہ صرا  
اثر نہیں ہے تو میں تو سر بند نہیں

و فرود در دو کیلومتر آستانه‌ها می‌باشند  
خوشا نصیب کوئی ایستادن در دامنند

مکھڑی شجر سے قنا سے تازہ برای  
فریب شجر مولیٰ لیکن نیاز مند نہیں

کلام میرزا دین محمد حقیقت زیت  
جفا کے یار سلامت یزید محمد نہیں

احساسات کے کون سے دلوں کو اجاڑے

خاؤولده هیانوی

بر امتحان قبول، تیری ہر جہاں قبول  
سب کے قبول پر نہیں قتل و قاتل قبول

خاندان دھیا شوکت

مست ہو چکے کہ حسن کے شایاں ہیں بل کہ وہاں  
یہاں پہنچ گئے کہ وہ کہتے ہیں کیا قبول

ملوئیاں کا زور توڑتا ہے کون دیکھیے  
مجر کو خدا قبول تنہی ناصدا مستبول

عنوان الکریم پیار سے رسول کا تو ہے  
مزدبوتی دہم سے جزو بھی خطا قبول

اس مرد پر کہ نہیں شرطِ فناقت بدل

اور وہ اپنے دردمند گروہ کو اس طرح سے معذور کر کے کہہ دیا کہ تم لوگ  
کب تک کریں گے اور ان کے ہم نوا ہونے پر انہیں قبول کر لیا۔

ہم کو بھی خوں دل کا نہیں خوں پہا قبول

ادب طلب سے میں خبردار بہت کم  
میں غم اسرار خوشی بہت کم

— — — — —

— — — — —

میں نے میرا ہاتھ نکالے مائوسے مسافر

ماہرن تو کئی روپ کئی عیس میں دیکھے

برقشعب شہر کے نزدیک ہیں عسکرم  
ساقی کی نظر میں ہیں غلام کار بہت کم

وہم میں سر شاخ چنگ لیتی ہیں کیاں  
بھٹکتے ہیں مگر پھول میرا نہ بہت کم

میر و ان غزبات ہے ہیشا ربیت کم



نہیں بھی کنواری اور پاک دامن تھی معاشرے  
نے مجھے داندلر بنایا اور مجھ پر غلامی کے عجیب  
بازار تک پہنچا دیا۔

سے وہ منجھو اس کا منہ کیسے دھوئیں گے  
 لگا مکمل ہے سچا ہوتی اور بعض لوگ لڑیاں بنا کر تھوڑی  
 سے لڑتے اور لوہاں پر جوتا ہے۔ چھ بڑا مکھڑا جوتا  
 لوگوں میں مسلمانوں کی کوشش کہ ان کو تیری سچائی  
 بتاؤں اور کہتے ہیں کہ تو لڑوں سے نہیں جیتے گے  
 پیادہ ہو جا پنا ہے تھا تو نے ہمارے گھر کو بلایا  
 ہم تیری خدمت میں چڑھنا تھا۔ ہمارے  
 محلے کے لوگوں نے مل جل کر کہا کہ ایک لوگ  
 نور عالم کو بڑی بیٹا چھپرہ دے دیں جو ہم

**میر میری**  
 میرا داخل میرے توشہ رسانی دیا ایک صاحب نے دو ڈکڑے میرے باپ سے  
 کہا: ہر سال ایک صاحب کو اب اور رست میں دونوں بجائی چار پڑے  
 ہیں، میرا بول میرا دل اچھی ماری رست میں کار بیٹھا گیا ہے اور سامنے  
 چار پڑے۔ میرے باپ نے اس کو دینے میں رست میں کو کیجا اس کے  
 سر اور داغ کے درخشاں ہو گئے تھے۔ اس کے بعد میرا دل و نام و نشان  
 میرے باپ سے کہا کہ زخم کراہی ہے اور تمام خزانہ پیٹ میں آ کر  
 گاسے۔

رحمت ملی مر گیا۔ اس رات مجھے فینہ نہ آئی۔ میں تمام رات سو جتا رہا کہ ایک بھائی نے اپنے بھائی کو کون مار ڈالا؟ اس روز

مراتے غائب کیا کرتے ہیں اور اس طرح اپنے دوستوں کے پاس  
چائے کی کالی سیالی پائے گا کہ اسے عین خوشنود کہتے ہیں۔  
شاید یہ وجہ ہے کہ میں رانچ رانچ رانچ رانچ رانچ رانچ  
خود ہونے کے اور جو ہر کوئی کہہ کر رانچ رانچ رانچ رانچ  
ہوں کہ ڈاک کے ڈاکو اسے بہت زیادہ ہونے کے۔  
گھبراہٹ میں کہہ کر دے گا کہ کالی سیالی ہونے کے؟  
اور کیا میں اور جب کسی بڑے ڈاکو کی طرح اسے کہہ کر  
ایم ایم ٹی۔ ایم ایم ٹی۔ ایم ایم ٹی۔ ایم ایم ٹی۔ ایم ایم ٹی۔

پرچہ مستقل غریبوں تک کیوں  
 نہیں پہنچتے؟ — ”اعجازِ جاں“  
 کراچی ۱۵۹۷ میں جمعے کے آدھے  
 کا عکس بدستور نہیں لیا جا رہا ہے۔

## انخبارِ جہاں

۱۰ مئی ۱۹۴۷ء

## ڈاک کہاں غائب ہوتی ہے؟

یہ اپنے ایک دوست کے پاس بیٹھا تھا کہ ان کے ایک  
دردست آگے جو محکمہ ڈاک میں ملازم تھے۔

باقی ہفتوں میں میرے دوست نے مذکورہ کیا کہ وہ  
 "سیارہ ناخوش" سائنس اور خیر ناچاہتے ہیں مگر دھماکیاں دے  
 خوش کرنا گناہ ذرا مشکل ہے۔ اس پر وہ عجب بولے بلو میں  
 مستعار احسان بارہ آئے ہیں کہ دشاہوں۔ میری ذرا سے فورس کے  
 ہیں۔ یہ ان کا مطلب ہے کہ اگر وہ پھر اندر سے بچنے پر توجہ دے گی  
 ہوگی۔ جی۔ ای۔ اوس جتنے زمانے آتے ہیں ان میں سے یہ حضرت

ایٹرن فیڈرل کی بیمہ پالیسی  
ضمانت ہے ان ہولتوں کی

آپ کے



ابن حجر العسقلانی کے لئے  
ملفوظ



کاروبار کے  
میں



مکان پائے ۲۰



روزنامہ پروجیکٹر  
ماہنامہ ایک

آپ کے خاندان



باقی خوردہ توں کے لئے



بچوں کی تعلیم کے لئے



بیٹی کی شادی کے لئے



گرمیوں اور اخراجات کے

ایسٹرن فیڈرل مجریات سے علاوہ آئرش ریڈیو کی بکری نقل و حرکت کا ڈاکٹر ایمان کوئلہ چوری مشنوں کی تنصیب اور نوٹ بھرت وغیرہ کا بھی برمہ کرتی ہے۔

ایسٹرن فینڈرل یونین انشورنس کمپنی لمیٹڈ











# شہید محمد حسین اینڈ کمپنی

سیلفی بلڈنگ۔ بندر روڈ کراچی

میب بک  
یونائیٹڈ بک

تاریخ  
حوالہ نمبر

ٹریڈ مارک نوٹس

قیصر

سیونگ مشین



عوام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹریڈ مارک قیصر، بمعہ اس کے گریٹ آپ اور ڈیزائن کے حق قیصر ملائی مشین پر موجود ہے۔ خطرہ آواز لیا کہ اس کراچی اور کٹر و گفٹ پینٹس اور ڈیزائن کراچی حکومت پاکستان سے علی الترتیب نمبری 39244 اور نمبری 3697 میرے ملکوں کا۔

میسرز ایس۔ محمد حسین اینڈ کمپنی۔ کراچی

کے نام زد ہوتے ہیں۔ کوئی شخص یا اشخاص مندرجہ بالا ٹریڈ مارک اور ڈیزائن کی نقل کرنے کے ساتھ یا استعمال کرتے ہوئے کوئی چیز کر کے کا تو وہ تمام حرج و مرجہ وغیرہ کا ذمہ دار ہو گا۔

کسٹمل۔ اے۔ ایل۔ شاہک  
اے۔ لیفٹ اینڈ کمپنی اینڈ ویش  
۱۲/۳ البرست چیمبرز، بندر روڈ منی پائی کراچی

کڑا ہے  
9.2.67

لے آپ دونوں کی ہاں بجاتی ہے۔ مجھ سے کیا پردہ؟ میں نے اس سے کہا کہ مجھ سے نہیں بولنا۔ آپ حقیقتات کر لیں۔ میری بیوی پرستے ہیں۔ یہاں سے قریب ہی ہمارے چچا کی بیوی رمال کی صاحبزادی ہے۔ اس عورت نے ٹوٹ بک پر لکھ لیا۔ اتنے ہی کچھ کہیں اس کا انشا کیا۔

شاد کہ وقت پر کچھ رمال ملے گئے تھے کہ دروازہ پر دستک ملی تھی اور میرا بندر دروازے پر پہنچنے تک ایک اندر ہو کر کھڑا تھا۔ اس نے کچھ کچھ رمال ملے لایا۔ مگر میں نے دیکھا کہ وہ کھانا کھا رہی تھی۔ وہ کھانا کھا کر سے آیا۔ رنگ کی سلامتی میں بولی ایک عورت اڑی۔ بچا نہ بولے۔ "وہ دینی عورت ہے۔" میری ادا کو عورت کی انگلیں جا رہی ہیں۔ مجھے دل خوش ہو رہا ہے۔ میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ وہی عورت تھی جسے میں تین دن تھا اور تین دن کے تکل کے بعد اسے بھول گیا تھا۔ وہ مجھ سے ملنے بہت بڑی تھی۔ لیکن اس کے سن و شباب اور کوئی بھی کوئی فرق نہیں آتا۔ سوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر موت کی اداسی چھائی ہوئی تھی۔ اس کی صورت دیکھ کر میرے دل کانٹا لگا گیا۔

اس کی نقل آواز گونجی: "ماشا اللہ اب تو آپ جوان ہو گئے ہیں۔ مجھے دلو دلوانے سے بعد نہیں دیکھتے ہیں۔ میں نے یہاں لایا ہے۔ پھر یہ ماننا ہے کیا؟ یہ آپ کے چچا زاد بھائی ہیں؟ پھر بھانڈے میں چلا پھر مجھے مخاطب ہوئی: "آپ اس عورت کے دریا میں کیوں چلے آئے؟"

میں نے اپنے دل کی آواز بیان کی۔ اس نے کہا: "آپ کے چچے میں کچھ باتیں کرنا چاہتا ہوں۔" یہ سن کر بھانڈا نکلاں کی ادا کی نقل پر چلا گیا۔ اس کے ہاتھ کی دو روڑیں اس نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا: "میں نے آپ کو کٹا کر کرنے کی کوشش نہیں کی لیکن اس کے باوجود آپ نیچے دل سے کبھی دور نہیں ہوتے۔" میں نے کہا: "میں آپ کے متعلق کچھ نہیں سے ذہنی کشش

میں تھا تھا۔ میں نے دلی میں آپ کو بہت کاش کیا ہے۔ ایک روز سڑک میں بیڑہ کھلے کے سامنے رانا تھریک نے تین کھلے سے اڑایا۔ میں آپ کو تین کھانہ دلی میں کچھ متا کر لی۔ وہ سڑک پر بڑھ گیا۔ تین دن تک ایک دیکھا کہ عورت تھی۔ اس بات کا اثر ہوتے ہی مجھے صبر کیا گیا۔ میں نے دلی میں آپ کو ایک کپڑا لکھ لیا۔ اس کی فرق نہیں ہے۔

اس نے ایک خشک سا منہ ہو کر کہا: "آپ کا یہ فرما تا ہوا ہے۔ واقعی میری اور تین کی شکل و صورت میں کوئی فرق نہیں ہے۔ میں نے کہا: "یہ کیا ہے؟ یہ آپ کے اپنی شخصیت پر پردہ ڈالا ہوا ہے۔ آپ نے اپنا نام بتا کر ہر ایک مجھے نہیں دیکھا۔ میں بتاؤں کہ آپ کون ہیں؟"

حیدر کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ اس نے سوال سے اپنے آنکھوں کیے۔ دردمیں ڈوبی ہوئی گویا راس میں اور عاشق رہی میں تھا۔ اٹھا اور کہا: "پچہ بتاؤں کہ آپ کون ہیں؟" مجھ سے میں کا تو رہا تھا۔ بڑا ہاتھ میں نکل دواؤں۔ میری دس گونجوں کھنکھناتی تھیں۔ اس کا کھوکھو لیں۔ اس نے آپ کا کیا تعلق ہے۔ اور آپ کون ہیں؟

"مجھ پرستے نہیں ہیں۔ اپنے متعلق سب کچھ بتاؤں گی۔ پہلے آپ سے بتاؤں کہ ان خدات میں کلاؤں کی کمالات ہے؟" میں نے کہا: "بندو اور کھلاؤں کا کھلاؤں کیسے ہیں اور چھوٹے پاکستان کے نام سے نکارتے ہیں۔ کلاؤں کی ریاست دہلی اور ان کے طوطے سالوں کے بارگاہوں کا سن قندریض و فراع ہے کہ ان کی طرف بری نگاہ سے دیکھنے کی بندوڑیں اور سکون میں بہت نہیں ہے۔ لیکن کلاؤں کے گولے پاکستان کی طرف ہجرت شروع کر دی ہے۔ اب آپ اپنی بات بتاؤں۔"

اس سیزن نے ایک دلدوز آہ میری اور میرے کوئی بھیے آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا: "میں سکھ نہیں ہوں۔ میں مسلمان کے گھر میں آتی ہوں۔ یہی لکھ کر قسرت



لے مجھے بانا کر میں بنیاد دے اب بچے اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوتے شرم آتی ہے کہ کرنا نائی کو ڈکوری ڈی اور مجھ کو سنا کر کہا کہ اس میں ہیں۔ وہ کھڑے کھڑے فریاد کرتے ہیں۔ اب اس وقت وہ نہیں رہی بے ہوشی، فرقہ داروں نے ان کی زندگی بے بسی زندگی کے عمارتوں کو جلا دیا ہے۔ ان کی خون کی کھوپڑی شہر کی گلیوں پر پڑی ہوئی ہے۔ ان کے گناہ کی زندگی سے عاجز آ چکی ہیں۔ اب اس کو گتے کی زندگی کو بدل دیں گے۔ روزناموں سے دلوں کی آواز آئے گی کہ یہ وہ پھر مسکیناں لے لے کر لے گئے۔

یہ پتے چلے کہ بعد ایک صحت فروش عورت ہے، مجھے جیسے جگہ جگا اور اس صحت سے جو بھی ہے۔ مسکینوں کی گتوں میں پیدا ہوا تھا مجھ کو جن کے جی۔ ان کے پاس کی لڑکی خیر مسکینوں نے مجھے بچہ کر دیا۔ میں نے مسکینوں کے بچے مجھ پر کرنا کہ تو تمہیں اس کی بڑا تر تربیت کرتے تھے۔ یہ ایک پیشہ ور عورت ہے۔ اس کو نہیں ہیں بلکہ یہی کہ درود اور پناہ کی فلاح کے چھیلنے ہیں۔ ان لوگوں کو بھینٹ کر دے کہ ان کو گناہ کا عورت کو خدا یاد آگیا ہے اور اس کے دل کا خون مسکینوں کی دہرہ رہا ہے۔ میں نے سنے سنی دی۔ اس نے کہا: میرے وطن کے لوگوں نے ان آدمی کے مشہور کو غلام کیا۔ ہم بھینٹے ہی ہم ان آدمی کے قابل نہیں تھے۔ میں ایک بد فاش طاقتور ہوں۔ اپنے ملک کے معاشرے سے میں خوب واقف ہوں۔ مجھے میں ہی کوئی نوازیہ لگاؤ نہیں تھا اس معاشرے نے مجھے واقف بنا دیا اور پھر وہ غلام بازار گناہ کی زینت بنا دیا۔ آج میں وہی کہ شہور و معروف غیر دست مس اور طاقتور ہوں۔ باڈی آسٹری، دھن دولت اور شرف میرے پاس میں مجھ سے کہیں کچھ ہے۔ سکون قلب نہیں ہے۔ آج خون کے زمانے میں یہ معاشرہ ہر رتبہ اور درجہ کی ماحول کیے کی بری لگا لگا کر اعلیٰ ترین میں ہیں۔ آج انسانیت کو انسان کے حقوق تباہ و بار بار دیکھ کر صدمہ ہے۔ آج مجھے خدا یاد رہا ہے۔

تم مجھے بچپن سے جانتے ہو اور اب ڈرنا کی طور پر بچے لگتے ہو۔ تم مسلمان ہو، مجھ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوئی تھی۔ اب ان میں بنائی ہوئی دلی ہے جسے صحت نفرت ہے۔ مجھے اپنے ساتھ کلاؤں کے لیے پڑا وہ بچہ درد لے گی۔

میرا دل رنگ میں آبدیدہ ہو گیا۔ وہ ایک گناہ کا طاقت مندوش لیکن وہ ایک کس عورت کے آگے سرستے ہوئی کوئی برائی منزل کی طوت دیکھنا پانا نہیں تھی۔ اسے اپنے ساتھ کلاؤں کے لیے اپنے کے متعلق میں نے اپنی زبانی اور طاقت کا ہاتھ لیا۔ ان فرسوں میں ایک مٹی کی آدمی اس کی کچھ بھی دوسریوں کو کھانا تھا۔ وہ اپنے غلط فہمی سے اس نے مجھے کیا کیا بڑا تھا۔ اگر میں اسے اپنے ساتھ کلاؤں کے لیے ہانا تو وہ اپنے میرے غناظان کے گھر میں کھانا کھا کر بنا مسلک کرتے۔ یہ تو ایک طاقتور تھی کہ ان کے فری مانتے میں کوئی کوئی کوئی نہ کر سکتی تھی اہانت فرم تھی۔

میں انہیں آٹھا۔ میں نے انہیں خوف سے ڈرنا دیا اور میں کہا: مجھے صاف کہ دو اور ڈرنا سوچو اس وقت میں خود موت کے منہ میں ہوں۔ میں آپ کو کہاں لے جاؤں؟ البتہ یہ بڑا سنا ہے کہ میں بہر کر لے لے کر مسکین میں بنیادوں نے اسے لے لیا تو ان میں کہا: پناہ لے لے کر مسکین میں جاتی ہوں اور بیت آسانی سے وہاں پہنچ سکتی ہوں لیکن میں دلی چھڑنا چاہتی ہوں۔ پھر وہ لوگوں پر ہر کرنا غلامی کی گواہیوں میں کوئی بندہ نہیں لے کر اس نے مراٹھا کریم کی موت دیکھا اور وہ آپ کو کچھ بے ہوشی اندر بری طرح دے گئے۔ میں بہر کر۔ بری طرح سے میں نے اپنے آپ سے ہلا کیا پھر اس نے اس کو پچھتے ہوئے کہا: تم بچے تھے۔

میں انہیں اس وقت سے جانتی ہوں اور میں ایک بدکار عورت ہوتے ہوئے یہ بھی جانتی ہوں کہ تم بھی مجھے بچپن سے جانتے ہو۔ تم جہاں ہوتے۔ میں جیسا کہ تمہیں دوسروں کو غلام کر دیتی تھی میں نے اس کا کیا کیا۔ میں تمہارے غلام کرنا نہ تمام روز دہائی زندگی کو کربا کرنا نہیں جانتی تھی کہ اب میں تم سے دور کی بیکار

ہوں۔ خدا کو خدا کو فریاد ماناں سے ہونے اس کی پریشانی کوں سے پھر انہوں کی بھڑکی لگتی تھی۔

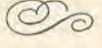
میں نے کہا: آپ کا خیال نیک ہے۔ خدا آپ کی مدد کرے گا۔ میں بہت بہتر ہوں۔ میں خود غصے میں ہوں۔ جن لوگوں کے گھر میں جہاں ہوں یہ سیکے شعلہ رو بہنگ کے بندوبست ہیں۔ ان میں ان کی نیت بدل جاتے تو آپ سرچے آپ ہر آپ میں ملتا ہے۔ ان کو دیکھ کر مجھے برا لگتا ہے کہ آپ کے کام نہ آسکا۔

اچھا اچھا حافظہ! کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔ آپ ایک کس اس کے ساتھ کلاؤں کو کھانا میں بھی کھانا دیا کر لے کر ہوا ہو گیا۔ میرے دل پر بد فاشیوں کا سالگا لگتا ہے۔ میں بہت بھاری کی گتوں رسائی گتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فری ہو کر صاف ہاروا ہے۔ روز بہنگ ہالے کا بڑا اچھا موقع ہے۔ چنانچہ میں اور میرا اسی فری ہو کر کے ذریعہ رات کے بچے وہاں روز بہنگ آ گئے۔ میرا کلاؤں پر کچھ پر کھانا کی کینیت جاری تھی۔ میں نے کسی کو کچھ نہیں بتایا لیکن یہ پتہ چلے کہ کھانا کلاؤں کے حکم کے پیشہ ور عورت نے بہانہ بن کر تھریاں مان چکی تھیں وہ کھانا ڈال دئی تھیں پھر ان میں بھی خدا کی نذر دیکھا کہ تم اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے۔ تم بچے مدد کرنا اور بڑوں کو۔

اس وقت سے ایک مختلف بعد میں جرت کر کے پاکستان آگیا۔ میں نے وہی کر کشش کی اس طاقت کی بار بار دلی سے نکال دی لیکن میرے دل نے اس کی یاد کا دامن نہ چھوڑا۔ وقت گذرنا گیا۔

۱۵ اپریل ۱۹۹۵ء کی ایک شام میں لاہور مال روڈ کی

عزیز ہو کر گرنے کے لیے ہر رنگ کلاس پر کھڑا تھا کہ ایک نعت بسوں اور کاروں کا راستہ ایک کلاس میرے قریب ہی ایک سفید رنگ کی کار کھڑی تھی۔ میں نے دیکھا اس کا میں ڈرا تو کی جگہ وہ جیسے طاقتور پہنچی۔ اس کا جسم پہلے سے کافی خراب ہو گیا تھا اور اس کی طرف سے بھی اس کے قریب اس کی ایک ایک ٹیڑھ لڑائی میں تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ لڑکی اس کے پیچھے سے لے کر دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہ ضرور اپنے ایک ادا سے اس کا بچہ ہو چکا ہے۔ اس کے ایک ایک آواز کے ساتھ فریاد ازاد زنگی گناہی رہی ہے۔ میں نے اسے بچان لیکن اس نے مجھے نہیں دیکھا۔ وہ لڑکی سے تین کھلے میں کھنکھاتی میرے دل میں جھگڑا سی اٹھی۔ میں بھی اسے ساتھی مانوں اور یہ معلوم کر دی کہ کب پاکستان آئیں۔ آپ کہاں رہتی ہیں اور آپ کا کیا کام ہے؟ میں اس کو فریاد میں پڑا۔ پھر یہ خیال آ کر کہ میں نے تیر کی کسرت اس عورت کی شکل بھی اس جیلنگ کے شاہ ہوا اور یہ وہ نہو جیسے قدم رکھتے لیکن میرے دل میں کشش پیدا ہوئی اور میرا کلاؤں کی طرف بڑا۔ اس کی ہر راستہ کھلی گیا اور کاروں اور بوسوں کا ایک سیلاب سا گڑبگڑا۔ میں اپنی آرزو اور فتنہ کے طرف پر کھڑا دوڑتی ہوئی اس کا گرد بھینچا رہا۔ وہ بھی مغیلاں تھا اور طاقتور مندوشی دیکھ کر عورت بھینست۔ دانا اور انسانیت کی دیوی ہے۔ وہ میری خاص ہے۔ میرا دل گری دے رہا ہے کہ ایک دلی وہ مجھ سے مر دے گی لیکن میں حسان فریاد اس کے کب اسز دکھائی گا۔



میرا مذہب جب وقت سے وہاں آئے تو وہ سب پتلے پتلے گئے۔ اس کا بچہ کس سے بھاری کرتا ہے۔ میری جانی کے سر کا تھیرتا ہے۔ میرے چہرے کوٹ کے ساتھ بائیں کرتا ہے۔ سب سے آخر میں کوئی نصف گتہ میری طرف ہوتا ہے۔ میری قزاقش برقی ہے کہ وہ سب سے پہلے میری طرف توجہ دے لیکن مجھ کو نہیں۔ آج میں جو کھڑا یا سوں یا سوں کر دیاں میں خود میں خود کی رٹ لگائی؟

میں کیا کروں؟

# سائنس کے نئے افق

## حیاتیات قدیمہ

**قدیم ترین بن مانس** تین کروڑ تیس لاکھ برس پرانے  
بن مانس کے ہڈیے کا ٹکڑہ  
Fossil  
معدنی مواد سے اظہر کے مشرقی سمت میں ملے۔ ڈاکٹر  
سائمن ڈیوڈ کا خیال ہے کہ اس بالائی ہڈیے سے بدردوں بن انسان



کرتا ہے کہ ان خطوں میں زراعت کی ابتدا اس مدت سے کہیں  
پہلے ہوئی تھی جس کا عام طور پر اندازہ لگایا جاتا ہے۔ خشک جمیل  
ڈومڑے کے کنارے جو دلدل ہے اس میں سطح سے میں اپنے نیچے  
خلقت پر دوں کے پتوں کا زیرہ ملا ہے۔ دلدلوں میں زیرہ سے  
کی عمر دو لکھ کے متعلق پہلے یہ کہا جاتا تھا کہ یہ ہواسے ڈاکٹر بیان کیا  
ہوگا لیکن یہ آئی ٹی ٹی سے دلدل میں ملے کہ یہ نظریہ رو کر ٹاپڑا  
ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ ان مقامات پر زراعت ہوئی تھی اور  
بد میں طبی تفریبات سے یہ دلدل میں بدل گئے۔

## حیاتیات

**آواز سے شکم** ہاور میں بچے کی جسامت کا اندازہ  
شکم ہاور میں بچے کی جسامت کا اندازہ ایکس ریز سے لگایا  
جاتا ہے لیکن ایکس ریز نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔ اس بڑے تارکاش  
والی آواز سے ایکس ریز کے لیے یہ بالکل سے پہلے بچے کے سر کی  
جسامت کا اندازہ لگایا جاسکے گا۔ بچے کے سر کی جسامت سے ڈاکٹر  
اس بات کا اندازہ کر لیں گے کہ بچہ کس طرح کے مطابق پہلے ہوگا یا  
کس تکلیف کا اندیشہ ہے۔

## اختراعات

انسان کو بہتر سے بہتر کی تجویز دیتی ہے۔ روائتی  
نیو بیسیکس پر چھوڑ کر اس طرح لگائی جاتی ہے کہ اسی  
ایک طرف اور دوسری طرف دہائی ہے۔ اس سے بچوں

اور انسانوں کے ہاڈے متعلق تحقیق میں مدد ملے گی۔ بالائی ہڈی  
بہت کم دستیاب ہوتا ہے کیونکہ یہ زیریں ہڈی کے مقابلہ میں  
کوڑھو ہوتا ہے اور بہت جلد شکست و زحمت کا شکار ہو جاتا ہے  
ڈاکٹر سائمن ڈیوڈ اس مخلوق کو جس کا یہ ہڈی ہے، ایڈیپتھیکس  
Aelopithecus کا نام دیا ہے۔

## زراعت

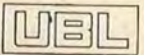
ڈوبنے کے مختلف سببوں  
دلدلوں میں پھولوں کا زیرہ  
دلدلوں کے سطحوں میں پھولوں کا زیرہ اس بات کی نشان دہی



## خیالِ مسلسل

منصوبوں کی جانچ پڑتال .... امکانات کا تجزیہ ....  
مورستہ حال کا جائزہ .... ہمیں ہمیشہ ہی آپ کی ضرورتوں کو  
بہتر سمجھنے کی فکر رہتی ہے۔ اس طرح ہماری تمام  
کوششوں کا مقصد آپ کے سطحوں کو بہتر سے بہتر جانچنا اور آپ کو  
سودمند مواقع فراہم کرنا ہے۔  
تکلیف ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ ترقی کے اس دور میں بینکاری  
کی ضرورت ریاست لا محدود ہے۔ ہمیں احساس ہے کہ  
اس میدان میں ہم نے ابھی صرف ابتدا کی  
مراحل طے کئے ہیں۔ اور ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔  
اس کا ہمیں مسلسل خیال رہتا ہے۔

یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ













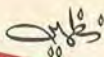
کا بیٹھتے ہوئے ہیں

ان تینوں میں سے ایک سی رسیدیاں تھیں۔ وہ مسکرائیں۔  
بولیں : مگر بی بی ہادی زمروری اسے ہی رخصت زانیہ بنو جو بھائی ہے۔  
لو تو میں نے انشاء اللہ تین چار ماہوں کا فیکس کیا ہوتا ہے، اسی کے  
ساتھ والے تہا کیا ان کے بیٹے کی شادی کی جڑ سے آگے تھیلوں  
ہے اور ان کے دو بیٹے اور ایک داماد مفت کا ہاؤس پر گئے ہوتے  
ہیں تو میں نے اس شخص کو مل کر فوت دلچا، ان کی آنکھوں میں ایک  
جگہ کی تڑپوں کی تھیں۔ فدا زل موت اور فدا فدا فدا فدا فدا  
آنکھوں سے آنسو اور تھے اور دل پر پاتا تھا کہ کراہی ہاں کے  
قدم چڑھیں، انہوں نے مسکرا کر ہنسنے لگے اور آگے چل دیں۔

ایک اور صاحب جو ہسپتال میں شدید بیمار تھے میں ان کو دیکھنے  
گئی تو مرنوں کے اپنے کسی دکھ درد کا ذکر کیا بلکہ گھبراہٹ میں ہونا ہے  
بست باس میں اور اپنی طبیعت پر بدلاؤ کی خبر : میں بھی کون کا  
مطلب اپنی ہادی سے ہے مگر گھبراہٹ ہی کو گھبراہٹ میں ہی فرستی دیکھو  
کو گھبراہٹ ایک بیمار اور وہ بھی ابھی اتنا نہیں کما کر پرامن کے اپنے  
ملک کی خدمت کے لیے میں خوش قسمتوں کے گھر سے جا رہا ہے  
ہیں : اور کما کر پرامن پھوٹ کر نہ گھسنے۔

میری جڑ میں کے گھر ایک ہمارے دو دیگر چنے والے سپاہی کی  
ہاں بھائی چائی تھیں، ان کے پاس ان کے بیٹے کا خط تھا جو پھر دیکھ کر  
مناجی تھی تھیں یہ سلطان کے بیٹے نے ایک ہسپتال سے بیمار تھا جا رہا  
بیٹے نے لکھا تھا کہ وہ سپاہی کے گھر پر فوجی ہو کر ایک ہسپتال  
میں داخل ہے اور اس میں جانی سے پریشان ہے کہ ہاں اور دولتی نہیں  
خیریت معلوم کرنے سے نہ گھڑے ہوئی : اس کے خاتمہ بہتر تھی۔  
پر لڑائی کی کوئی بات نہیں اور دھوکے تو میں ایک ہسپتال : مردانوں کی  
کوس کی چڑھائی اب دے گا یا اب بھی نہ دے گا

سپاہی اور دوسرے پولیس کو کمر بستہ شروع کر دیا اور اس قدر  
جینوں کو آنکھوں سے آنسو نکلے گئے، گھبراہٹ : ہاں کے جیو ہمارے  
ہاں جلد سے شیش و پیریز : سب میں ان کے ہٹنے کا وجہ ہے کہ



کتابت

دست حب مزنی درجوں میں  
دوسرے دوسرے کوئی جانی ہے  
ایک ہجوم روشنی کی کون  
بتی کی ابھرتی آتی ہے

تیب : اسما بڑے گتے ہے  
روح ہے میری اور دوسرے کل  
فیکس آنکھوں سے دوسرے کوسوں  
میری پگھلیں ہیں کسی نہ کھلی

انہی ترنوں کو کہ گتے کہیں  
اب وہ آنکھوں سے ہر نکلے ہیں  
تم کی سوزن سے ڈھلتے دل میں  
مردانوں کا چہرہ چھلچھلے ہیں

آؤ ہرگز کے سٹروں دل پر  
میری راتیں ہی کوئی گداری ہیں  
چھوڑ کر آسے خوف راسخ کیا  
شب کی جب کا گھبراہٹ بھرتی رہی

کتنی راتیں ہی اور کیا معلوم  
میری قسمت میں غراب سے غری  
نار کردہ گناہ

مرے ہوں کے کہہ رہے لوگ ہے  
کوئی جڑ میں بیت کاران کا گان ہیں  
گھر گئے دل میں جی ہانک : کو دیکھا  
کو گھٹے رہا ہے یہاں کیا سحر دل کا

کوئی زمانہ کا میری بے لوائی کو  
میری خوشی کو تیر کر رہے ہیں سکر  
گھر گئے دل میں آنکھوں میں جی ہانک : کو دیکھا  
بہت کیلے یہاں آنسو دل کا کیل اور ان

بہت کیلے یہاں آنسو دل کا کیل اور ان

میں ایک وہ ہیں ہوں کو کھلی ہوں ہوس میں  
کوئی نہ کوئی کہہ کر کہے کوئی جیسے وہاں  
مجھے بھی کا کھنکھ لیتا کوئی بیٹے سے  
سیٹھ لے کر دامن میں ہی یہ فیکس کہاں  
کھلے ہے آنکھوں میں اس گلو کہاں کرتی  
خوش کوئی رہی ہے صبر زک کے لیے  
یہ داغ ہیں سے میری روح داغ فراہمی  
دنا سکرانے لے کوئی یہ کہاں امکان

سرزمین رنگ دیو

شود و شوق دیو کی سرزمین  
مرا جہان کو تو شوق مند ہو

بہوئی بڑے سے ستر گاہ  
یاد سوزی کہ کوئی سرزمین

عالمی کے گھبراہٹ اور پتہ کی گھٹت  
چلتے کے باغات خوشی مقرر نہیں

نہاں ہوں کہاں پہلا ہوتا  
جیسے ہاں کا سدرم گزریں

چھوٹی چھوٹی کشان ہر سوزوں  
اور فاعول کی تائیں دل تائیں

یاد کی کرشم میں تقدس ابھیر  
یاد کی ہوں کا ہے علم نہیں

دیکھا ہر سحر ہر بھلاں کا  
دیکھ کوئی وہ زلف میں

میں کا کرکڑ سینوں کا وطن  
جہاں کے ہاں دلچسپ چرخ ہیں

شیر دل پر دوسرے اس وطن کا  
جنگ سے نکلے جہاں ہر گز نہیں

اگر ہاں گستاخ سے کشمیری  
پھر دوسری ہستہ تو ہم کون ہیں





**میرا** نام جہاندار خان ہے۔ ہم گیارہ لاکھ نامی گاؤں میں رہتے ہیں جو راولپنڈی سے بارہ میل مغرب میں واقع ہے۔ اس گاؤں کی آبادی تقریباً دوسری سو سالوں اور چند کالوں پر مشتمل ہے۔ لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے۔ وہ کھیتی باڑی کے علاوہ کوئی کام کرنا پسند کرتے ہیں تو قوم و ملک کے دفاع کے لیے سید پرہیز کو کرشن کا مقابلہ کرنا ہے۔ یہ آج کی بات نہیں پہلے سے یہی جو ہونا چاہا گیا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ یوں میں جوان ہوتا گیا تو بھی زندگی سے لگاؤ نہ تھا گیا۔ میرے والد عوام محمد شہید کو کال خان کے نام سے مشہور تھے۔ انھیں فوجی زندگی سے بے حد پیار تھا۔ انہوں نے ۱۹۱۶ء یا ۱۹۱۷ء کے دوران محاذ کشتر پر جام شہادت نوش کیا تھا۔ اُس وقت میری عمر کوئی آٹھ نو برس تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد میری پرورش چچا نے لینے ڈسے لے لی۔ جب میں بارہ برس کا بنوا تو شفقت کا یہ سایہ بھی سر سے اٹھ گیا

## جیلور کا چار سو سالہ

اس موقع پر میں نے کسی بار فوج میں چھٹی جوتے کی کوشش کی لیکن ہر بار نامی کا گھنٹہ دیکھا گیا کہ میری عمر کوئی آٹھ نو برس تھی۔ اُس وقت آنی اور میں نے ۱۹۲۰ء میں برج ٹاؤن میں شامل ہو گیا۔ اُس وقت میری عمر گیارہ برس تھی۔ برج ٹاؤن کا سنڈل ان دونوں کراچی میں بنوا کر نکلتا تھا۔ وہاں لوہا کارگر تھے اور سر مشر بنوا۔ یہ لوہا کار سنڈل بنواتا تھا۔ ہر ایک میں ایک سیارے کے لیے حرف و دو حرف جگہ تھی جس میں ہم اپنا دست بازی شکل سے کھینچتے تھے۔ اگر ضرورت نہ تھی تو کبھی کبھار کوئی قصہ باہر مل جاتا تو سنڈل مزاحمتی تھی۔ جس سروسے میں نیکے ہاتھ مارا جاتا تھا۔ سنڈل بچنے کے بعد دو دو پائی کی کرشمی کی منڈیریں بنیتے تھے۔ پھر فن کر کے وردی پہنتے، سیدھے پیدہ گراؤنڈ میں جا کر پید

اس خوشگوار گھر میں بچوں کو دیکھ کر یہی کہنا پڑتا ہے کہ یہ سب کامیاب بچہ ہیں اور ان کی مائی پائی خود افریقہ سے لیں اور خوشگوار چائے کا قہر جاب کی نہیں ہے چائے منتخب کر کے وقت یہ اردو چائے پسند کرتی ہیں۔ یہ دیکھ کر اردو چائے ان سب بچوں کی مسایل ہے۔

**سب کی پسندیدہ**

**AROMA TEA**

واقی فرحت بخش

## سیدہ و نازا

”میری آپ بیتی شہان کے نام میں تھی۔ اُن کی محنت کا پتہ لگ کر کہ میں ایک سیارے میں تھی۔ میں نے اپنی تحریر اس کال میں لکھی کہ اسے کوئی ڈیڑھ قول کرے کہ تم اپنے اوتھ دست کر کے کھانا۔

فتوہ تباراچا جہاندار















سے نظر آنا چاہیے۔

۱۸۔ (۱) شریعت میں جو اصول و ضوابط بیان ہوئے ہیں، ان کے تحت ہر شخص کو اپنی زندگی گزارنی ہے۔ اگرچہ اس میں کئی چیزیں ہیں جو ہماری طبیعت کے خلاف ہیں، لیکن ہم ان کو تسلیم کرنا چاہیے۔

ہیں: اگر ریڈ کی کسی ایسے کمرے میں رکھا جائے جس میں مہمانہ  
ہماسکے ترکیدارہ پھر بھی بوسے گا؟

(عبد السلام خان بنگش بالا کوٹ)

ج: ریڈیو محذور برے لگا اس کی وجہ یہ ہے کہ ریڈیو برقی طاقتی  
 Electro-Magnetic لہریں وصول کرتا ہے اور یہ لہریں  
 غلطیوں سے گزر سکتی ہیں۔ تاہم آپ یہ یاد رکھیں کہ یہ لہریں  
 کی لہریں غلطیوں سے نہیں گزر سکتیں۔

میں انکشتش قتل سے اکرادو جو نے پر رگڑ کر کی چیز نیچے پھینک دی جائے  
تو وہ فطامیں معلق رہے گی یا زمین پر رگڑ کر نہ لے گی؟

(اعجاز سعید ڈنگ کالونی کراچی)

ج: غلامیں بیچنے اور اوپر کی سہمتیں نہیں جوتیں۔ اس لیے کوئی

سوال کے ساتھ اس کو پین  
کا آنا ضروری ہے۔ ایک وقت میں  
ایک ہی سوال آنا چاہیے۔

پہنچ بھی جو کشتی نقل سے آزاد ہو کر غلامیں بکھرے گی۔ ایک مقام پر معلق نہیں رہے گی۔

س: فلم میں چلتے ہوئے تانگے کے پیچھے اٹھ کھڑے کیوں نظر آتے ہیں؟

(فیض احمد فیاض، ہوٹل انٹرفیشیل، پشاور)

ج: پیسے میرے ہی گھومتے ہیں۔ یہیں فریب نگر کی وجہ سے  
اٹلے گھومتے نگر آتے ہیں۔ فریب نگر کی وجہ اندھیرے میں ایک ہی ہلکے  
نکارت دکھاتے رہتا ہے۔

میں تو سب قزع کے دوران سلامتی رنگین کیوں دکھائی  
نہیں دتا؟

محمد ایاس عاجز محلہ بھوسہ خیل چارسدہ

حج، بارش کے بعد آبائی فرات و نہرلات کی سمورت میں فصل ایں  
معلق رہا ہے میں سمورت کی کرن میں ایں ذات برابک خاص ناوے سے  
فرقی میں اور منکس مرکز شہر کرنے والے کی کھجک میں پتھر میں میں  
فرز ایک خاص ناوے پر بھی ہے چونکہ تمام فرات ایک ہی ناوے  
رہا ہے میں سمورت اسے سالانہ تین تین دکھا میں نہیں دتا۔

سید نیلی دیشی کا موجد کو بی ہے،

اسید احمد (اردیک ۱۳۶۴) براتہ اور ٹیک سنگھ

ج: ٹیل وئرن سیٹ سب سے پہلے ۱۸۰۵ میں امریکی کے  
شیرلوٹن کے ایک سائنس دان جی۔ بکر کرے نے بنایا تھا۔

میں: ریڈیو سٹیشن، ہمدرد کا پروگرام راولپنڈی میں سنا جاتا ہے۔ لیکن ہمدرد کا ٹیلی وژن پروگرام دکھائی نہیں دیتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

(محمد فیض خان، پرنما قلعہ، راولپنڈی)

ج: اچھی ٹیلیوژن کا نشراتی مرکز اتنا طاقتور نہیں کہ اس کی  
برتاو ایسی لہرس راولپنڈی تک سننے سکے۔ رڈ ٹوکی لہرس اتنی طاقتور

ہیں کہ وہاں تک پہنچ جاتی ہیں۔ اسی لیے ریڈیو تو سنا جاتا ہے۔ لیکن ٹیلی ویژن پروگرام نہیں دیکھا جاسکتا۔

پنی آئی اے  
کی پروازیں  
بہ کا ک  
اسینول  
فینکفرٹ  
بیرونی  
بغداد  
روم  
جاتی ہیں

ان کے علاوہ آئی کی پی پروازیں : لندن - جنیوا - قسبرو - بیروت - ماسکو - تہران - کویت - جسد - زھران - دوحا - دوبی - بحرین - کابل - گراچی - ڈھاکہ - کٹمنڈو - رتھن - کیٹمنڈو شنگھائی گوئی ماٹی ہے۔

مذہب تفصیلات کیلئے اپنے تریلوں یا بحث یا کسی پی آئی اے آلس سے رجوع فرمائیں۔

پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز PIA



















شرک بزمی، وہ بھی مارے گئے۔  
وہ زخمی چلی دلاشتہ چاچائیوں کے سامنے آیا تھا اور ان کے  
سامنے سرکشی میں کھڑا تھا کہ چاچائی اس کے تباہ میں اندر  
چلے گئیں۔ اس کی چال کا یہ سبب رہی۔  
گاؤں میں چاچائی دستہ حیران و پریشان اُنی گریوں سے پہنچے  
کی کوشش کر رہا تھا جنہیں نازکے نہانے کو بھی نہ دے تھے۔ خوشہ  
انہیں چینی مورچے نظر نہ آئے۔ یہ چینیوں کی چال تھی کہ انہوں نے  
اپنے مورچے سے ٹھکانہ کر دیئے۔ چاچائیوں نے ان کے مورچوں پر  
جوابی نازکی کر چینیوں کا ٹانہ بند ہو گیا۔ چاچائی سمجھتی تھیں کہ انہوں نے  
چینیوں کو مارا ہے۔ وہ مورچوں پر ٹوٹ پڑے لیکن وہاں تو غلاؤں  
کے دانے تھے کوئی نشان نظر نہ آتا تھا۔ غریب باد و سوا چاچائی سپاہی  
فطرت نگاہوں پر ہاتھوں میں گھس گئے۔ پھر وہ کسی کو نظر نہ آئے۔  
اُس اندر کا ایک چاچائی بچکانہ جوا بھی تک نہ دے رہا اپنی  
ڈانڈی میں کھتا ہے۔

”ایک چرائے درخت کے تنے کی کھوہ  
مجھے ایک کبوتری لڑکی کا نظر آیا۔ وہ ہم پر ناز کر  
رہی تھی۔ میں نے اس پر ناز کی لڑکی غائب ہو گئی  
میرے سپاہیوں نے دھاوے میں دھاوے میں جھانک کر لوں  
لوئی تھی نہ لڑکی کا خون۔ سپاہی کھوہ میں اترے  
اور لڑکی ہو گئے۔ میں نے کھوہ میں جانے کی  
جرات نہ لی۔“

یہ کھوہ سرنگوں کی پھول پھولوں کا دہانہ تھی۔ اسی جھڑپ  
میں چاچائیوں پر ایک ہتھیار چینیوں نے نثریں کھود دی ہیں۔  
انہیں اُن سرنگوں کی لمبائی اور چوڑائی کا اندازہ اسی حقیقت سے  
ہو گا کہ گاؤں کی آبادی دو دو درویش تھی جو تمام کی تمام سرنگوں  
میں چھپ چکی تھی۔

چاچائی اپنی دشمن کا ہاتھ بڑھ کر گاؤں سے رہا ہو گئے۔  
دوسرے روز انہوں نے شکاریوں سے مل کر اپنا دہانہ دے گاؤں

کے لیکن ٹھیک اور تو میں بیکار غرض ثابت ہوئی۔ جب پہلے  
چاچائی گاؤں سے ناکام لوٹ رہے تھے تو انہیں کھلے میدان میں  
میں پچیس چینی نظر آئے۔ چاچائی مورچہ بند ہو گئے چینیوں نے  
ناظر کھول دیا اور سپاہی ہونے لگے۔ چاچائیوں نے ٹھیک بڑھا  
دیتے اور ان کی پشت پر تباہی میں یہاں سے تباہی کے بڑے چینیوں  
نے ناز کر دیا اور چھانے لگے۔ چاچائیوں نے تباہی کا ایک  
نثریں نثریں فضاں پہاڑ کی غارت گاہ اور صحرائے گھنے گلی۔ اس میدان  
میں چینیوں نے بارودی سرنگیں بچھا رکھی تھیں۔ ان میں پچیس  
چینیوں نے چاچائیوں کو گال کے حال میں اُٹھانے کے لیے  
انہیں سپاہی کا قریب دیا تھا۔ تین چاچائی ٹھیک ان سے ملنے  
چینیوں کو گھٹنے کے لیے دوسری سمت سے بڑھنے چینیوں  
کو زمین لگی ملی تھی۔ وہ سرنگوں میں اتر گئے تھے۔

۱۶۲۵ء چینیوں نے سرنگوں کا حال دیکھ کر ہلکا  
دیا تھا اور انہیں اس قدر تباہ نہ لڑا تھا کہ ان کے ہاتھ کے لیے ہاتھ  
بلیران میں برسوں دیر لگا تھا۔ ان صحت مند طریقے سے پہلے  
سنے سوتے اور کھاتے پینے کا انتظام تھا۔ چھپ کر وقت کا کارخانہ  
سرنگوں میں مہر دیں۔ ہارے مرد اور بچے دھگے جو سرنگوں

دو بجے انہیں کچھ علم نہ تھا کہ گریڈ کا کھر سے آئے تھے۔ کوئی  
چینی نظر نہ آتا تھا۔ دلائل اس عادت کا وہ بھی ایک ہی شرک  
کا دل نہ تھا۔

ایک چاچائی فخر عبادت کا میدان کیا تو اسے یہاں نہ نظر  
آئی۔ اُس نے سپاہیوں کو گالیاں چھانے میں اس کی ہدایت پر دہانے  
کے اندر گریڈ پھیلنے کے لیے اس کے اندر گیس بم بچھ کر دہانے کو  
پاک کر دیا۔ اسی طرح انہیں گاؤں میں دھڑن اور دہانے نظر  
آئے۔ انہوں نے ہر ایک گیس بم بچھ کر دیئے اور انہیں منڈول  
مٹی اور گارے سے تباہ کر دیا۔ نہر گیس سرنگوں میں پھیل گئی۔  
اندر کی چینی کا زہر نہ رہا۔ ان کا تھا کہ ان تمام چینی زندہ سے  
کڑی انہوں نے سرنگوں کے روزانہ بھی نہ رہے تھے۔ وہ چینی  
جگہوں پر کھٹے تھے۔ انہوں نے ہر روز کھول دیئے اور خود  
سرنگوں کے نیچے بنائی ہوئی سرنگوں میں اتر گئے۔ تمام گیس باہر نکل  
گئی جس سے ہمارے خاندان کو کربا چاچائی سپاہیوں کو کس قدر پشیمان  
کیا کہ وہ گاؤں سے بھاگے تھے۔

چاچائی دستے کے ساتھ ٹھیک اور تو میں بھی تھیں۔ چاچائی  
کا خیال تھا کہ وہ گاؤں میں کسی ایک آدمی کو گریڈ زندہ نہیں چھوڑیں

میں داخل کر دیئے۔ اُس روز بھی گاؤں کے تمام افراد دشمن کے آئے  
سے پہلے ہی سرنگوں میں غائب ہو چکے تھے۔ جب چاچائی دستہ  
گاؤں میں داخل ہوا ہے تھے تو ایک سرنگ پر انہیں ایک کھٹی گلی  
نظر آئی جس پر چاچائی زبان میں کھاتا تھا۔ ”بارودی سرنگوں سے  
ہوشیار رہو۔“ چاچائیوں نے اس سرنگ کو کھل کر دیا اور دوسرا  
راستہ نکال دیا۔ ذرا ہی آگے تھے تو بارودی سرنگیں پھٹنے لگیں جن  
سے سپاہیوں چاچائی ہلک ہو گئے۔

ایک چاچائی دستہ ایک اور راستے سے گاؤں میں داخل ہو  
رہا تھا۔ وہ بھی چاچائی زبان میں کھٹی ہوئی ایک کھٹی گلی تھی۔  
”بارودی سرنگوں کا علوت۔“ چاچائی دستہ یہ راستہ چھو کر  
دوسرے راستے پر چل دیا اور بارودی سرنگوں کی زد ہو گیا۔ یہ  
تحقیق چینیوں نے کھڑے کربانوں کے ساتھ کھادی تھیں اور  
چاچائی سپاہی اسے اپنی فوج کی سرکاری ہدایت سمجھ کر موت کے منہ  
میں پہلے گئے۔

میں چاچائی سپاہی ایک شادی کا دن جا چکے وہ بارودی  
سرنگوں سے جھک کر دہانے جا چکے تھے گھر ان کے دربان کی ہمدردی  
دور گریڈ پینے اور میں نے اٹھارہ سپاہی ہلاک ہو گئے۔ جو









مزدوری بری ہوئی۔ (سٹارٹ پکٹ)  
 (۴) سندھو مل کی برآمد کا روبرو داراؤ جگر کھٹے تھے راکر  
 کو یہ۔ (اے سی۔ اے اس)  
 (۵) ان وسیع جنگ کی تعلقات کا ازمنہ داما، شرت سب دوچ پیسا  
 کے متحد و مقامات پر قدم بہ قدم ان دریافت ہے جو انقلابی غلامی  
 کے فلول سے مکہ شرفیت میں لیکن ان فلول سے مافی جتو ہیں جو  
 داوی سندھ کے قابل ہادی شہادت سے کھو کر نکالی گئی ہیں۔ یہ  
 دور دراز ملکوں تک مصنوعات کی ترسیل کی قدیم ترین نشان ہے۔  
 اسی تجارتی شہا کا بارہ ان دور دراز ملکوں کے مابین دیگر مشاہد  
 مشابہ گیس کی دیت تجارت پر دلالت کرتا ہے۔ کاروان شای اور  
 ایرانی سواند کو روبرو کرتے تھے اور ۵۰۰۰ سال قبل تجارتی شہا پھروم  
 کے راستے سفر کرتے تھیں۔  
 (۶) اس بابک اور نفیس کو پڑے کا ہم جو پوچھا گیا کہ کیا  
 ہا تھا۔ سری اور باقی دستاویزات میں سندھ سے لمبی سفر چٹ  
 و شق کے ریشم کی جانب و شگمال کی کٹ کے پڑے کا کیا کر  
 اور شیر کے اون کی لڑے کا کشیر دیکھتے ہیں۔  
 میر و دوس با پانی بعدی قبل سے جسے اس کا لڑا  
 ہے کہ وہ نفیس پڑا جس میں مہر کی صورت شہرہ و شیشی لہجی کی تھیں۔  
 سندھ کے نام سے مشہور تھا لیکن جب پکڑا وہ نہایت کلام  
 "سندھو" جو گلیا۔ لفظی زبان میں اسے سندھو دوس کہا جانے لگا  
 کے معنی میں لہجہ جاری۔ (ایچ بی ریس)  
 (۷) مہری بابک پڑا ہٹنے کے لیے کمان استعمال کرتے تھے

لیکن بندی ایٹمی داوی سندھ کے رشتہ والے) کیاس استعمال کرتے  
 تھے۔ (ملک ش)  
 (۸) تاریخ روایات متفقہ طور پر ثابت کرتی ہیں کہ پانچ ہائی  
 بندہ داوی سندھ کی اہم ترین صنعت شہر برقی تھی۔  
 (۹) مسٹر ہی ہرش ایت دی ورنی  
 (۱۰) مسٹر زیادہ دلپ سوئی پڑے کے وہ نام ہیں جو پورٹو راکر  
 سے ہائی اوتا ہے۔ کے ساتھ دستیاب ہے جس میں سوئی پڑے کی  
 موزوں کی ترسیل کی دیت کی دیت ہے۔ کیاس میں مصری وافر قدوسی  
 پیدا ہوتی ہے لیکن توہ زانہ میں ہائی مہر کی تھی۔  
 (۱۱) مسٹر مہر پھل  
 (۱۲) شہر ملکوں کی دیانت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ  
 (۱۳) داوی سندھ کے رہنے والے) کیاس کا تھے دیتے تھے۔ مہر لہجہ  
 (۱۴) مہر پڑا دوسے ہٹے سوئی پڑے دستیاب تھے  
 ہیں تجارتی کرتے ہیں کیاس کے پوروں کی کاشت سندھ داوی  
 سندھ ہیں۔ مہر پڑا کی برقی تھی اور اس کی برآمد کا شہر تھے  
 کی طرف کی وہ مہر ہے جو ان کی دیت سے جو پڑے کے ایک کڑے پر  
 کی برقی ہے۔ کیاس میں مہر پڑا دوس شہر برقی تھی۔  
 (۱۵) کیاس کی شائع کردہ راکر شہادت  
 ان تھان کی موزوں میں اس بات میں شک و شبہ کی کاش  
 نہیں کہ داوی سندھ کے قدیم داروہر پھل کی ایک بہت بڑی صنعت  
 کے مہر تھے۔  
 (۱۶) قرآن مجید۔ مہر پڑا دوس

# خانہ

## بغیر قتل

نمازیہ کی پڑوس کیاس شہر اوجہ خانہ میں پڑوس کی  
 سے ہار کا سندھو دیکھ رہا تھا۔ سہاؤن کا سلسلہ  
 اور گھٹے شگل کی بریلی تھوڑی سی تھی۔ ایک پکڑی دھڑلے میں لگاتی  
 چٹاؤں کا سہو پڑا کی تھی۔ اوجہ کی ٹکاپیں اس کا پڑوس پر کھینچیں  
 یہ اس کا ایک پڑاؤں تھا جس کی پڑا سے اچھ گات تھی۔ مگر گشت ایک  
 شہر سے وہ اپنے وطن کے مہر سے اٹھانے لگا تھا۔ وہ خوب جانا  
 تھا کہ اس کا دوسرا سندھ افریقہ کی طرف کر کے دھن کے ترقی یافتہ  
 ملکوں کے لیے بھیج دیتا تھا۔ جسے افریقہ کے سینے سے کر کے لیے  
 ہار کے لوگ جان کی بازی لگاتے تھے۔ رشتہ ہیں۔ ان میں پڑوس شہا  
 اور پڑوس کے جنگوں میں دھکی مہر کی سیلہ ورنی میں شہر سے لیے  
 روپوس جہاں ہیں۔ روپوس افریقہ کے بھیجی ہار کیوں سے جگا کر  
 جگا جاتے ہیں۔ اوجہ کی ملک شہر تھا کہ اس کے دوس کا بھیجی  
 کوئی بھی نہ پاس کا تھا۔



لوگت و مہر میں کھو ہار اور اس میں تھا ساتھ دالے کرے  
 میں ایک انگریز اوجہ کی طرح سر جگاتے شہا تھا۔ اس کا امر مان بکٹا  
 اور دوسکات لہجہ کا لہجہ مہر پڑا شہا۔ انگریز اس میں کی گاہیں  
 تھیں جہاں سے ناچنے کے زور کا شہر چوری کر کے جانے لگا۔  
 غائب کر دیتے تھے۔ ان کے ایک اور پڑوس ورنی تھے۔ وہ پڑوس  
 کے باشندوں سے ٹکے تھے۔ جس کی ایک بھی چوری کا سرانہ ورنی

### تعلیم و تربیت

بچہ کے ذریعہ بچہ کے تعلیم و تربیت کا مادہ ہر بچہ شہا کیجے

ایٹیل لائف شہر سہو پڑا لہجہ

۷۷ سالہ پڑا پاکستانی بچہ





فریئر ڈیٹونایٹر Detonator بارود کو گالنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس کی لمبائی دو یا تین انچ اور موٹائی ایک انچ کے پچھلے حصے کے ایک جگہ ہوتی ہے۔ تھوڑے سا پتھر کے ٹکڑے کی طرح ایک چمک بھرتی ہوئی ہو جاتی ہے لیکن کسی سے کوئی ان جی نہ سکا کہ کتنی جاتی ہو تو پتھر جس قدر تباہ ہو کر رہے۔ اسے بارود (ڈائنامائٹ) میں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ لیڈ تار لگا کر لایا جاتا ہے۔ دو سارے بارود ایک میٹری کے ساتھ ڈیٹونایٹر رکھا جاتا ہے۔ پہلے ڈیٹونایٹر جھٹکا ہے جس سے بارود پھٹ جاتا ہے اور پتھر ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ پتھروں میں ٹرغیوں کو ٹھکے کے لیے اور پتھریں ان ٹرغیوں میں ٹرغیوں کے لیے زمین میں مگر کرنے کے لیے ڈیٹونایٹر بارود استعمال ہوتا ہے۔ بارود تو ڈیٹونایٹر کے برزور دھماکے سے پھٹتا ہے لیکن ڈیٹونایٹر جس قدر ٹھیک اور سانس ہو تو پتھر جیتی ہے کہ وہ کسی ٹھکے سے پھٹ جاتا ہے اور کوئی انسان اس کے باطن میں قریب ہو کر دھماکا نہ دے رہا ہو تو اس کا ہونا ہے۔

جب اس انجینئر نے کہا کہ بار دو تو تمام کا تمام صرف ہو گیا ہے  
لیکن ڈیوڈنیریل کا ایک ڈیجر رہا ہے تو کیت نے پڑک کر لوپچھا۔  
کہاں سے دو ڈیجر

کہیں نہ تھا اور بدلو۔ "اس الماری کے اوپر رکھا تھا۔"  
 اس نے کرسی پر کھڑے ہو کر الماری کے اوپر دیکھا اور کھرا کر کہہ دیا۔  
 یہاں میں ہے۔ اس نے الماری کو کھلی کر برقیٹ پیٹ کے  
 دیکھی لیکن اسے ڈیوڈ نے نفرتاً سے چھسار سے کہنے کی تلاشی لگائی۔  
 ڈیوڈ نے ہنسنے سے روک دیا۔  
 "اور شاید یہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔" بکٹ نے کہا۔

[illegible][illegible]

اسے میں دوا کا بخیر پینے لگے۔ انہوں نے اس کے ہاتھ سے پتھر  
 پھینک کر کہا۔ ”آپ ہاگلی جو گئے ہیں اب دوا کو گلی جڑھ گئی ہے؟“  
 ”اس عورت کے سر کو دیکھو۔ بیکٹ نے ہڈیاں کاٹیں نے بالوں  
 میں دو ٹو ٹوڑاڑیں رکھے ہیں۔“

اقول کہ بچہ عورت کو یہ بتا رہا ہے کہ وہ اس کے ساتھ  
 دھوا کر گاؤں کے لوگوں کے ساتھ کھائے ہوئے تھے اور بچہ جو اس کی بیٹی  
 کے ساتھ بیٹھا تھا اس کا خاص کام لڑائیوں کے لیے ساتھ تھا۔ کیا اس  
 کو ڈیڑھ گز کوئی چیز ہے جو اسے دھوا کر گیٹ وقت پر بیٹھ جائے۔  
 تو بچہ بڑی بڑی دھواؤں سے دوڑتا اور وہ بیٹے کے ساتھ جاتے۔  
 خدا کی قسم اس کے سر سے ڈیڑھ گز کا دو دو گیٹ لے

ماہی پتی کا پتی اُوار  
چیزیں نکالنے کے  
اڑھاؤ گئے۔

[illegible]

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

جبلہ دیوے سٹیشن کے ایگزیکٹو مینٹ روم (مغربی طرز) کو خشک کر دینے کے لیے ریوٹر ریٹ  
آؤس جبلہ میں مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۰ کو ساڑھے ۹ بجے سیلابی ماس ہوگا۔

۶۔ چیکو کی شرائط معاہدہ فریمنٹ کی ایک کاپی میں چیکو کی شرائط و کوائف ہیں اور جن کی کامیاب  
دلی و مزیدہ دلیل کرسے گا چیت کرشل منجریل و فیوریوسے لاہور سے دس روپے کی کاپی کی ادائیگی پر  
۲۴ مئی ۱۹۹۶ء صبح دس بجے تک حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۳۔ فرم/ فرینٹ، فرد/ افراد جو اس نلام میں حصہ لینا چاہتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ریسٹوٹنٹیفیکیشن کے پاس متعلقہ ۱۰۰ روپے بطور ضمانت مقررہ مالی بات چیت میں جان اور مال کا نقصان کے بارے میں حصہ شہرت حکومت کی متروکہ فارم میں میڈیا کو ریسٹوٹنٹیفیکیشن کے خلاف میں مغل ہے۔  
 جی ٹی ڈیویڈ ریسٹوٹنٹیفیکیشن کے خلاف فارم میں ۲۰۱۶ء میں جس وقت تک یہ فارم ریسٹوٹنٹیفیکیشن کے خلاف میں ۱۹۹۶ء کے ساتھ ساتھ جس کے ۲ دن تک تک میں آئیں۔

چیف کمرشل منیجر (INF (L) 1242)

# یکدم

## کیش



جس کو حاکم کرنے والی بیوقوفین کریم اور ۹۸ خاص دیقی صابن کی بددلی سے بچاؤ کی بددلت  
جلد کی قدرتی جاذبیت سے یکدم کیش

قورائے مودوں دشمن کا بھلانے کے لیے قانون کا استعمال نہ کرنا  
پرکھنا ہمارے خوب اور پرول کی طرح ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب  
ہاں یہ مرد ہے کہ کبھی کبھی ہادی انتہوس قانون کی دفعات مجھے دے سکے  
لی گریوں کی طرح کم اثر معلوم ہوتی ہیں لیکن چہرہ شہرے کے تھکن کی دھما  
کاہل میں استعمال نہیں سے کے کہیں پناہ تک کے لیے اس شہر سے ہوسکتا  
ہے۔ بات کرنے کے اور قانون بنانے کے معاملے میں انسان کو کمال حاصل  
ہے۔ لہذا اب تک جتنے قوانین بنائے جا چکے ہیں، ان کی گنتی ہزار لاکھوں  
نہیں ہو سکتی، لیکن انسان کو مشکلات نے گھر گھر سے کچھ اور بنانے سے  
پہلے کوئی نہ کوئی قانون ضرور بنانا اور قانون کی پڑاؤ فضا میں سے ہر ایک  
کو کچھ نہ کچھ حاصل ہوتا رہتا ہے مثلاً اس کی آباد شاہی مہربانی وغیرہ  
جائے گئے، اللہ کے بندوں کے لیے رزق کا ادارہ بھی لازم کرتی ہے اور  
کبھی دھارت بھی، اگر قانون کا جوڑ دھڑ جائے تو گریوں میں نعل نہیں  
دیکھ سکتے، مثلاً مافوق فضا، جہاز کے گواہ، پیشہ ور مشین، مشین، مشین، مشین، مشین  
ہو جائیں؟

قانون کی سب سے بڑی خدمت یہ بھی ہے کہ وہ مسائل و تعداد  
کی اس سے ان فوجوں کو اپنی فوج میں سے لے کر سب سے اوپر میں ہادی  
پاؤں پر بنانا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب ہر مشین کو اپنی گریوں اور ہڈیوں  
پر سے ہڈیوں کی تھیرہ ضرورت ہے۔ علم اذکار کے متعلق کیا ہے۔  
جب تک ہادی کی ہی ان کا گذر ہوتا تو وہ ان قانون کا جہاں دیکھ کر کھل گئے۔  
اور لگاؤ میں لگاتے ہیں یہ ضرور موزوں کیا ہے

دور کی کچھ کی طرف اسے گزرتی نام ہوتا  
یہاں ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ ایک دفعہ ایک دکنی ہائیڈرو  
ایکسپل کے درمیان ہشت خروٹا ہوئی، ہر ایک لایہ دھاتی تھکائی  
لاپٹہ پانا ہے، اور اس پائپٹ کا طرفہ لکھتا ہے، لکھنے کا  
جب تھکی گئے، لکھنے کا طرفہ اور تھکی گئے، لکھنے کا طرفہ  
کا سلسلہ کے بعد شروع ہوا، لکھنے کے بعد سب کے لیے کچھ لکھنے  
کو سمجھا لگا اس میں شک نہیں کہ لاپٹہ بہت پرانا ہے لیکن حقیقت

سید اختر حسین ہمدانی



## قانون

یہ ہے کہ تحقیق اور سے پہلے جب بار عدل کو بلانے کا مسئلہ نہ ہوتا تو  
اس کام کے لیے ایک مختصر سی کوئی نہ کیا گیا تھا پارلیمینٹ اور ان کی کا  
ماہر تھا یہی کہ اصل صاحب ہوسے کہ حضرت آپ نے کبھی یہ بھی غور  
کیا کہ وہ افرائی کیس نے پھیلائی تھی؟

قانون کی پابندی کچھ لوگوں کے لیے فرض کیجئے کے لیے سنت  
اور کچھ لوگوں کے لیے نفل کی حیثیت رکھتی ہے، لیکن ہادی ہڈی حضرت  
کے لیے اس کی پابندی فرض لگائی گئی ہے، جیسے نماز پناہ میں جی  
ملک دوسرے اس کی پابندی کر رہے ہیں، وہ اس کی پابندی نہ کریں تو  
کوئی عجز نہیں۔

قانون کی سواری سواری سب ان کرنے والوں نے سراغ لگایا ہے  
کہ سب سے پہلے اصل کی شکل میں کچھ لوگوں کے ذہن میں اس کی صورت  
ہوتی ہے پھر یہ تادمین کر لیا، یہی طرف مناسبت کے حدود کو  
دانش کتاب ہے، یہ اس کا لڑا میں ہوتا ہے، اس کی طرفوں میں باقی  
ہونے کے بعد یہ قانون لکھا ہے اور قانون جب کارزار میں لگائی  
ہوتا ہے تو ان قانون اور قانون سے اپنے لیے ہر دفعہ اور بدل میں  
گھر کر لیا ہے، عام طور پر معاملہ قانون کے خوب اور ہاں میں یہ سمت  
اور مد ہوشیار ہوتا ہے، لیکن جب کوئی کم نفل سے چھڑتا ہے تو یہ اسے  
بڑی طرح کیجئے لیا ہے، اگر اس کا لڑا بھی ہے تو ہم کو اس سے ناخدا  
ہو سکتا ہے، اگر اس کا لڑا نہیں ہے تو یہ نفل ہوتا ہے، ہر ایک کے  
کو ناخدا ہے، اگر اس کو نقصان ہو جب بھی یہ نفل مانا جائے کہ لڑا  
ہے تو اس کے پاس کچھ ہوتا ہے، اسے بالکل نظر انداز کر دینا





نام ہے: Altai تین شان Tien Shan, چین لنگ Chin Ling, کن لون Kun Lun, ہمالیہ۔  
ہینگ توان Heng Tuan, کن گن Kin Gan, اور تان لنگ Nanling, لان پازی مسلمان گھنے  
جسٹ اور مدنی: دیکھ کر کثرت سے پاتے جاتے ہیں۔

چین کے میدانوں کا مجموعی رقبہ دو لاکھ مربع میل ہے جو ملک کے مجموعی رقبے کا تقریباً سو سال حصہ ہے۔ یہ میدان  
بڑے زرخیز ہیں اور یہاں خوب بارش ہوتی ہے۔

پہاڑی علاقے بھی تقریباً دو لاکھ مربع میل ہیں۔ پہاڑوں کا سلسلہ جیسے جیسے ہیں اور تقریباً سب کے سب ملک کے مشرقی حصے میں ہیں یہاں  
کوئی خاص سطح سمندر سے چار سو پچیسے زیادہ بلند نہیں ہے۔ پہاڑوں کا سلسلہ ایک بڑا کھو بیڑا ہے۔ بلند ہیں الپس ہیں اس  
سے بھی بلند ہیں تیان لین، خاص ملک کے مجموعی رقبے کے پانچویں حصے میں جیسے جیسے ہیں ان میں سے ایک  
شان شیان Szechuan سمندر سے پانچ سو فٹ نشیب میں ہے۔ خاص کے یہ علاقے بڑے زرخیز ہیں چنانچہ یہ اوار کی کثرت  
کی وجہ سے ان میں آسانی سے پیدا ہوتا ہے۔

چین کی سطح پر خاصی ترسیل ہے اس میں Loess اور دی مگولیا، ییان، کوچا Kwichow  
اور گھائی Ching Hai کی سطح پر قلعہ خاص طور سے مشہور ہیں۔

حالیہ سروس سے پتہ چلا ہے کہ ان علاقوں میں معدنی وسائل کی بڑی کثرت ہے اور اب ان وسائل کو کام میں لانے کی کوشش  
کی جا رہی ہے۔ یہاں کے علاقے چراگاہوں سے پیشہ چرسے ہیں۔ کوہلیان اور ہمالیہ کے درمیان وسیع علاقوں کو تیزی سے ساتھ ترقی  
دی جا رہی ہے اور ان میں تعلیمی ادارے اور آفاقی خدمات کی مہماری ہے۔ چین کی آب و ہوا کی تشکیل میں موسم بہار اہم  
حصہ لیتا ہے چنانچہ اس سے اکثر ملک کا موسم سمندر کی طرف سے تیز ہوا اثر لیتا ہے۔

چین میں مختلف قسم کی خوب و ہوا پائی جاتی ہے۔ ملک کی اقتصادی حالت بڑی مشکل اس کی مرہون منت ہے۔ بہت  
بڑے علاقے میں معدنی آب و ہوا کے وجہ سے خوب تعلیمی باؤں ہوتی ہے۔ وسیع علاقوں میں چراگاہ پائی جاتی ہیں۔ جنگلات کی کمی کی نہیں  
اور قسم کی فصلیں بڑی زرخیز سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگرچہ ملک کی جغرافیائی حالت اس کی بارش سے ملکہ اس کا اصل موجب آئے ہوا  
کا نقصان ہے۔ چین کی آب و ہوا اگرچہ کئی لحاظ سے نہایت منطقی ہے تاہم اس کی خرابی کو بھی اندازاً زمین کی جانگنا، موسمیاتی  
بارش، تنازعہ، خشک ہوتی ہیں، لیکن علاقوں میں بہت زیادہ بارش ہوتی ہے اور بعض میں بہت کم اس کے نتیجے میں کہیں تو سیلاب  
آ جاتے ہیں اور کہیں خشک سال کا شروع ہوتا ہے۔ ان مشکوہات کا پائے کے لیے چین کے لوگوں نے ایک تجربہ کر چکا کہ آواز  
کیا ہے تاکہ ان کی تباہ کاریوں اور خشک سال کی معیشت کو جو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا جاتے۔ ان کے دل آج کل یہ قول عام ہے کہ  
"پہاڑوں کے سبھا کو داور دیال کے ریش بول ڈالو"

مشرقی چین کے دریا عام طور سے بہت بڑے اور گہرے ہیں لیکن اس کے مقابلے میں مغربی چین  
میں جیسے جیسے دریا ہیں یہ دریا کم وقت کا بہتا ہے۔ ذرا بہت ہیں۔ مشرقی چین کے تقریباً سبھی  
دریا اور چین سمندر سے ملتی ہیں اور ان میں جہاز رانی ہو سکتی ہے۔ چین سب کے سب میٹھ پانی کی میں مشرقی چین کے دریاؤں  
میں پانی کی کمی اور پہاڑی راولوں کی وجہ سے سمندر تک ان کی رسانی نہیں ہو سکتی۔ یہاں کی جمیلیں مکین پانی کی ہیں۔ زیادہ تر بارش

## جغرافیائی حالات

### عمل وقوع

چین شمالی نصف کرہ میں واقع ہے اور اس کے جنوبی علاقے سے خطہ مرکان گذرتا ہے۔ ملک کا بیشتر  
حصہ مختلف سمتوں میں واقع ہے اس کے انتہائی مشرقی اور انتہائی مغربی سمتوں میں وقت کے اعتبار سے  
چار گھنٹے کا فرق پایا جاتا ہے۔ یوں سمجھیں کہ جب مشرقی حصے میں لنگ کیا گیا Helling Kiang میں لوگ صبح کے کام سے  
خارج ہو کر دوپہر کے کھانے کی تیاری کر رہے ہوتے ہیں اس وقت مغربی حصے میں لنگ کیا گیا ہے کہ سات بجے کا وقت ہوتا ہے ملک  
کا مجموعی رقبہ کوئی ۹۶ لاکھ مربع میل ہے گویا رقبے کے لحاظ سے چین روس اور کینیڈا کے بعد دنیا کا تیسرا سب سے بڑا ملک ہے۔

چین کی پاکستان سے ملحقہ وسیع ترسیل بھی سمندر سے اس کی بڑی مرہون ہے۔ ہزاروں میل سے بھی زیادہ طویل  
مسرحدیں ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی ساحلی مرہونیں خاص طور پر جنوب مشرقی ساحل کے قریب کی جزیرے  
ہیں چین کا ساحلی حصہ کہیں ریتلا ہے اور کہیں چٹانیاں ہیں۔ دیکھتے دیکھتے ساحل طے کرتے ہیں ملک سازی کی یادیں مشہور اور ان کی گاہوں کو  
فروغ دینے کے زبردست امکانات موجود ہیں لیکن یہ علاقہ قدرتی بندر گاہوں سے بڑی مشکل فروغ ہے۔

اس کے برعکس چٹانوں والا ساحلی علاقہ کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ یہاں کی تہہ بندر گاہیں اور ان کی گہرائی کے زبردست  
مواقع موجود ہیں۔ چین کے بیشتر جزیرے چین لنگ Chekiang، فو کیان Fukien اور کوانگ Kwang  
Kwang نام کے علاقے کے قریب واقع ہیں۔

چین میں کئی جھیلیں اور بڑے دریا ہیں جو سمندر میں جا کر گرتے ہیں۔ تہہ بندر گاہوں اور بہت سے جزیروں کی وجہ سے  
بحری اور دیال کی عمل و فصل کے تمام جزوی فوائد موجود ہیں۔

چین کے بیشتر سمندر دو سو کوئی میل سے کم گہرے ہیں اور ملک کے زیادہ تر ساحلی علاقے استوائی  
گرم بہروں سے متاثر ہوتے ہیں لیکن ساحل کے قریب جنوب کی طرف ٹھنڈی لہریں بھی بہتی ہیں اور یہاں  
مقام پر یہ سرد و گرم لہریں آپس میں ملتی ہیں وہاں بہت بڑی مقدار میں چھیلیاں پائی جاتی ہیں۔

چین کا مغربی حصہ سطح مرتفع ہے اور مشرق کی طرف دشت و زرخیز میدان طے آ جاتا ہے۔ زمین کے  
پانچوں حصے چین میں پائے جاتے ہیں یعنی میدان، پہاڑ، خاص سطح مرتفع اور پہاڑی علاقے۔ پہاڑوں  
سلسلے یوں ملتے ہیں گویا کسی دیو کی بڑی انگلیاں ہیں جو چین کی سر زمین پر پھیلی ہوئی ہیں۔ ان میں بڑے بڑے پہاڑی سلسلے



چونکہ گریوں میں ہوتی ہے اور پہاڑوں کی برف بھی اسی موسم میں گھلتی ہے۔ اسی لیے موسم گرما میں چین کے دریاؤں میں خوب پانی ہوتا ہے۔ اسی کے مقابلے میں موسم سرما میں پانی کی مقدار بہت کم ہوتی ہے۔ دریائے ہوئی Hui اور دریائے ہی نیگ ایک Helling Kiang کے درمیان دریائے زرد، دریائے ہستے ہوئی Hai Ho دریائے لیاو Liao Ho اور کئی دوسرے دریا بہتے ہیں۔ ان سب دریاؤں میں بہت سی پانی مشرک میں۔ مثال کے طور پر سہی میں موسم گرما میں بہت زیادہ پانی ہوتا ہے اور موسم سرما میں بہت ہی کم رہ جاتا ہے۔ بلکہ موسم دریا قوت نہایت کم کر دیتا ہے۔ جیسے تین ہزار برس میں زمین پر دنیا کے زرد میں ڈیڑھ ہزار سے زیادہ میلاب آچکے ہیں۔ اسی دوران میں اس دریا نے کوئی ڈیڑھ ہزار تارخ نمایاں طور پر تبدیل کیا ہے۔ یہیہ چین کی قدرت کے عیاں کو سامنے کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ ان میں سب سے زیادہ قوت دریا سے زرد کے صلاب ہوتا رہا ہے اور اسے چوری طرح کام میں لانے کی طرف توجہ دیا جاتی ہے۔ اس لیے اس مسئلے میں کام کر دیا گیا ہے اور میرے خیال میں بہت اچھا کام کیا جا رہا ہے۔

**چنگ ننگ کے سلسلہ کوہ اور اور ہوائی کے جنوبی دریا**  
چنگ ننگ کے سلسلہ کوہ اور ہوائی کے جنوبی دریا جیسے ہیں۔ ان میں سے دریائے گیشی Yangtse چین کا سب سے بڑا دریا ہے۔ یہ کوئی ساڑھے پانچ ہزار کلومیٹر لمبا ہے۔

ایپین Ipin سے اوپر کی طرف یہ دریا چینگ شین Chinshan کہلاتا ہے۔ اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے کہ کمرنگ فیس نے انتہائی مشکل اور طویل پٹن قدی کے دوران میں اسے بہا کر رکھا تھا۔

اس علاقے میں دریائے گیشی پہاڑوں سے نکلتا اور پانیوں سے بہہ چنگ شین کہلاتا ہے۔ یہاں اس کی رفتار بہت تیز ہے۔ اگرچہ جہاز رانی نہیں ہو سکتی لیکن یہاں پہاڑوں کے بڑے ٹوٹے ہوئے ہیں۔ دریائے گیشی میں بہت اچھے Ipin تک دفائی جہاز چلتے ہیں جسے سامان دریاؤں کے لیے بہت سی جہاز رانی ہو سکتی ہے۔ ان میں چینگ Chialing ساہگ کیانگ Hsiang Kiang وان شونی Hanshui اور کان کیانگ Kan Kiang خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ دریائے گیشی Yangtse کے وسطی اور مشرقی حصے میں بہت سی جھیلیں ہیں جن میں

پہل دریا Pearl چین کا دوسرا سب سے بڑا دریا ہے۔ اس میں کوئی گنگ Kwangsi کے مقام نینگ Nanning تک جہاز رانی ہو سکتی ہے اور اس کے بڑے سامان دریاؤں تک ایک گنگ Tung Kiang پہلیانگ Pelkiang اور کوئیانگ Kwei Kiang کے مشرقی حصوں میں بھی دفائی جہاز چلتے ہیں۔

ان دونوں بڑے دریاؤں کی گیشی اور پہل میں چونکہ برف کے قوسے نہیں ہوتے اور ان کے پانی کی سطح میں بھی کوئی بڑی تبدیلی نہیں ہوتی اس لیے ان میں سامان کا پہاڑ رانی ہوتی رہتی ہے۔ ان کے علاوہ اور کچھ بڑے گنگ دریا ہیں مثلاً چینگ تانگ Chien Tang اور کیانگ Oukiang کیانگ Min Kiang اور ان کیانگ Han Kiang یہ دریا سب سے سمندر میں جا گرتے ہیں اور ان سے بہت تھوڑا مقدار سیلاب ہوتا ہے۔

**ہینگ توان کے پہاڑی علاقے کے دریا**  
ان میں سب سے بڑے دریا ہینگ سانگ Hant Sung اور کوئیانگ No Kiang ہیں۔ یہ دونوں اس علاقے

کے دوسرے دریا چنگ کی بہت ہی سطح مرتفع کے علاقے سے نکلتے ہیں۔ بالائی حصے میں تو یہ سب دریا ایک دوسرے کے باہل قریب بہتے ہیں لیکن آگے چل کر مختلف رخاں بنتے ہوئے ایک دوسرے سے پرے ہٹتے جاتے ہیں۔ یہ دریا بھی برف سے پاک ہوتے ہیں۔ ان کی رفتار بڑی تیز ہے اور چونکہ بڑے بڑے پہاڑوں میں سے گزرتے ہیں اس لیے ان کے پانی کا بڑی آسانی کے ساتھ ذخیرہ کیا جا سکتا ہے۔

**اندرونی دریا**  
ایسے دریا جو سمندر میں نہیں گرتے ان میں سے مشرقی سیکائیائی چین میں ترنگستان شمالی کانسو اور شمال مغربی سیکائیائی چین میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں عام طور سے پہاڑوں کی برف گھلتے سے پانی آتا ہے۔ Kun Lun کوئن لون اور تین شان Tien Shan کے برفانی پہاڑی سلسلوں کے درمیان ایک اور دریا سیتا ہے جو چین کے اندرونی دریاؤں میں سب سے بڑا اور لمبا ہے۔ اس دریا اور اس کے علاقے کے دوسرے دریاؤں کے پانی کو پوری طرح کام میں لانا ہمارے اندر بہت بڑی بات ہے۔ ان دریاؤں کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس وقت جبکہ اس علاقے میں پانی کی بے حد کمی ہوتی ہے۔ پہاڑوں سے برف ٹپک کر ان دریاؤں کو بہہ کر دیتی ہے اور زراعت میں دشواری پیش نہیں آتی۔

**شمالی دریاؤں کے علاوہ چین میں انسانی کوششوں کی بدولت کی بہت سی نہریں بھی وجود میں آئی ہیں۔ ان میں سب سے بڑی نہر سیکائیائی نامہن چین کے مشرقی ساحل پر ہے۔ کوئی پانچ سو کلومیٹر میں سے پانی گئی تھی یہ نہر ہوائی Huai اور گیشی Yangtse کو ملاتی ہے اور چار سو ہزار ہوائی Hopai شان ننگ Shan Tung کیانگ Kiang اور تین نامہن Chien Tang میں سے گزرتی ہے اور اس طرح براہ راست محل و نقل کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔**

**جھیلیں**  
چین کی بے شمار جھیلیں میں سب سے زیادہ مشہور تانگ تینگ Tung Ting پہلیانگ Poyang اور تانگ Tai Ho جھیلیں ہیں۔ جھیل پہلیانگ چین کی سب سے بڑی جھیل ہے اور طغیانی کے دنوں میں کوئی پانچ ہزار مربع کلومیٹر پر پانی بھیل جاتی ہے۔ موجودہ حکومت ان جھیلوں کو کل و نقل آبپاشی اور ماری گیری کے لیے کام میں لانے کی طرف بڑی توجہ دے رہی ہے۔

**شمال مشرقی علاقے اور تیان Yunnan** کوئی چار سو Kwichow کی سطح مرتفع میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے تانگ Sungari کی وادی میں تانگ اور سگاری جھیلیں ہیں جن میں پانی اور ان کے کمرنگ ذریعہ ہیں جن سے شمال مشرقی علاقے کے لیے خوب محل پیدا ہو سکتی ہے۔ تیان کوئی چار کی سطح مرتفع کے علاقے کی جھیلیں عام طور سے لمبی اور تنگ ہیں۔ اور ان کا رخ شمال کا ہوتا ہے۔ ان میں سب سے بڑی جھیل تین چینگ Tienchi ہے۔ بہت اور شمال مغربی سیکائیائی کی سطح مرتفع کے علاقے میں بہت سی جھیلیں پائی جاتی ہیں۔ وسطی اور شمالی بہت سی خاص طور سے جھیلوں کی کثرت ہے۔ یہاں کی بڑی جھیلیں کوکو زور (چنگائی) اور نام سو Namtsu ہیں۔ کوکو زور چین کی سب سے بڑی لیکن جھیل ہے۔ اور اس کا رقبہ چار ہزار مربع کلومیٹر ہے۔

انہی دو منگولیا سے نکلیا گیا ننگ کے ریکٹائی علاقوں میں نسبتاً بہت کم جھیلیں ہیں اور ان میں سب سے بڑی لوپ نور







مفسد پرچوں کی بغاوت  
 قلعہ سال کے بارہ ورجو کار کا کونل نے سالوں سے زیرِ دست رکھیں مہول کرنے کی کوشش  
 کیا اور جن لوگوں نے نہیں دیکھے اس کا کیا اہمیت کرے ملے گئے۔ رہا کیا رکھا۔  
 اس کی خبر سالوں سے منیہ طر بنات بلکہ گردیا ایک سال کے اندر ہوا جنگ جادی کی سرکاری میں کونل کی فریاد سے پہلے سے کیا جنگی  
 جنگیاں لگے اور ہوجانے لگا اس پرانے کو بیڑے زیادہ حاصل کر لیا یہ فریاد بھی پر بالکل خیریت طور پر ہو کر رہی تھی اور اس طرح  
 گویا اس نے گردیا پانچ پرانے جنگ کی یاد رکھی موجودہ زمانے میں مارش چرتے تھے جانیں کو جنگ اور ان کے اتحادیوں کے شکات  
 اس طرح جنگ سے کامیابی حاصل کی ہے جب کونل کی اس فریاد نے لڑائیوں کے بعد قلعہ سال کی اس وقت تک اس کی تعداد بھی لاکھ ہو گئی  
 تھی اگرچہ شہنشاہ دورہ جنگ کو ان میں بہر دست شکست ہوئی تھی تاہم وہ ملک کے مختلف حصوں سے بڑی تعداد میں لگے لگے  
 میں کامیاب ہو گیا کسانوں کی فریاد کو بڑی تیزی کے ساتھ لکھنا کر کے والی نہیں اس میں اسٹالین اہلیت کا فقدان تھا۔ ایسے ہی  
 معلوم نہیں تھا کہ جنگ کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لیے اسے تانکر بہت ضروری ہوتا ہے۔ تانگو حکومت نے  
 کسانوں کی ایک اہم لیدر جی وین کو فریاد کیا۔ جس طرح میں مفکر کو کھڑا ہوا تھا اس سے بخاری کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ  
 حکومت نے منتر کی ترک فرما دی اور جی وین کو ملے اور وہ ان کے جنگ کی سرکردگی میں اپنے ترک فرما دیے۔ مارش نے کسان  
 فریاد شکست دینے میں کامیاب ہو گئی۔ جنگ کیا تو ہوتا کی طرف سپاہ ہو گیا اور سپر وال سے شاخ جنگ مل گیا جب  
 ۸۸۴ میں تان کی شان کی پہلاں میں اس نے خود کوئی کوری شکست کھائی اور کونل کی اس بغاوت سے انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچ سکا۔  
 ۹۹۰ میں جرنل پاؤ کو گناہ گین نے حکومت کے بعد کر کے سوگ خاندان کی بنیاد رکھی۔ دو طاقتور فیصلوں کی قیاد اور بارے  
 جنگوں میں بے ملاحظہ افواج اٹھائے پڑے اور جنگ کے فائدے پر سوگ کو تان اور کراں دربار کے کثیر افواج شامی خاندان کی  
 میانہ جیوں کی وصولی کے لیے بہت بڑے سکے اور اٹھوں کی فریاد رکھنے کے لیے آئی تھی مگر بارہ ملاحظہ فوری ہو چکا تھا۔  
 فریاد میں حکم و ضبط کا فقدان تھا اور افواج کا سامان بڑھ کر ان پر بہت بوجھ پڑا اور پرانے سالوں پرانے سالوں کی بہت پیچیدگی کی نوبت واقعات  
 کا شکار تھا۔ شہنشاہ کے سوگ کے عہد میں تیرے بہت بڑے کونل نے بغاوت کر دی۔ ان کے لیڈر وانگ پاؤ کو لے دولت کی مساوی  
 تعمیر کا سہرا لگا لیا جس سے انے کونل میں مقبولیت حاصل ہو گئی اور ان سال کی جنگ جاری رہی۔ اس عہدیت سے بغاوت مائل کرنے  
 کے لیے حکومت نے نئے قانون بنائے تھے کہ کونل کو ان کے کونل کے دی گئے اور دربار میں رہے۔ بڑے بڑے فیصلوں کا اجر دی  
 اور کوئی اسروں کے اختیارات پر پابندی لگائی نہیں تھی کہ ہرے کر منامر پانچوں پانچوں کو پسند نہیں کرتے تھے۔ پانچ شہنشاہ جنگ  
 کی دہات پر ان کے خاتون کو ضرر کر دیا۔ ۱۱۲۰ میں نانگ کی قیادت میں کسان بڑھ چڑھ چڑھ کر سوگ کو کونل حالت ان کے لیے  
 ناقابل برداشت ہو چکے تھے۔ اگرچہ حکومت اس بغاوت کو مٹا کر فوری کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی مگر حالات اب بدل چکے تھے کیونکہ ملک کو  
 منگولوں کی طرف سے بڑی حد تک کاٹھ اور پیش تھا۔  
 چینی پر منگولوں کے حملے ۱۲۱۱ میں شروع ہوئے۔ ۱۲۹۰ میں منگو کا چھوٹا بھائی تبتائی تان تان شہنشاہ نے ۱۲۹۱ تک وہ ایک  
 عظیم شان سلطنت قائم کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ تبتائی تان تان نے اسے لوگ خاندان کا نام دیا۔

سرخ عمامے اور رنگ سلطنت  
 وجود میں مددی کے وسط ملک منگول سلطنت کی کمزوریوں کا غار ہوتا  
 شروع ہو گئی تھی۔ خود اور رنگ سالانہ میں تکی اس کے باوجود  
 ۴۰ سال سے بھی حکومت میں تھیں۔ ۲۰ گن امتداد ہو چکا تھا۔ دیارے درو کے پشتہ بار بار دیکھے تھے۔ قدرتی مصائب کی  
 کثرت سے صیبتوں میں اور جی امتداد ہو رہا تھا گوشت دس برس میں ہوتا دین کی پیش اپنی کھنے کی اگرچہ بہت کوشش کی گئی تھی  
 اس میں پوری کامیابی نہیں ہو سکی تھی۔ اس صورت حال سے پریشان ہو کر منگول درباروں نے بادشاہ کو مشورہ دیا کہ کبھی ہوتی  
 منگول فوجوں کو کراٹھ اور پانچ، میں کونل کی حالت سے دیکھ کر یہ سلطنت کو ایک کا صدر مقام تھا۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ حکومت کی غلامت  
 تحریکوں کو کم کر لیا جاسکے۔ تانگ کی حالات کی مناسبت سے آخر میں براہِ راست وقت میں ہرگز تھا ہے۔ ایک تیرہ چھ سالوں نے  
 طوفان قیادت بلڈ کیا اور اس مرتبہ سرخ عمامے والے کسان پیش تھے۔ انہوں نے بھی دوسری بانی کسان تحریکوں کی طرح پہلے  
 تو پانچ شہنشاہ کی ایک حکومت سے حکم مانگنے کے لیے تھے جس کے نتیجے میں تمام کسان اس تحریک میں شامل ہو گئے۔ (۱۳۵۰ میں پانچ شہنشاہ  
 کی قیادت میں اس تحریک نے بادشاہ کو بلڈ کیا اس دوران میں دیارے درباروں کی قیادت میں بغاوت کی آگ بھڑک رہی تھی  
 باجیوں کے لیڈر سرخ عمامے والے راستہ کار پانچوں میں ہر باروں کے ہاتھ میں ان کی باگ ڈور تھی۔ یہ کشش مکش ۱۹۳۸ تک  
 جاری رہی۔  
 یوان خاندان کی حکومت کے آخری برسوں میں ایک فوجی کسان جو یوان جنگ کا منصف تادیب پر آمادہ۔ جب  
 چرواں جنگ سترہ برس کا تھا اس کے باپ کا دن جنگ یا جنگ میں منت تھا اور بڑا عرصہ پہلے ہی۔ اس کے والدین اور  
 بڑا بھائی اس کی نذر ہو گئے۔ چرواں جنگ کا نتیجہ تھا وہ راجہ ہو گیا اور کئی سال تک ان ہوی اور ہوان کے علاقے میں  
 حکومت راز اور جنگ دن حکومت یوان کے خلاف مسلح کسانوں کے ایک جیسے میں شامل ہو گیا وہ بڑا ہوا بارہا ہی ثابت ہوا اور علیحدہ  
 جس اپنے ساتھیوں میں ہر واحد پر چھ لاکھ دین وہ ایک بڑی فوج کا لیڈر بنا اور اس کی قیادت میں تانگ شکست کھاتا۔  
 اس زمانے میں سرخ عمامے والے کسان دیارے دربار کی وادی میں سرگرم تھے۔ انہوں نے یوان فوجوں کے شمالی اور  
 جنوبی وٹوں کو ایک دوسرے سے کاٹ دیا۔ دس سال کی مسلح جدوجہد کے بعد چرواں جنگ دیارے تانگ کے جنوب میں بڑی منگول  
 فوج کو ختم کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اس نے دیارے تانگ کی دہلی اور زیریں علاقوں میں اپنی طاقت کو پیش کر لیا۔ ۱۳۹۸ میں اس  
 نے نانگ کا شہنشاہ بننے کا اعلان کر دیا اور تاریخ میں جنگ خاندان کے بانی اور شہنشاہ تانگ سوگ کے نام سے مشہور ہوا  
 اس نے شمالی علاقوں کو فتح کرنے کے لیے فوج بھیجی۔  
 آخر ۱۳۹۹ میں نوم خزان میں اس کی فریاد نے ٹانگو (موجودہ پانچ) فتح کر لیا۔  
 اپنی حکومت کو ختم کرنے کے لیے شہنشاہ تانگ سوگ نے کونل کو راجہ میں دی اور زراعت کو ترقی دینے کے لیے ضروری  
 تدبیریں اختیار کیں۔ اور ان کے پشتوں اور بندوں کی مرمت کی تھی۔ دیارے تانگ کی تیرے پیر نکال کر انہیں سامان کی ادوات ام  
 تالی باشت زمینوں میں فیصلوں کی دی گئی۔ کسانوں کے ہر گھروے کو۔ انہیں عین ہاری کے بہتر اوقات دیتے تھے۔ ان کے حملہ خاندانی  
 کی تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے بھی کی جنگ گرفت کی اور دیارے سے زیادہ رستہ میں فیصلوں کو کرپ لاد میں زبردست  
 اضافہ کر لیا۔



## پابندی میں ٹیکسوں کی ادائیگی

ملنگ خاندان کے حکومت کے کئی دور میں بادشاہوں کی مہاشیوں اور فضل و جبروں کی بدولت اخراجات بے حد بڑھ گئے۔ اسی وجہ سے حکومت کے عاقدوں کا قاعدہ ٹیکسوں کی صورت میں بہت بڑا ہوا تھا۔ پڑا تھا اور ریگاریں کا مرکز بن گیا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے کسان دیواریہ ہو گئے اور اپنے آبائی گاؤں سے جہاں گئے حکومت نے زائد سے زائد زمینیں چیرنے کے لیے ایک نیا طریقہ رائج کیا۔ اس کے تحت تمام ٹیکسوں کو ملا کر ایک ٹیکس کی ادائیگی اور اس کی ادائیگی زمین کی مقدار کے مطابق نقد قرار پائی۔ ۱۳۸۰ میں سارے ملک میں یہ طریقہ رائج کر دیا گیا لیکن ایک طرف حکومت نے زمینوں کی پیمائش کے مسئلے میں سست روی کا مظاہرہ کیا اور دوسری طرف ریسے بڑے زمینداروں نے اس طریقے کو نامہ بنانے کی پوری کوشش کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بارہ سال کے اندر یہ طریقہ ختم ہو گیا۔ پابندی کی شکل میں ٹیکسوں کی ادائیگی کا طریقہ برقرار رہا۔

ملنگ خاندان کی حکومت کے آخری دور میں ٹیکسوں میں اور دنیا بھر اور زمینوں کی ملکیت چند اہل حق میں خود دہریہ کی مشدقہ آفات و مصائب نے کسانوں کی مشکلات میں اور دنیا بھر اور زمینوں میں سے اکثر کے لیے فائدہ کی کمی ہوئی۔ ۱۹۱۸ میں شمال مشرقی میں کسانوں کی پہلی بغاوت ہوئی جو آٹھ ماہ کی تھی کے ساتھ سارے صوبہ اور مشرقی کانسوں میں پھیلی گئی۔ ہرمال پر تحریک زور پزیر گئی اور ملک بھر کسانوں نے فوجیں بنا کر نئی شروع کر دی۔

۱۹۳۵ میں مختلف کسان فوجوں کے لیڈر ملنگ بیگ (جوتان) میں جمع ہو کر اور مشرق کا تمام منصوبہ بنایا۔ ۱۹۴۰ میں لی سی چنگ کی قیادت میں کسانوں کی فوج درہ چرنگ کمان میں داخل ہوئی۔ ملنگ فوج کے بہت سے پابندی اہل حقوں کو چھوڑ کر کسانوں سے ملے۔ وہاں اور مہاشی ملنگ مکرانوں کی وقت پر ہوش آیا، پابندی اپنے سر سے گڈ چھوٹا اور وہ کسانوں کی فوج میں پوری طرح گھس گئے۔ جب کہ یہ محاذوں نے حملہ اور کسانوں کا مقابلہ کرنے سے انکار کر دیا۔ کسان فوج ملنگ میں داخل ہو گئی۔ لی سی چنگ ان کے آگے گھومنے پر سوار ہوا۔ ملنگ خاندان کے آخری بادشاہ نے پہاڑی پر سے چھلانگ لگا کر فرار ہو گئی اور اس طرح اس خاندان کی حکومت کا آخر ہوا۔ کسانوں کی بغاوتوں میں ملنگ خاندان کے آخری دور میں شروع ہوئی تھی۔ سڑکوں پر جاری دہریہ اور پانی وسعت کے لحاظ سے چین کی دہریہ کی سب سے بڑی بغاوت بھی تھی۔

پانچو ڈائجسٹ میں ملنگ خاندان کے مہم میں چنگ پانی کی پہاڑیوں میں رہتے تھے۔ اس خاندان کے سردار اور فرماؤں کے مختلف زمینیں تبدیل کر کے ۱۹۱۲ میں خان کا لقب اختیار کیا اور کسان خاندان کی بنیاد ڈالی۔ فوراً چنگ کے بعد اس کا بیٹا ہو گیا تھے لی سی سر دہانا۔ اس نے ان کے قبیلے کے لوگوں کو اپنے ساتھ لاکھ سکھوں کو شکست دی اور ۱۹۳۱ میں اپنے شہنشاہ ہونے کا اعلان کر دیا۔ اس نے اپنے قبیلے زمینوں کو چھوڑنا نام نہاد۔

ہو گیا تھے لی سی ایک ملنگ برٹن کو بھی جس کے پاس ایک بڑی فوج تھی اور جسے ایک ملک تسلیم نہیں ہوئی تھی۔ لی سی سر دہانا جب لی سی چنگ کو دیکھ کر اس کی طاقت کی قورہ کسانوں کی ایک بڑی فوج کے گرد و شاہانے کو اس کی طرف بڑھانے میں پانچو فوج اپنا کچھ پھرتے زور دے گئی اور اس کے گرد و شاہانے کسانوں کی فوج کو پسپا ہونا پڑا۔

۱۹۴۲ میں پانچو نے ملنگ پر قبضہ کر دیا۔ ملنگ کسانوں کے لوگوں اور باجی داروں نے فوجیں کھینچ کر ملنگ کے قریب کمان فوج پر ہمارے کپے کے لیے ایک بڑی فوج تیار کر لی شروع کر دی۔ ۱۹۴۵ میں چوہے کے علاقے میں ملنگ کرتے ہوئے لی سی چنگ

مارا گیا اس کے بعد لی جی نے کمان سنبھال لیا لیکن وہ بھی لڑائی میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ لی جی نے فوج کی قیادت اپنے ہاتھ میں لے لی اور اس پر ملنگ برسرِ کار لڑا۔ آخر ایک سال کے بعد اس کے لیے دہریہ مارا گیا۔ ۱۹۹۳ میں باجی کی فوج نے مائو تھو پائیوں کو ہارنے سے لیا جہاں کسانوں کی فوج کا آخری ٹکڑا تھا۔ یہاں بڑی گھمسان کی لڑائی ہوئی جس میں کسانوں کی فوج بالکل تباہ ہو گئی۔ ہرمال کسانوں کو خوش کرنے کے لیے چند زمینی اصلاحات کر دی گئیں۔

## ۱۹۹۶ء کا فوجی سرکاری افسروں نے عوام کو بغاوت پر مجبور کیا

پانچو حکومت کی چھوڑ دی اور سرکاری افسروں کے مطالبہ کی وجہ سے تمام صوبوں کے کسانوں کی مشکلات اور زبردستی جیسی ہمارے تھیں حکومت زمینوں کے ٹیکس وصول کرتی اور ہرمال بہت سی نقد رقم تانا تانا۔ تاجین ہرمال اور دوسری زمینیں زبردستی چھین لیں۔ باجی ہرمال میں جا کر دارا درنگوں پر سارے تہذیبی طبقے کو سب ملامت کا نشان بن گئے۔ جس میں ایک دوسرے سے نفرت کے پھیلنے کی کوشش کرتے رہے۔ اس کا رد عمل ہرمال وادی میں تھا۔ چنانچہ اظہارِ جہد کے آخر میں کوئی میاؤں اور زمین تبدیل نہ کیے۔ بعد کے بغاوت کے عمل بلڈنگ کے پانچو حکومت کو ان بغاوتوں کو فرو کرنے میں زبردستی فوجی اخراجات برداشت کرنے پڑے۔ اس نقصان کو لڑا کر کے کے حکومت نے جو بھلے اور زمینداروں کے علاقوں پر ہرمال میں ٹیکس لگا دیے۔ جس پر ان علاقوں کے باشندوں نے ملنگ کی بغاوت کر دی۔ چنگ خاندان جو بھلے کے کسانوں سے سب سے پہلے ۱۹۹۱ میں علم بغاوت بلڈنگ اس کے بعد دوسرے کسانوں کی بغاوتوں میں ان میں شامل ہوئے تھے۔ مسلسل برس کی کوششوں اور اور کڑوں اور جانوں کا فوج برداشت کرنے کے بعد پانچو حکومت اس بغاوت کو کچلنے میں کامیاب ہوئی۔

## غیر ممالک میں سیارہ ڈائجسٹ کے ایجنٹس

- ۱۔ میسرز مین ڈیوٹی بیورو۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۔ جیون (پلیٹنگ فاس)
- ۲۔ میسرز ایم۔ اے۔ مینسل۔ کیمپلڈن ڈیوٹی ایجنٹس پوسٹ بکس نمبر ۲۴۲۔ ماکا (ایڈوانسڈ فوٹو)
- ۳۔ میسرز مینسل ڈیوٹی بیورو۔ (ایڈوانسڈ)۔ ایڈوانسڈ سٹریٹ بریڈ فوڈ۔ (ایڈوانسڈ)
- ۴۔ گلف بیورو ایجنٹس۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۹۔ دبی پلیٹنگ فاس
- ۵۔ میسرز ایڈوانسڈ ڈیوٹی بیورو ایجنٹس۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۹۔ ماکا (ایڈوانسڈ فوٹو)
- ۶۔ اے۔ آر۔ جی۔ ایجنٹس۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۹۔ دبی پلیٹنگ فاس
- ۷۔ مکیڈا ایجنٹس۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۹۔ دبی پلیٹنگ فاس
- ۸۔ ایڈوانسڈ ٹیکس ایجنٹس۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۳۰۹۔ دبی پلیٹنگ فاس

191

بہتر ہے کہ ان تمام مضمینوں نے اسی کو مستند یا مقبول کر لیا کہ اسی کی خوشنویسی ہے۔ جسے پہلے ہمارے مہاجرین نے سید ابودون کے لئے لکھ کر دیا تھا۔ مگر یہ غریب کر کے اسی کو اور تو جوشا کی حقانیت میں یں تو جوشا کی جو کچھ کہتا ہے انھیں ان کی ہی اسے اور مضمین مدوں میں ہی نشان کر کے لے کر پڑھا تھا۔ یہ تو جوشا کی اس کی پہلی جگہ ہے جو اس کی کرم کے شہرہ آفاق ہے۔ اسے لے کر ذات تک کے حالات پر مشتمل ہے۔ یہ جوشا کی پہلی ابواب ہے۔ جسے حضرت کی سیرت علیہ السلام کی جزئیات تک بیان کی گئی ہیں۔

کتابت جامعہ مہاجرہ جلد ۱۰ صفحہ ۱۰۱

تحریریں

صنف اول: حسین احمدی مرتب: مولانا عبدالرحمن  
صفحات ۲۶۱: قیمت: قسم اول ۵ روپے قسم دوم ۳ روپے  
پیکاس ہے

[illegible]

ظِلِّ صُ

مصنف: ایگزٹیر ڈوا  
مترجم: منظر الحق علوی  
ناشر: حامد پارس سوڈان بازار کھور  
قیمت: نو روپے کاغذ  
صفحات: ۵۴۴

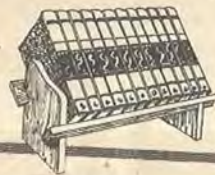
[illegible]

تین سو چوبیس

مصطفیٰ رحمانت سے فرستو  
 حضرت محمدؐ کی اکیڑویں پہچان کیا۔ اور  
 صفحہ ۱۲۰ قیمت ایک روپیہ کچن پیسے  
 عین محرمین مندرجہ بالا ڈھونڈ کا مجموعہ ہے جو ہمیں  
 خوبصورت موزن میں ملے ہیں۔ پسند کرنے والوں کو فرمائیں  
 پرنس عورتوں کے متعلق کئے گئے ہیں۔ جن میں فرسٹ معاشرے  
 پر پہلے کی تنقید کے اور طرز کے نشتر جیسے ہیں، اعلان بیان  
 شگفتہ طباعت کا یہ گرامر

تاریخ طبری

معرفت الی جعفر بن محمد بن جبریل الطبری مترجم سید محمد ابراہیم  
بائشرف نقیض لکھنؤی، جاسس سٹریٹ کراچی ۱۰ صفحہ ۵۴۱



شعبه ۵۵

فغانِ کشمیر

کی جیسے وائیں کی نقاب کشائی کی گئی ہے۔ اندازِ بیانی سلیس اور رواں ہے طباعت کتابت عمدہ۔ رنگین گرد و چرخس۔

راپوین

مفسد اور ہذا اقبال تحریف خودی / شاعر کا دینی کشتہ و خنجر  
روٹو / ہر صفحہ ۲۲۴ / قیمت / چار روپے / کس پاس بیٹھے  
پارٹی میں کس کا وہ شاعر باپ تھیں اس کی ایک سی دی  
روس کو تختہ بازی تھی اور دوسری میں کس کے لیے بیٹھا / اصل  
اپنی دیوانی کا توشہ مشن صوف اس کے ازلوں / بلکہ جلازم  
کس کا نظیر اس عمل بھی اس سے بڑا / اسی زندگی کے  
واقعات پر لہر خیر اور برائی کی تھی / جنہیں تحریف خودی نے  
بٹھے سمجھ کرے / اعلا میں جان کی ہے / کاب کا ازلوں / دوسر  
۱۹۵۵ء شاعر نے تھوڑا کتابت طبع گوارا جگر / انصاف  
گرد و گش / ۱۱ / ۱۱

لاؤو

معقوف، اکرام الدین، ہاشم، مکتبہ القرائین، چوک اردو بازار لاہور۔  
 صفحات ۳۳۳ قیمت: پچھروپے پچاس پیسے  
 رنگ لگانے کا ہار، ناول ہے، سن ۱۹۷۱ء میں شائع ہوا۔ اس کا شاعر  
 کے ساتھ شاعر کی بیوی، زادی، عابدی، مکتبہ کے مدیر کے بیٹے کی ان  
 کارنامہ، ڈراموں اور جاتی فیوچر کے مطالعہ اور جذبہ پر مبنی  
 سرشار شاعر کی بیوی کی بارہوی کی داستان بیان کی گئی ہے۔ جہاں مکتبہ  
 گوارا ہے۔ ہاشم، مکتبہ القرائین، لاہور۔

آپ بیتی (حصہ اول و دوم)  
مصنف: الفخر بن ابیہک، شاعر، منصور بن ابیہک، افسانہ نگار، کچھری  
روڈ، لاہور۔ ۱۹۶۷ء  
صفحات: ۱۷۰  
قیمت: (حصہ اول) پانچ روپے (حصہ دوم) چار روپے  
فخر بن ابیہک طبع کمال کے شاعر تھے۔ جن کی بہن سے عہد  
عجب الہی سے سرشار تھے۔ اسی لیے ترکہ کے رکن کو کمال چلے



